کروروں
دُرود

اُن کے مولا کے اُن پر
کروروں
دُرود
رضا اکیڈمی لاہور

سلسلہ کتب 219

نام کتاب: .... کروروں درود

مرتب: .... حافظ محمد طاہر رضا

صفحات: 240

بار: .... پنجم

اشاعت: 2004ء

ناشر: .... رضا اکیڈمی (رجسٹرڈ) لاہور

ہدیہ: .... دعائے خیر بحق معاونین رضا اکیڈمی

مطبع: .... احمد سجاد آرٹ پریس، لاہور فون 7357159

نوٹ

بیرون جات کے حضرات ۱۰۰ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں

رضا اکیڈمی (رجسٹرڈ)

محبوب روڈ۔ رضا چوک۔ مسجد رضا۔ چاہ میراں فون: 7650440

لاہور نمبر ۳۹

حسن ترتیب

نشان منزل 3

درودو سلام کے لئے حکم ربانی 9

درود پاک کے بارے میں حکم احادیث مبارکہ 22

برکات درود شریف 27

انعامات درود شریف 63

درود پاک کی فضیلت (جمعہ اور پیر کے دن) 81

شافع محشر ﷺ کا خود درود پاک سننا 90

روضہ رسول ﷺ پر فرشتوں کی حاضری 94

درود پاک کا ورد اور انعامات کی بارشیں 105

درود پاک اور تعظیم رسول ﷺ 114

جنت کی اصل! نور محمد ﷺ 119

حیوانات و نباتات اور درود و سلام 123

جان کنی کے وقت برکات درود پاک 128

درود شریف کے فوائد (بروز محشر)	137
اذان کے ساتھ درود و سلام	144
زمین و زمان تمہارے لئے	147
بنے دو جہاں تمہارے لئے	152
ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں	157
النبی الامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	161
اسماء النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	172
درود پاک اور فضائل درود	195
درود تاج	220
صلوۃ النسب الشریف	225
قصیدہ محمدیہ	230
سلام رضا	239

نشانِ منزل

(محمد منشا تابش قصوری)

"کروروں درود" نامی کتاب آپ کے آئینہ نظر ہے' جمالیات کا پہلو نمایاں ہے آخر یہ کسی ہستی مقدس کے حضور نذر محبت و عقیدت ہے' ہاں وہی ذات اعلیٰ جسے کائنات کی تخلیق کا باعث ٹھہرایا اور خالق کل نے فرمایا' کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف فخلقت محمداً ○ میں مخفی خزینہ تھا مجھے محبت ہوئی کہ میرا تعارف ہو' پس میں نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تخلیق فرمایا۔

سبب ہر سبب منتہائے طلب
علت جملہ علت پہ لاکھوں سلام

(اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ)

کنت کنزاً مخفیاً کا راز تابش کھل گیا
جب جہاں میں سرور دنیا و دیں پیدا ہوئے

(تابش قصوری)

آپ پر صلوۃ و سلام' منشائے خداوندی ہے' فرشتوں کا وظیفہ ہے اور ایمانداروں کو ارشاد ہو رہا ہے۔

یایھا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما○

کتنی خوش نصیبی ہے ایمانداروں کو اپنی پوری مخلوق میں اپنے

محبوب پر صلوۃ و سلام کے لئے منتخب فرمایا تو ایمانداروں کو' مومنین کو توجد کے عالم میں پورے انہماک اور محبت و عقیدت سے ہر لمحہ' ہروقت' ہر گھڑی ہر ساعت پکاتے رہنا چاہئے۔

الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ
و علیٰ آلك واصحابك یا حبیب اللہ

"کروروں درود" کا عنوان بھی بڑا اچھوتا ہے' جہاں ایماندار کی بے بسی اور عاجزی پر دلالت کرتا ہے وہاں اس کے عشق کا بھی ترجمان ہے' ہر عشاق کا درود و سلام پیش کرنے کا انداز بڑا اچھوتا ہے۔ ایک محب مصطفیٰ (ﷺ) ایک دن بارگاہ رب العزت میں یوں عرض کر رہا تھا'

یا اللہ! اپنے پیارے حبیب ﷺ پر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی نیکیوں کی تعداد کے برابر درود و سلام بھیج' آواز آئی تو نے کتنے عمدہ انداز سے میرے حبیب پر صلوۃ و سلام بھیجنے کی درخواست کی۔ جا میں نے تجھے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی نیکیوں کے صدقے بخش دیا۔ سبحان اللہ!

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن میں نے نبی کریم ﷺ کی طرف غور سے دیکھا' آپ ﷺ نے فرمایا! میرے چچا کیا آپ کوئی بات پوچھنا چاہتے ہیں' میں نے

عرض کیا ہاں، جب حضرت سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کو دودھ پلایا کرتی تھیں، ابھی آپ ﷺ چالیس دن کے تھے، میں نے دیکھا آپ ﷺ چاند سے باتیں کر رہے ہیں اور چاند آپ ﷺ سے! ایسی زبان میں جو میں سمجھ نہیں سکتا تھا۔

آپ ﷺ نے فرمایا چچا مجھے پٹی تنگ کر رہی تھی، میں نے رونا چاہا تو چاند عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ ﷺ! آپ روئیے گا نہیں، ورنہ آپ ﷺ کے آنسو کا ایک قطرہ زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کو الٹ دے گا!

حضرت عباس رضی اللہ عنہ خوشی سے جھوم اٹھے اور تالیاں بجانے لگے، آپ ﷺ نے فرمایا چچا ذرا اور بھی سنئے۔ میرے چچا جو پٹی مجھے تکلیف پہنچا رہی تھی اس کے باعث میں نے رونا چاہا تو چاند نے عرض کیا آپ ﷺ روئیے گا نہیں اگر آپ کا ایک آنسو بھی زمین پر گر پڑا تو زمین قیامت تک کوئی سبزہ نہیں اگائے گی۔ پس میں اپنی امت پر شفقت کے باعث خاموش رہا۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا۔ "مجھے اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ میں تو اپنی والدہ کے شکم اطہر میں لوح محفوظ پر قلم چلنے کی آواز بھی سن لیتا تھا"۔

آپ ﷺ نے فرمایا چچا کچھ اور بیان کروں! عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا میں تو عرش اعظم کے سامنے آفتاب و مہتاب کے سجدہ کرنے کی آواز بھی سنتا رہا ہوں حالانکہ میں اپنی والدہ ماجدہ کے شکم اطہر میں تھا۔

آپ ﷺ نے مزید فرمایا۔ "چچا سنئے! میں پیر کی شب پیدا ہوا' اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں میں سات خصوصی پہاڑ پیدا فرمائے ہیں۔ ان میں ان گنت فرشتے ہیں جن کی تعداد صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے' وہ قیامت تک اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید میں مصروف رہیں گے۔ ان کے اس ذکر و اذکار کا تمام ثواب اس خوش نصیب انسان کو ملے گا جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور اس کے اعضاء یعنی زبان اور دل وغیرہ درود شریف کے لئے متحرک ہو جائیں"۔ (ذکرہ فی شوارد الملح و موارد المنح) **واللہ تعالیٰ** اعلم)

حضرت مولف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے عین ممکن ہے' آپ ﷺ کے معجزات تو بچپن' بلکہ زندگی کے ہر لمحہ میں ظہور پذیر ہوتے رہے جن کا شمار ہی نہیں ہو سکتا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو بلند آواز سے صلوۃ و سلام

پیش کرتے ہیں' ان کے لئے زمین کی ہر چیز پتھر' مٹی' خشک و تر گواہ بن جاتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسی وقت ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو فوری طور پر اس کا درود شریف نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچا دیتا ہے' اور عرض گزار ہوتا ہے یہ فلاں بن فلاں کی طرف سے ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اسے میری طرف سے دس بار درود شریف کا انعام پہنچاؤ اور اسے کہہ دو اگر ان دس میں سے ایک بھی تیرے پاس رہا تو بلاشبہ میری معیت میں جنت پائے گا! جیسے شہادت کی انگلی کے ساتھ درمیانی انگشت کا ساتھ ہوتا ہے' پھر فرشتہ عرش معلیٰ تک پہنچتا ہے' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے اسے میری طرف سے دس بار درود شریف کے انعام کا تحفہ پہنچا دو اور کہہ دو ان دس میں سے تیرے پاس روز قیامت ایک بھی درود شریف محفوظ ہو گا تو جہنم سے نجات پائے گا۔ (نزہتہ المجالس۔ ص ۴۰۰)

اس کتاب میں جہاں آپ درود و سلام کے صیغے پڑھ کر بارگاہ رحمت ہر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری سے شاد کام ہوں گے وہاں اہل محبت کے واقعات و حکایات سے بھی مستفیض پاکیزہ لذات کی

نعت کو حاصل کریں گے۔

عزیزم حافظ محمد طاہر رضا قادری زیدہ مجدہ نے اس پیکر حسن و جمال، مختار کائنات، مالک شش جہات، محبوب رب الارض والسموت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور یہ نادر کتاب پیش کر کے عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے جو ازخود موصوف کی دارین میں کامیابی و کامرانی کا ضامن ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو مزید ایسے تحائف پیش کرنے کی استطاعت عطا فرمائے۔

اور خصوصاً معاونین "رضا اکیڈمی" کو اس کتاب کے فیوض و برکات سے فیض یاب فرمائے۔

آمین ثم آمین! بجاہ رحمہ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ و آلہ و صحبہ و بارک و سلم

محتاج نگاہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد منشا تابش قصوری

۹ ربیع الثانی ۱۴۱۹ھ بروز منگل / ۴ اگست ۱۹۹۸ء

درود وسلام کے لیے حکمِ ربانی جل جلالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درُود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی پر) اے

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝

ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو!

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت کریمہ "ان اللہ و ملئکتہ یصلون علی النبی" الایتہ نازل ہوئی۔ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مارے خوشی کے حجرہ مبارک سے باہر تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ "ھَنِّؤُنِیْ" یعنی میرے صحابیو! مجھے مبارکباد کہو' کیونکہ میرے بارے میں اس وقت ایک ایسی آیت شریفہ اتری ہے جو میرے نزدیک دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے سب سے بہتر ہے۔ پھر حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت شریفہ تلاوت فرمائی۔ "اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ الایتہ" میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کو انار کے دانوں کی طرح چمکتا ہوا ہشاش و بشاش دیکھا۔

پھر میں نے کہا هَنِيئًا لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه ﷺ یعنی یارسول اللہ ﷺ آپ کو مبارک ہو اس کے بعد صحابیوں نے دریافت کیا کہ یارسول اللہ ہم چاہتے ہیں کہ براہ کرم آپ ہمیں اس آیت شریفہ کی حقیقت سے واقف فرمائیں۔

حضور رحمت ہر عالم ﷺ نے جواباً فرمایا کہ تم لوگوں نے مجھ سے ایک علم مکنون اور پوشیدہ راز کی بات پوچھ لی ہے۔ اگر نہیں پوچھتے تو میں تا زندگی اظہار نہیں کرتا۔ ہاں اب سن لو کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ہر شخص کے لیے دو دو فرشتے مقرر فرما رکھے ہیں کہ جب کوئی مومن بندہ میرا نام سنے اور وہ مجھ پر درود بھیجے' تو وہ دونوں فرشتوں کی درخواست پر اللہ تبارک و تعالیٰ بذات خود تمام فرشتوں کے ساتھ جواب میں فرماتا ہے "آمین" اسی طرح جب کسی بندہ کے سامنے میرا نام آتا ہے اور وہ مجھ پر درود نہیں پڑھتا تو وہ دونوں فرشتے پکار اٹھتے ہیں "لاغفر اللّٰه لک" یعنی "اللہ تمہاری مغفرت نہ کرے" اس وقت فرشتے جواب میں کہتے ہیں۔ "آمین"

نزہۃ المجالس ص ۱۹۹ (جلد دوم) معارج النبوۃ مقدمہ ص ۱۵۷

اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ بندہ کا درود شریف پڑھنا' اپنی مغفرت کی درخواست کی قبولیت پر خود اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہر کا

لگ جاتا ہے اور محمد ﷺ کا نام مبارک سن کر درود شریف نہ پڑھنا' زبان کو درود کے ساتھ حرکت نہ دینا اپنی مغفرت کی ناقبولیت پر خود خدا کی طرف سے' مہر لگ جانے کے مترادف ہے۔

درود شریف کی مختصر طور پر زبان سے ادا کرنا' بہت معمولی' آسان اور سہل کام ہے' مگر اس کا نتیجہ بندہ کی زندگی کا سنور جانا ہے۔

اور غفلت کے طور پر یا بے توجہی و بے پرواہی سے' اس سہل فعل سے باز رہنا اپنے مقدر کو تباہ کرنا اور محرومیت کے دروازہ کو کھولنا ہے۔

تیرا ذکر لب پر' خدا دل کے اندر
یوں ہی زندگانی' گزارا کروں میں

جو ہے قلب سونا' تو یہ ہے سہاگہ
تیری یاد سے دل نکھارا کروں میں

تیرا کفش پا یوں سنوارا کروں میں
کہ پلکوں سے اس کو بہارا کروں میں

میرا دین و ایمان' فرشتے جو پوچھیں
تمہاری ہی جانب اشارا کروں میں

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن لوگوں میں سے میرے زیادہ قریب وہ ہو گا' جس نے دنیا میں مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھا ہو گا۔ (ترمذی ص ۶۴ ج ا۔ کنزالعمال ص ۴۸۹ ج ۲)

قیامت کے دن ہر مقام اور ہر جگہ میں میرے زیادہ نزدیک تم میں سے وہ ہو گا' جس نے تم میں سے دنیا میں مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھا ہو گا۔ (سعادۃ الدارین ص ۶۰)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' حضور رسول کریم ﷺ نے فرمایا' جو آدمی مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے' اللہ تعالیٰ تبارک و تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے' اس کی دس خطاؤں کو معاف فرماتا ہے اور اس کے دس درجات بلند کرتا ہے۔ (سنن نسائی۔ مشکوۃ شریف)

دس رحمتوں کا نزول

یہ حدیث پاک ہم اکثر سنتے اور پڑھتے ہیں لیکن اس کے الفاظ اور ان کے الفاظ کے معانی پر توجہ نہیں دیتے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک کام کا حکم دیا ہے اور پہلے اس کی اہمیت بتائی ہے کہ اللہ تعالیٰ خود اور اس کے فرشتے بھی یہ کام کرتے ہیں۔ پھر اس کا یہ وعدہ سامنے آتا ہے کہ ہم ایک بار حضور رحمت ہر عالم ﷺ پر

درود بھیجیں گے تو اللہ تعالیٰ ہم پر دس رحمتیں نازل کرے گا---
-- تو ہمیں اندازہ کرنا چاہئے کہ اس کا مفہوم کیا ہے۔ سورہ الاعراف میں ہے۔ وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ۔ (الاعراف۔ ۷:۱۵٦) (اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے)

غور فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ کی ایک رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے' ہر شے پر محیط ہے' ہر چیز سے وسیع ہے تو اس کی دس رحمتیں کیا ہوں گی اور وہ جس پر دس رحمتیں نازل کرنے کا ارشاد فرماتا ہے' اسے کیا کچھ نہیں مل جائے گا۔ اس آیہ مبارکہ کو سامنے رکھ کر سوچئے کہ آپ ایک بار درود و سلام کا نذرانہ پیش کر کے کتنی کمائی کر رہے ہیں۔

دس گناہوں کی معافی

ایک مرتبہ درود پاک پڑھنے والا دس رحمتیں ہی نہیں کما رہا ہے' اپنے دس گناہوں کی معافی کا اعلان بھی سن رہا ہے۔ ہم اگر اپنے گریبانوں میں جھانکیں تو کیا ایسا نہیں ہے کہ ہم بعض ایسے ایسے گناہ بھی کر گزرتے ہیں کہ ان میں سے ایک ایک ہمیں جہنم رسید کرنے کے لئے کافی ہو۔ پھر ایک دفعہ درود پاک پڑھنے سے اللہ کریم جل جلالہ نے دس گناہوں کی معافی کا جو وعدہ فرمایا ہے' ہو

سکتا ہے یہ ایسے ہی گناہ ہوں کہ اگر معاف نہ ہوتے تو ہمیں دوزخ کی کسی گہری کھائی کے حوالے کر دیتے۔

دس درجات کی بلندی

درجے کے بارے میں بھی ہم اندازہ نہیں کرتے کہ وہ کیا ہے اور دس درجے بلند ہونا کیسا مقام ہے۔ حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' میں نے حضور خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم لوگ تیر اندازی کیا کرو۔ جس کا ایک تیر بھی اللہ جل شانہ کے کسی دشمن کو لگ گیا' اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کر دے گا۔ حضرت عبدالرحمان بن نحام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! درجہ کیا ہے؟ آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' درجہ تمہاری ماں کی چوکھٹ نہیں ہے۔ ایک درجے اور دوسرے درجے کے درمیان سو برس کا فاصلہ ہے۔ (ابن اثیر۔ اسد الغابہ فی معرفت الصحابہ۔ جلد ششم (مترجم محمد عبدالشکور فاروقی) ص ۱۴۲)

مطلب یہ ہے کہ ماں کی چوکھٹ پر تو آدمی جس وقت چاہے' چڑھ سکتا ہے' درجہ حاصل کرنا آسان نہیں ہے۔ اس کے لئے آدمی کو اللہ کی راہ میں جہاد کرنا پڑتا ہے۔ پھر جہاد میں کسی دشمن خدا کو قتل کرنا شرط ہے' پھر کہیں جا کر ایک درجہ بلند ہوتا ہے----

۔ لیکن اس رحمت کے قربان جایئے' اپنے آقا و مولا حضور سرور کائنات ﷺ کی بارگاہ میں ایک بار درود و سلام کا ہدیہ پیش کر کے آپ دس درجوں کی بلندی پا لیتے ہیں' ہزار برس کا فاصلہ طے کر جاتے ہیں۔ غور کیجئے کہ ایک بار یہ وظیفہ خداوندی ادا کرنے پر آپ کتنا فاصلہ کرتے ہیں --- اور' دوسری صورت بھی سامنے رکھیے کہ آپ حضور اکرم ﷺ کا اسم گرامی لے کر' سن کر' لکھ کر یا پڑھ کر درود و سلام کے فرض سے غافل رہتے ہیں تو کتنا گھاٹے کا سودا کرتے ہیں۔

دل کو ان سے خدا جدا نہ کرے
بے کسی لوٹ لے خدا نہ کرے
دل میں روشن ہے شمع عشق حضور ﷺ
کاش جوش ہوس ہوا نہ کرے

(امام احمد رضا بریلوی)

واعظ شعلہ بیاں حضرت علامہ محمد منشا تابش قصوری اپنی کتاب "محمد نور" میں درود و سلام کی اہمیت کے بارے میں یوں بیان فرماتے ہیں کہ صلوۃ و سلام کی رفعت و عظمت' اہمیت و حیثیت' محامد جلیلہ' محاسن جمیلہ اور برکات کثیرہ کا کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا۔ کیونکہ جتنی بھی عبادات و تسبیحات اور دعوات و اذکار ہیں' ان تمام

کی عملی نسبت انبیاء و رسل خصوصاً" رحمتہ للعالمین جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنن مبارکہ سے ہے۔ مگر صلوۃ و سلام کے وظیفہ کو رب العالمین نے اپنا معمول ٹھہرایا، گویا کہ یہ عمل مقدس "درود و سلام" سنت الہیہ ہے۔

نیز صلوۃ و سلام کو نصوص قطعیہ نے وقت اور جگہ کی قید سے آزاد رکھا جب کہ دیگر جملہ عبادات کے اوقات اور مقامات مقرر فرمائے۔

ا۔ نماز:۔ کو "ان الصلوۃ کانت علی المومنین کتابا موقوتا" سے خاص فرمایا۔ جہت قبلہ اور قیام وغیرہ شرائط سے موکد کیا جب کہ درود و سلام کے لئے نہ وقت کا تعین اور نہ ہی کسی جہت و سمت کی قید ہے۔

۲۔ روزہ:۔ ماہ صیام میں فرض قرار دیا اور پھر سحری و افطاری کے وقت خاص فرمائے۔ نفلی روزوں کے لئے بھی انسان آزاد نہیں۔ ان میں طلوع و غروب کی قید ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ شب بھر کچھ نہ کھائے اور کہے میرا روزہ ہے۔ یا سورج کے غروب ہونے سے پہلے افطار کرنے سے اسے تکمیل روزہ کی بشارت سے نوازا گیا ہو۔ بہرحال روزہ قید زمانی کے ساتھ خاص ہے۔

۳۔ زکوۃ:۔ اسے بنائے اسلام میں مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ مگر اس عبادت کی سعادت صرف صاحب نصاب ہی کے حصہ میں آئی۔ جب کہ امت محمدیہ علیہ التحیۃ والثناء کی اکثریت مقدار معینہ کے نہ ہونے کے باعث محروم رہتی ہے۔ یوں بھی صاحب ثروت و نصاب "حال علیہا الحول" کی سہولت کے پیش نظر ممکن ہے۔ سعادت سے محروم رہ جائے۔

۴۔ حج:۔ ارکان اسلام میں حج عظیم ستون کی عظمت سے مزین ہے لیکن "من استطاع الیہ سبیلا" کے ساتھ ایام حج' احرام و میقات معینہ اور مقامات خاصہ کی شرائط سے مقید و مخصوص کر دیا گیا ہے۔ بناء علیہ شاید ہی عالم اسلام کی کل آبادی کا ۱/۴ حصہ اس سعادت کو حاصل کر سکے۔ ممکن ہے اس سے بھی قلیل تعداد وہاں حاضر ہوتی ہو۔

نیز جملہ عبادات (نماز' روزہ' حج' زکوۃ) میں بلوغت کو شرط قرار دیا گیا ہے۔ نماز بالغ پر فرض' روزہ بالغ' تندرست' مقیم پر فرض' زکوۃ صاحب نصاب پر فرض' حج بالغ پر فرض اور دیگر فرائض و واجبات' سنن و مستحبات کی ادائیگی میں بھی اکثر و بیشتر بلوغت شرط ہے۔ نابالغ پر ان تمام امور شرعیہ کی بجا آوری فرض نہیں اور پھر طرہ یہ کہ فرض از خود ایک قید ہی تو ہے۔ اور درود شریف ایسی کسی

قید سے آزاد' فرض محبت ہے۔

مگر ان جملہ امور کے برعکس "صلوۃ و سلام" کے لئے بلوغت شرط نہیں' نہ ہی اوقات کی قید ہے نہ ماہ و سال کی تخصیص اور نہ ہی لباس کی ہیئت میں تبدیلی کا اشارہ' نہ مالی استطاعت اور جسمانی صحت کی تاکید' الغرض ایمان کے سوا درود و سلام کو ہر قسم کی قیود اور حدود سے آزاد رکھا۔ چنانچہ مسلمان بچہ' بوڑھا' نوجوان' مرد' عورت' بیمار' تندرست' مقیم' مسافر' غلام کسے باشد' دنیا میں کہیں بھی ہو' وہ اپنے پیارے نبی رحمتہ للعالمین ﷺ کی بارگاہ عرش پناہ میں ہدیہ صلوۃ و سلام پیش کر کے سنت الہیہ کی ادائیگی' فرشتوں کی موافقت اور مومنین کی رفاقت کو پا کر سعادت دارین کا حق دار بن سکتا ہے۔

ایک بصیرت افروز نقطہ

احکام خداوندی کا جائزہ لیں تو ہم پر یہ حقیقت واضح ہو جائے گی کہ جہاں جہاں بھی کوئی حکم دیا گیا ہے اس کی تعمیل میں بندوں کی طرف سے کسی فعل کا صدور ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر نماز کے حکم کی تعمیل میں قیام رکوع اور سجدے کئے جاتے ہیں اور روزہ کے حکم کے امتثال میں بھوکے اور پیاسے رہتے ہیں۔ بخلاف درود

شریف کے کہ حکم صلوۃ کی تعمیل میں کوئی کام نہیں کیا جاتا بلکہ اسی لفظ کو خدا کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے۔ اللّٰھم صل علیہ اے اللہ تو ان پر صلوٰۃ بھیج۔ یہ بلا شبہ ایسا ہی ہے جیسے بنی اسرائیل نے قتال کے حکم کے جواب میں خداوند قدوس اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کر کے فقاتلا انا ھھنا قاعدون کہا تھا۔ تم دونوں خود لڑو ہم تو یہاں بیٹھ کر تماشا دیکھیں گے۔ لیکن یہاں بنی اسرائیل کی طرح باغیانہ سرکشی یا حکم کی تعمیل سے انکار نہیں ہے' بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ "صلوٰۃ علی النبی" کا مطلب جب رفع درجات اور اعتنائے شان مصطفیٰ ہے تو بندوں میں اس کا یارا کہاں! اب حکم سے عہدہ برآ ہونے کی صورت سوا اس کے اور کیا ہو سکتی ہے کہ اپنے عجز کا اعتراف کرتے ہوئے بندے خود رب العزت سے درخواست کریں کہ اللّٰھم صل علٰی سیدنا محمد اے اللہ! تو ہی اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان بلند فرما اور ان کی عزت و تکریم میں بے پایاں ترقی عطا فرما بیشک تو ہی اس کی قدرت بھی رکھتا ہے اور تو ہی سب سے بہتر اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رتبے سے واقف ہے۔ شان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں علامہ قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ نے کتاب الشفاء میں ایک روح پرور حدیث نقل فرمائی ہے جس سے

دل کی بیماریوں کو شفا ملتی ہے۔ اور حضور ﷺ کی جلالت شان مہر نیمروز کی طرح سب پر روشن ہو جاتی ہے۔ اس حدیث کے راوی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک موقعہ پر جبکہ میں رب العزۃ کی بارگاہ میں حاضر تھا۔ ارشاد ہوا اے محمد! کچھ سوال کرو۔ میں نے عرض کیا میں کیا سوال کروں میرے پروردگار! تو نے حضرت ابرہیم کو اپنا خلیل بنایا اور حضرت موسیٰ کو اپنی ہمکلامی کا شرف بخشا' اور حضرت نوح کو برگزیدہ کیا۔ اور حضرت سلیمان کو ایسی سلطنت عطا فرمائی کہ ان کے بعد ایسی سلطنت کسی اور کو نہ ملی۔ ارشاد ہوا جو میں نے تمہیں عطا کیا ہے وہ ان سب سے بہتر ہے۔ میں نے تمہیں کوثر دیا' اور تمہارے نام کو اپنے نام کے ساتھ ملایا کہ وہ آسمان میں ہر طرف پکارا جاتا ہے۔ اور تمہارے لئے اور تمہاری امت کے لیے ساری روئے زمین کو طیب و طاہر بنایا

تم سے پہلے ان عنایات بیکراں کا کوئی بھی حامل نہیں بن سکا۔ اور تمہاری امت کے دلوں کو میں نے اپنی جلوہ گاہ بنایا اور تمہیں شفاعت کے اس منصب جلیل پر فائز کیا کہ یہ درجہ اب تک کسی اور نبی کو نہیں مل سکا۔ اس مہکتی ہوئی اور چمکتی ہوئی

حدیث مبارکہ کی خوشبو سے آپ کے قلوب معطر اور آنکھیں منور ہوگئی ہوں گی تو آیئے اب بے پناہ شان والے نبی رحمت ہر عالم ﷺ پر درود اور خوب سلام بھیجیں۔ انوار احمدی ص ۸۶،۸۵

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ الرَّؤُفِ الرَّحِیْمِ ذِی الْخُلُقِ الْعَظِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ فِیْ كُلِّ لَحْظَةٍ عَدَدَ كُلِّ حَادِثٍ وَّقَدِیْمٍ

صلوۃ الروف الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ فِیْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ

اسے بعد نماز عشاء ایک سو مرتبہ پڑھنے والے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیارے نبی کی زیارت عطا فرمائیں

درود پاک کے بارے میں حکم احادیث مبارکہ

جناب سید ابرار و رسول مختار علیہ افضل الصلوات و اکمل التسلیمات کی کچھ احادیث صحیحہ اور روایات حسنہ برائے ترغیب عاشقان مدینہ ۔ صلوات برصاحب مفاتیح الجنہ جمع کر کے مختصر انداز میں پیش کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ واللہ الموفق والمعین

○ مجھ پر کثرت سے درود بھیجو کیونکہ سب سے پہلے قبر میں' میری بابت پوچھ گچھ ہو گی۔

○ مجھ پر کثرت درود کی عادت کر لو' جو بروز قیامت پل صراط کے اندھیرے میں روشنی کا کام دے گی۔

○ جس کو یہ بات پسند ہو کہ آخرت میں اللہ جل شانہ سے برضاو رغبت ملاقات کرے تو وہ کثرت سے مجھ پر درود بھیجے۔

○ جو شخص پریشانی' رنج اور مرض میں مبتلا ہو وہ مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجے کیونکہ کثرت درود پریشانیوں' کلفتوں اور مصیبتوں کو دور کر دیتی ہے۔

ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آ گئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں

(امام احمد رضا بریلوی)

○ کثرت درود روز قیامت کی ہولناکیوں سے نجات دلانے والی ہے۔

○ بوجہ کثرت درود حوض کوثر پر مجھے تمہاری شناخت ہو گی۔

○ جس قدر تمہارے درودوں کی کثرت ہو گی اس قدر حوران جنت تمہارے قبضے میں آئیں گی۔

○ تین قسم کے لوگ بروز حساب و کتاب عرش الہٰی کے سایہ تلے ہوں گے۔ جس دن سوائے سایہ عرش کے اور کوئی سایہ نہ ہو گا۔

پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ وہ کون ہیں؟ فرمایا۔ جو میری امت کے کسی غمگین شخص کا غم دور کرے۔ جو میری سنت و طریقہ کو رواج دے اور جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجنے کو عزیز رکھے۔

○ تشنگی یوم قیامت سے وہ شخص محفوظ و سالم رہے گا جو کثرت درود کا عادی ہو گا۔

○ طاعون کی مدافعت کثرت درود سے ہوتی ہے۔

○ اللہ جل شانہ نے جبل قاف کے باہر ایک مخلوق پیدا کر رکھی ہے جس کی تعداد و شمار قادر مطلق کے سوا کوئی نہیں جانتا' ان کو صرف صلوۃ الرسول ﷺ کی عبادت میں مصروف رکھا گیا ہے۔

○ مجھ پر درود بھیجو' کیونکہ اس میں تمہاری طہارت و پاکیزگی کا

وسیلہ مضمر ہے۔

○ جبرئیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی کہ درود بھیجنے والے پر ستر ہزار فرشتے طلب مغفرت کرتے ہیں اور جس کے لئے ملائکہ طالب مغفرت ہوتے ہیں اس کا مقام و ٹھکانہ جنت ہی ہوتا ہے۔

○ تمہاری بھیجی ہوئی صلوات' تمہاری خطاؤں کا کفارہ بنیں گی۔

○ مجھ پر روزانہ ہزار بار' درود بھیجنے والوں کے کندھے' جنت کے دروازے پر میرے کندھے سے لگے ہوئے رہیں گے۔

○ جو مجھ پر ہزار بار درود بھیجے گا اسے موت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک وہ جنت میں اپنی جائے رہائش نہ دیکھ لے۔

○ جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا' اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ایک قیراط ثواب لکھ دیتا ہے اور ایک قیراط احد پہاڑ جیسا عظیم وزنی ہوتا ہے۔

○ مجھ پر درود بھیجنے والے کی شفاعت کرنا مجھ پر لازم ہے۔

○ جو کوئی بات کرنا چاہے اور بات بھول جائے تو مجھ پر درود پڑھے۔ تاکہ اس کو بھولی ہوئی بات یاد آ جائے۔

○ جس نے اپنی تحریر میں میرے نام کے بعد درود لکھا' جب تک اس کاغذ و کتاب پر میرا درود ثابت رہے گا' ملائکہ اس کی مغفرت کرتے رہیں گے۔

○ جبرئیل علیہ السلام نے آکر مجھے خبر دی ہے کہ جس کے سامنے میرا نام آیا اور اس نے بغیر کسی عذر و مجبوری کے مجھ پر درود نہیں پڑھا' پس سمجھ لو' وہ جہنم میں داخل ہو چکا۔

○ جس کے سامنے میرا نام آیا اور درود پڑھنا بھول گیا' وہ روز قیامت جنت کا راستہ بھول جائے گا۔

○ یہ مجھ پر سراسر ظلم و جفا ہے کہ میرا نام کسی کے کان میں آئے اور درود نہ پڑھا جائے۔

○ میرا نام سن کر جس نے درود نہیں بھیجا' نہ وہ مجھ سے ہے' نہ میں اس سے ہوں' یعنی میرے اور اس کے مابین کوئی تعلق نہیں ہے۔ نہ میں اس کا رسول ہوں نہ وہ میری امت میں داخل ہے۔

بہر سلام مکن رنجہ در جواب آں لب
کہ صد سلام مرا بس یکے جواب ز تو

ترجمہ:۔ یا رسول اللہ ﷺ! میرے ہر سلام کے جواب میں اپنے مبارک ہونٹ کو تکلیف نہ دیجئے کیونکہ میرے سو سلاموں کے لیے آپ ﷺ کا ایک ہی جواب میرے حق میں کافی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سرکار دو عالم ﷺ سے یہ حدیث روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ تم اپنے

بچوں کو' رونے پر' ایک سال تک مت مارا کرو کیونکہ یہ نوزائیدہ بچہ یا بچی کا رونا' چار ماہ تک ذکر لا الہ الا اللہ ہوتا ہے اور اس کے بعد چار ماہ تک صلوات رسول ﷺ ہوتا ہے اور آخر کے چار ماہ کا رونا اپنے والدین کے لئے دعاؤں کی درخواست ہوتی ہے۔

محبوب واجب الوجود و صاحب مقام محمود ﷺ کی دعا اللھم ارنی حقائق الاشیاء کما ھی کا اثر و قبولیت' مدینہ العلم کی دانش کا علو اور ان کی نظر کا عمق اس حدیث پاک سے عیاں و بیاں ہے۔

خدا نے کیا تجھ کو آگاہ سب سے
دو عالم میں جو کچھ خفی و جلی ہے

(امام احمد رضا بریلوی)

نوٹ:۔ حصول ذکر الٰہی' صلوۃ رسول ﷺ کے ضمن میں ظاہر ہے کیونکہ درود کے جملے میں اکثر خطاب اللھم کے ساتھ اللہ جل شانہ سے ہے۔ لفظ "اللہ" اسم ذات الٰہی ہے اور تمام اسمائے حسنیٰ کے ملاحظہ کا آئینہ اور ذکر کا آلہ ہے۔ لہٰذا حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس نے خالق اکبر کو "اللھم" سے یاد کیا گویا اس نے جمیع اسماء الحسنیٰ سے یاد کیا ہے۔

شیخ الحدیث علامہ حبیب البشر خیری (رنگون)

برکاتِ درودِ شریف

آقائے نامدار' دو عالم کے تاجدار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھا' اللہ تعالیٰ اس شخص پر دس بار رحمت کی نظر ڈالتا ہے اور جو دس بار درود شریف بھیجتا ہے' اس پر حق تعالیٰ سو بار' باران رحمت برساتا ہے اور جو مجھ پر سو بار صلوٰات بھیجتا ہے' اللہ جل شانہ' اس کو ہزار بار نگاہ محبت سے دیکھتا ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان قلم قدرت سے تحریر فرما دیتا ہے کہ دو سخت بری چیزوں سے تمہاری حفاظت ہو گئی ایک تو نفاق سے تم مخلصی پا گئے' دوسری آتش جہنم سے تمہاری نجات ہو گئی اور بروز قیامت جنت میں تمہاری سکونت شہداء کے ساتھ ہو گی۔

اس حدیث پاک کو امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اوسط اور صغیر میں رقم فرمایا ہے:

میرے کریم سے گر' قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیئے ہیں' در بے بہا دیئے ہیں

(امام احمد رضا بریلوی)

حضرت ابو سلیمان الدارانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اللہ پاک سے اپنی حاجت طلب کرے' تو پہلے سید عالم ﷺ پر درود شریف سے آغاز التجا کرے' اس کے بعد اپنی حاجتیں پیش کرے' پھر آخر میں درود شریف پر اپنی مانگ و درخواست کو ختم کرے۔ کیونکہ اللہ جل شانہ' اول و آخر کے درودوں کو ضرور بالضرور قبول فرماتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ شانہ اول و آخر کی درود کو قبول کرتا ہے' تو وہ درمیان کی دعاؤں اور التجاؤں کو کبھی بھی رد نہیں کرے گا۔

باعث موجودات سرور کائنات ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ جب تم خالق دو جہاں سے مانگو' تو مانگنے سے پہلے مجھ پر درود بھیجو' کیونکہ اللہ عزوجل کی یہ عادت نہیں ہے کہ بندہ کی ایک درخواست کو قبول کرے اور دوسری حاجت کو رد کرے۔

مانگ من مانتی منہ مانگی مرادیں لے گا
نہ یہاں نہ ہے نہ منگتے سے یہ کہنا کیا ہے

ہم ہیں ان کے وہ ہیں تیرے تو ہوئے ہم تیرے
اس سے بڑھ کر تیری سمت اور وسیلہ کیا ہے

(امام احمد رضا بریلوی)

شہنشاہ عرب و عجم محمد مصطفیٰ ﷺ کی حدیث پاک ہے
کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے' اس کے حق میں ملا کہ سبع
سماوات دعائے مغفرت کرتے ہیں' اور جس شخص کے لیے جنود اللہ'
ملا کہ خدا درخواست مغفرت کرتے ہیں۔ اللہ جل شانہ' بذات خود
اس کے لیے خزانہ رحمت کھول دیتا ہے اور جس پر خود خدا باران
رحمت برساتا ہے' اس ہستی پر سات آسمانوں' سات زمینوں اور
سات سمندروں کے طبقات میں جو کچھ ہے اور تمام نباتات و
جمادات' پرندے' چرندے اور درندے سب کے سب اس کی
مغفرت اور درجات کی بلندی کے لیے دست دعا پھیلاتے ہیں۔
حضرت سید المرسلین ﷺ مزید ارشاد فرماتے ہیں کہ جس نے
مجھ پر بلند آواز سے درود پڑھا' کنکریاں اور ہر خشک و ترشے شہادت
درود ادا کرنے میں صدا بلند کرے گی۔

فلک پر جا کے لکھ دیتا' میں خود نعت شہہ والا
قلم اے کاش مل جاتا مجھے جبریل کے پر کا

ارشاد رسول اکرم ﷺ ہے کہ جب کوئی قوم یا جماعت
مجھ پر درود شریف پڑھنے کے لیے بیٹھ جاتی ہے تو فرشتوں کی ایک
جماعت ان کے سروں پر آسمان کی بلندی تک چھا جاتی ہے' ان کے
ہاتھوں میں سونے کے قلم اور چاندی کے کاغذ ہوتے ہیں اور درود

شریف کے اعداد و شمار لکھتے جاتے ہیں۔ اور فرشتے درمیان تحریر بولتے جاتے ہیں "زِیدُوْا زَادَکُمُ اللّٰہُ" یعنی اور زیادہ پڑھو' اللہ تمہاری اجرت کو اور زیادہ فرمائے۔

حضرت سرور موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ مجھ پر درود پڑھنا گناہوں کو اس درجہ فنا کر دیتا ہے کہ پانی آگ کو اس قدر فنا نہیں کر سکتا۔ اور مجھ پر سلام بھیجنا غلاموں کو آزاد کرنے سے بہتر ہے' اور مجھ سے محبت کرنا' راہ خدا میں تلوار چلانے سے افضل ہے' اور جو مجھ پر ازروئے محبت و شوق ایک بار درود بھیجے' اللہ جل شانہ کراما کاتبین (دونوں فرشتوں) کو حکم فرماتا ہے کہ تین دن تک اس شخص کے نامہ اعمال میں گناہ نہ لکھے جائیں۔

حضرت ابی ذر غفاری سے مروی ہے کہ رسول معظم و محسن اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابی ذر! کیا میں تم لوگوں کو نہ بتادوں کہ انسانوں میں سب سے زیادہ بخیل تر شخص کون ہے؟ تو مجلس شریف میں حاضر صحابی بیک آواز پکار اٹھے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ضرور ضرور بتا دیجئے۔ مقصود کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دنیا میں سب سے بخیل ترین شخص ہے جو میرا نام آنے پر درود شریف زبان پر نہیں لاتا۔

اگر خیریت دنیا و عقبیٰ آرزو داری
بدرگاہش بیا و ہرچہ می خواہی تمنا کن

(مولانا رومی)

(ترجمہ) اگر دنیا و آخرت کی خیریت و عافیت کی تم خواہش رکھتے ہو تو دربار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں' خواہ جسمانی حیثیت سے ہو' یا روحانی طریقہ پر' حاضر خدمت ہو جاؤ پھر جو کچھ چاہتے ہو' تمنا ظاہر کرو۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب کوئی مشکل تمہیں پیش آئے' یا تمہاری کوئی حاجت بر نہ آئے' تو مجھ پر درود شریف پڑھنے کی کثرت کردو۔ کیونکہ صلوٰات مشکلات تفکرات اور پریشانیوں کی مدافعات ہیں۔ حاجتیں پوری ہونے کی کنجی اور رزق کی کثرت کا وسیلہ ہے۔

حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام پر وحی آئی کہ اے موسیٰ! کیا تم چاہتے ہو کہ میں تم سے اتنا قریب ہو جاؤں' جتنی تیری باتیں زبان سے قریب ہیں؟ اور جتنی تمہاری روح کو تمہارے جسم سے نزدیکی ہے؟ اور جتنی تمہاری بینائی کو تمہاری آنکھوں سے قربت ہے؟ اور کیا تمہاری تمنا ہے کہ بروز محشر تمہیں پیاس نہ ستائے؟ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام مارے خوشی سے اچھل پڑے اور جواب دیا

کہ جی ہاں! مجھے ان نعمتوں کی بیحد خواہش ہے۔ تو اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ اگر واقعی ایسا ہی ہے تو تم میرے حبیب رسول آخرالزمان محمد ﷺ پر درود کی کثرت ورد کی عادت پیدا کرو۔ حضرت حافظ شیرازی فرماتے ہیں کہ۔

حافظ از دست مدہ' صحبت آں کشتی نوح
ورنہ طوفان حوادث' بہ بردبنیادت

(ترجمہ) "اے حافظ! درود کے ساتھ اس رسول ﷺ کی صحبت کو ہاتھ سے جانے نہ دے ورنہ طوفان حوادث تیری بنیادوں کو اکھاڑ دیگا"۔

سید مختار ﷺ اپنی امت کو انتباہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اے میرے امتیو! مجھ پر درود شریف پڑھنے کی عادت پیدا کرو۔ کیونکہ بروز محشر تمھارے اعمال کے حبط ہونے کا اندیشہ ہے' کیونکہ اعمال کا مدار نیات پر ہے' اور نیتوں میں نقص کا احتمال ہے مگر مجھ پر بھیجی ہوئی درود کی حفاظت کا میں بذات خود ضامن ہوں۔

اے میرے امتیو! قیامت کے دن' خواہ تمھارے پاس اعمال کے کتنے ہی ڈھیر ہوں' اگر ان اعمال میں' مجھ پر بھیجے ہوئے درود پاک شامل نہ ہوں' تو گویا اللہ تعالیٰ تمھیں جنت میں جانے کی

اجازت دے بھی دے، مگر تم جنت کا راستہ ضرور بھول جاؤ گے، کیونکہ مجھ پر درود راہ جنت کی راہنما ہیں۔

حضرت شمس العارفین خواجہ محمد شمس الدین سیالوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ملفوظات عالیہ "مرآت العاشقین" میں مرقوم ہے کہ ایک دن حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ایک مرید نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیمہ دیکھا۔ اس نے چاہا کہ خیمے کے اندر جائے۔ جواب آیا تو اس قابل نہیں، جا اور قطب الدین سے کہہ دو کہ تم ہمیشہ درود و سلام کا تحفہ بھیجتے تھے۔ آج کیوں نہ بھیجا؟

وہ آدمی اسی وقت حضرت خواجہ قطب الدین صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا ماجرا عرض کر دیا۔ آپ نے فرمایا۔ "ہاں! ہر رات کو تین ہزار مرتبہ درود شریف میرا مقررہ وظیفہ تھا۔ آج نکاح کے باعث مجھ سے چھوٹ گیا۔ اسی وجہ سے آپ نے بیوی کو طلاق دے دی۔ اللہ اکبر"

لاؤ کہیں سے ڈھونڈھ کر اسلاف کی یہ داستان

قطب مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری علیہ الرحمہ کے ملت اسلامیہ کی نامور شخصیات سے گہرے مراسم تھے۔ انہی عظیم ترین اکابر میں شہرہ آفاق علمی شخصیت حضرت علامہ الحاج الحافظ الشیخ الامام یوسف بن اسماعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ سابق وزیر انصاف بیروت بھی ہیں۔ جن سے قطب مدینہ کے عمدہ تعلقات تھے۔ نیز وہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمتہ کے ہم عصر تھے۔ امام اہل سنت مولانا سید دیدار علی شاہ صاحب محدث لاہوری علیہ الرحمتہ بانی حزب الاحناف لاہور نے حج و زیارت کے دوران ان سے ملاقات کی۔ نیز علامہ یوسف نبہانی صاحب اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی کی کتاب "الدولتہ المکیتہ" پر زور دار تقریظ تحریر فرما چکے تھے۔ اس نسبت سے بھی مولانا ضیاء الدین احمد قادری کو ان سے خصوصی نسبت تھی۔ جب راقم السطور نے پہلی بار ۱۹۷۲ء میں بارگاہ مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء میں حاضری کا شرف پایا تو حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری کے ہاں محفل میلاد میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی۔ موقعہ غنیمت جانا اور حضرت سے عالم اسلام کی اہم شخصیات کے بارے میں معلومات جمع کرتا رہا۔ تو آپ نے علامہ یوسف نبہانی علیہ الرحمتہ کا ایک نہایت ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا۔

کہ بعض شرپسندوں اور منافقین نے سلطان عبدالحمید "سلطان ترکی" کے کان بھرے کہ علامہ نبھانی علیہ الرحمتہ اپنے قصائد کے ذریعے تمھاری رعایا میں انتشار پھیلا رہے ہیں چنانچہ ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء میں جب علامہ مدینہ طیبہ پہنچے تو انہیں نظر بند کر دیا گیا" علامہ فرماتے ہیں۔ "حبِسْتُ فی المدینته مدة اسبوع لکن بالاکرام والاحترام" مجھے ایک ہفتہ کے لئے نظر بند کردیا گیا۔ لیکن عزت و احترام کے ساتھ۔

قطب مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ خلیفہ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ جو اس واقعہ کے شاہد ہیں۔

گرفتاری کی تفصیل یوں بیان فرماتے ہیں۔

ایک دفعہ سلطان عبدالحمید نے مدینہ منورہ کے گورنر کو علامہ کی گرفتاری کا حکم دیا۔ گورنر بصری پاشا علامہ کا انتہائی معتقد تھا۔ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلطانی حکم نامہ پیش کیا۔ علامہ یوسف نبھانی ملاحظہ فرماتے ہی گویا ہوئے۔ "سَمِعْتُ و قرأتُ و اَطَعْتُ" میں نے سنا، پڑھا اور اطاعت کی۔

گورنر بصری پاشا عرض کرنے لگا۔ حضرت! گرفتاری تو ایک بہانہ

ہے گورنر ہاؤس تشریف لائیے۔ آپ میرے ہاں بحیثیت مہمان ہوں گے۔ اس بہانے مجھے میزبانی کا شرف حاصل ہو جائے گا۔ اور جو علماء و مشائخ آپ سے ملاقات کے لئے آئیں گے وہ میرے مہمان ہوں گے آپ کے عقیدت مندوں پر گورنر ہاؤس کے دروازے ہر وقت کھلے رہیں گے۔ آپ کا گورنر ہاؤس میں قیام قید نہیں محض سلطان کے حکم کی تعمیل کے لئے ایک حیلہ ہے۔

حضرت علامہ نبھانی عالم اسلام کی ممتاز شخصیت تھے۔ ہم عصر علماء و مشائخ کے ان کے ساتھ گہرے مراسم تھے۔ ان کی گرفتاری کی خبر جنگل کی آگ کی طرح بڑی تیزی سے عالم اسلام میں پھیل گئی۔ خاص و عام سراپا احتجاج بن گئے۔

مگر علامہ صاحب بالکل مطمئن تھے۔ گھبراہٹ اور پریشانی کا نام تک نہیں تھا۔ تاہم علماء زعماء ملت نے ملاقات کے دوران علامہ سے کہا اگر آپ اجازت دیں تو ہم آپ کی رہائی کے لئے سلطان سے اپیل کریں علامہ نے فرمایا اگر آپ کو اپیل کرنا منظور ہے تو سلطان کونین ﷺ کی بارگاہ اقدس میں صلوۃ و سلام کے ساتھ یوں استغاثہ کی صورت میں کریں۔

صَلَّ اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ صَلَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قُلْتَ حِیْلَتِیْ اَنْتَ وَسِیْلَتِیْ اِدْرِکْنِیْ یَاسَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ○

حضرت قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین احمد قادری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ چنانچہ ہم نے (مذکورہ) استغاثہ شروع کیا ابھی تین دن تک ہی اس درود شریف کے ساتھ استغاثہ پیش کیا تھا کہ سلطان عبدالحمید کا گورنر بصری پاشا کو پیغام ملا۔ حضرت شیخ یوسف نبہانی کو باعزت بری کر دیا جائے۔ چنانچہ آپ کو بری کر دیا گیا۔ اسے علامہ نے الدلات الواضحہ میں از خود یوں تحریر فرمایا ہے۔

"جب حکومت پر واضح ہوا کہ میں پورے خلوص کے ساتھ دین اسلام کی خدمت اور نبی کریم ﷺ کی طرف سے دفاع کر رہا ہوں تو میری گرفتاری پر معذرت کا اظہار کیا۔ صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ واصحابہ وبارک وسلم۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ صَلَاۃً أَنْتَ لَھَا اَھْلٌ وَّھُوَلَھَا اَھْلٌ

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں

کہ اس درود پاک کو پڑھنے سے کئی ہزار مرتبہ درود پڑھنے کا ثواب ملتا ہے

حضرت شیخ علامہ زماں' عبدالرحمن الصفوری رحمہ اللہ تعالیٰ "القول البدیع فی الصلاۃ علی الشفیع" کتاب کا حوالہ دیتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہ' سیدالمرسلین خاتم النبیین ﷺ صاحب زبان پاک سے سن کر یہ حدیث شریف روایت کرتے ہیں کہ فائز صاحب ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اسلام لانے کے بعد حج بیت اللہ کیا اور بعد حج غزوہ میں شرکت کی۔ اللہ جل شانہ' و عم نوالہ' اس کے غزوہ کا ثواب چار سو حج خانہ کعبہ کے ثواب کے برابر عطا فرماتا ہے۔

یہ سن کر ضعیف اور سن رسیدہ صحابیوں کے دلوں پر رنج و الم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا واحسرت! جوانی باقی نہ رہی' حج تو بجالا سکتے ہیں' لیکن شرکت غزوہ کی تاب و طاقت نہیں' ہم لوگ تو اس عظیم کار ثواب سے محروم رہ گئے!

ارحم الرحمین نے عاشقوں اور جاں نثاروں کی تسکین کی خاطر حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم صادر فرمایا کہ یہ خوشخبری لیکر میرے محبوب ﷺ کے پاس جلد سے پیشتر پہنچو۔ جبرئیل علیہ السلام حاضر خدمت ہو کر کہنے لگے کہ اے رسول خدا ﷺ! اللہ جل شانہ فرماتا ہے کہ جو شخص آپ پر از روئے محبت و عظمت ایک بار درود پڑھے گا' اللہ پاک اس ایک درود پاک

کے ثواب کو ایسے چار سو' غزوے کے برابر ثواب کر دے گا۔ جن غزوں کا ہر غزوہ چار سو بار' حج بیت الحرام کا ثواب رکھتا ہو گا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک ایسا خاص درخت اگایا ہے جس کا پھل سیب سے بڑا ہے اور انار سے چھوٹا۔ وہ میوہ مکھن سے زیادہ نرم و نازک شہد سے زیادہ شیریں اور مشک سے بڑھ کر خوشبودار ہو گا' اس درخت کی ٹہنیاں ترو تازہ موتیوں اور .... زرخالص کی مانند ہوں گی۔ اس کی پتیاں زبر جدی ہوں گی' اس درخت کا پھل' محبوب خدا علیہ الصلاۃ والسلام پر کثرت سے درود بھیجنے والوں کے سوا کسی دوسرے کو نصیب نہ ہو گا۔

انصاف و ترک خودپسندی کا مقام ہے' درود شریف' اعمال کے درمیان' اللہ جل شانہ' کا کس قدر پسندیدہ عمل ہے کہ خود خدا تعالیٰ نے اپنی پسند اور اختیار سے اپنا عمل بنالیا ہے۔ قیاس کیجئے کہ ایک درود کی اجرت چار سو غزوے' ہر ایسا غزوہ جو چار سو حج کے ثواب کے ہم پلہ ہو۔ اکرم الاکرمین کے کرم کی حد ہو گئی ہے ایک درود پر خزانہ رحمت خداوندی نچھاور ہو رہا ہے۔ حساب لگائیے! درود شریف ایک لاکھ ساٹھ ہزار حج کے ثواب کا حامل ہوتا ہے جبھی تو صلوۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کو افضل الاعمال' افضل العبادۃ اور افضل

الذکر کہا گیا ہے۔ پھر درود شریف کا ورد کرنے والوں کی خاطر' میزبان جنت' خالق رحمت' احسن الخالقین نے ایسے خاص میوے تیار رکھے ہیں جو صرف عمل درود بجا لانے والوں کو بطور انعام حاصل ہوں گے۔

کیا یہ خاص ثنائے محمد ﷺ کی خصوصیت نہیں ہے؟ جہاں رب دو جہاں نے اپنے محبوب جہاں افروز ﷺ کو تمام انبیاء سے زیادہ خصائص عطا فرمائے' وہاں مداح رسول ﷺ اور قاری درود نبی ﷺ کے لیے بھی ایسی خاص مہمانداری کا انتظام پہلے سے فرما رکھا ہے' جسے دیکھ کر خدا کی خدائی عش عش کرنے لگے۔ باب مدینہ علم حضرت علی کرم اللہ وجہہ' کا ان حدیثوں کا بیان' خالق دوجہاں کے فضل بے حد کا اعلان اور کثرت درود پر' دل کو ابھارنے کا سامان ہے۔

عجب کیا اگر رحم فرمائے ہم پر
خدائے محمد ﷺ برائے محمد ﷺ
دم نزع جاری ہو میری زباں پر
محمد ﷺ محمد ﷺ خدائے محمد ﷺ
(امام احمد رضا بریلوی)

کتاب ''الملاذ و الاعتصام'' میں مندرج ہے کہ جب موسیٰ علیہ

السلام قبطیوں کی شدت و سختی سے تنگ آکر' بحکم خدا اپنی قوم بنی اسرائیل کو لیے' رات کو مصر سے نکل پڑے۔ صبح سویرے ایک بڑے دریا کے کنارے آپہنچے۔ عبور کرنے کا کوئی ذریعہ نہ تھا' یہودی' حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بے ادبی سے پیش آئے اور کہنے لگے اے موسیٰ! تم ہم سب کو مصر سے کیوں بھگا لائے؟ وہاں تو قبطیوں کی غلامی میں کم سے کم زندہ رہنے کی مہلت مل جاتی تھی' اب سامنے بحر عظیم ہے اور پیچھے سے فرعون کی فوجوں کی تلواریں آ رہی ہیں۔ تم نے تو ہمیں موت سے قریب کر دیا اے موسیٰ! اپنے خدا سے کہو کہ جلد پار ہونے کا سامان پیدا کردے' ورنہ مارے جانے سے پہلے تمہاری موت ہماری ہاتھوں سے ہو گی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دربار الٰہی میں ہاتھ پھیلا دیئے اور عرض گزار ہوئے کہ باری تعالیٰ اس مصیبت سے نجات دلا۔ فرمان الٰہی پہنچا کہ عصا' سطح دریا پر مارو' دریا راستہ نکال دے گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام خوش ہو کر دریا میں اترے اور زور سے عصا کو پانی کی سطح پر مارا' مگر دریا پر کچھ اثر نہ ہوا۔ موسیٰ علیہ السلام پر بنی اسرائیل سخت دباؤ ڈالنے لگے' پھر موسیٰ علیہ السلام نے بصد زاری' وہی پہلی درخواست پیش کی۔ جواب آیا کہ تم عصا سے کام لو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر کوشش کی مگر سب بے سود۔ کنارہ

بحر پر بیٹھے رونے لگے۔ بارگاہ رب العزت سے حضرت جبرئیل علیہ السلام آ پہنچے اور پریشانی کا سبب پوچھا' موسیٰ علیہ السلام نے تمام کیفیت بیان کردی۔ حضرت جبرئیل فرمانے لگے'۔ پیارے موسیٰ آپ نے صرف "ضرب عصا" کے جملہ کو سنا' لیکن عصا مارنے کا طریقہ بھی تو معلوم کرنا ضروری تھا۔ ہر کام دنیا میں وسیلہ اور سلیقہ سے بخوبی انجام پاتا ہے۔ پہلے آپ "ضرب عصا" کا طریقہ معلوم کر لیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے جبرئیل بتادیجئے کہ کون سا طریقہ ہے'

حضرت جبرئیل نے فرمایا کہ اے موسیٰ حکم خدا یوں ہے کہ پہلے رسول آخرالزماں ﷺ پر تین بار درود شریف پڑھو پھر ضرب کلیمی سے فائدہ اٹھاؤ' پھر تم ضرور کامیاب رہو گے! حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تین مرتبہ درود پڑھا اور عصا سے پانی کی سطح پر ضرب لگائی' ضرب کلیمی کو صلوات رسول مدنی ﷺ نے ایسی طاقت و کرامت بخشی کہ دریا نے درمیان سے دو ٹکرے ہو کر وسیع راستے بنا دیئے۔ پھر قوم بنی اسرائیل نے نجات پائی"۔

تیری رحمت سے صفی اللہ کا بیڑا پار تھا
تیرے صدقے سے نجی اللہ کا بجرا تر گیا

تیری مرضی پا گیا سورج پھرا الٹے قدم
تیری انگلی اٹھ گئی ماہ کا کلیجہ چر گیا

(امام احمد رضا بریلوی)

"جذب القلوب" میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن سعد بن مطرف رحمہ اللہ تعالیٰ کو سونے سے پہلے ہر رات' ایک معین عدد درود شریف پڑھنے کی عادت تھی۔ انہوں نے ایک رات سیدالمرسلین ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ اس کے گھر کے اندر تشریف لائے ہیں اور اپنے نور جمال سے گھر کو اجالا فرما دیا ہے۔ بعدہ رسول اکرم ﷺ فرمانے لگے کہ تمہارے منہ کو جو درودوں کی کثرت کرتا ہے' میرے سامنے لاؤ تاکہ میں بوسہ دوں۔ محمد بن سعد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے اپنا منہ پیش کرنے میں شرم محسوس ہوئی میں نے اپنے رخسار کو حضور رحمت ہر عالم ﷺ کے سامنے پیش کر دیا۔ انہوں نے میرے رخسار کا بوسہ لیا۔ جب میں بیدار ہوا پورے گھر کو مشک کی خوشبو' سے معطر پایا اور آٹھ دن تک خوشبو' میرے رخسار سے آتی رہی۔

انسان اگر انصاف و فراست سے کام لے تو اندازہ لگا سکتا ہے کہ

درود اور درود خواں سے نبی کریم ﷺ کو کس درجہ محبت و الفت ہے۔

شافع روز جزا تم پہ کروڑوں درود
تاج و فخر انبیاء تم پہ کروڑوں درود
(امام احمد رضا بریلوی)

شیخ احمد بن ابی بکر رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں شیخ مجد الدین فیروز آبادی سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت اقلنسی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک دن شبلی ابوبکر مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچے ابوبکر مجاہد ازروئے اکرام شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ کھڑے ہو گئے اور معانقہ فرمایا اور شبلی کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ اقلنسی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا "یا سیدی آپ یہ حرکت شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کرتے ہیں؟ حالانکہ آپ اور تمام بغداد کے لوگ اس کو دیوانہ کہتے ہیں! حضرت ابوبکر مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ یہ میں نہیں کر رہا ہوں بلکہ سرکار دو عالم ﷺ رات میرے خواب میں تشریف لائے میں اور شبلی آئے اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے باادب کھڑے ہو گئے شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ کے آتے ہی رسول اللہ ﷺ بذات خود کھڑے ہو گئے اور ان کو سینہ سے لگالیا' پھر ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ عطا فرمایا۔ میں نے عرض

کیا کہ "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" آپ شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ کو بوسہ دیتے ہیں؟ حضور سرکار دو عالم علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا ہاں! وہ ہمیشہ پہلے اس آیت کریمہ کی تلاوت کرتا ہے" "لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ" اس کے بعد مجھ پر درود بھیجتا ہے۔

تم ہو جواد و کریم' تم ہو روف رحیم
بھیک ہو داتا عطا' تم پہ کروڑوں درود

(امام احمد رضا بریلوی)

حضرت شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے کہ ایک شخص نے میرے ہمسایوں میں سے انتقال کیا میں نے اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ "اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیسا برتاؤ کیا ہے؟" کہنے لگا کہ "اے شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ کچھ نہ پوچھو کہ عظیم ہولناکیوں سے گزرا ہوں۔ منکر نکیر کے سوال کے وقت میرا پسینہ چھوٹ گیا۔ زبان بند ہو گئی۔ دل ہی دل میں کہا شاید میری موت دین اسلام پر نہیں ہوئی ہو گی ورنہ یہ حال کیوں ہے!" آواز آئی کہ یہ عذاب دنیا میں اپنی زبان کو بے کار رکھنے کی وجہ سے ہے۔ پھر جب عذاب کے

فرشتے مجھ پر حملہ آور ہوئے تو ایک حسین و جمیل عطر میں بسا نورانی شخص' میرے اور فرشتوں کے درمیان حائل ہو گیا' اور ایمان کے کلمے اور دلائل مجھے یاد دلائے۔ میں نے کہا "اے دوست! اللہ پاک تجھ پر رحمت برسائے' براہ کرم بتادیجئے کہ آپ کون ہیں؟ کہنے لگے میں ایک فرشتہ ہوں جس کو تمھاری کثرت درود سے پیدا کیا گیا ہے اور اللہ جل شانہ نے حکم دے رکھا ہے کہ ہر شدت و مصیبت میں تمھاری مدد کروں۔ اس حکایت کو کتاب "مصباح الظام" میں بر سبیل اجمال بیان کیا ہے۔

آس ہے کوئی نہ پاس' ایک تمھاری ہی آس
بس ہے یہی آسرا' تم پہ کروڑوں درود
(امام احمد رضا بریلوی)

کعبہ میں تین سو ساٹھ بت کی غلط خدائی تھی' اس کعبے کو بتوں کی نجاست سے پاک فرما کر قبلہ نماز بنانے والے محمد رسول اللہ ﷺ تھے۔ کعبہ کی بزرگی بھی محمد رسول اللہ ﷺ کے دم قدم سے تھی' تو اے نماز زیادہ کرنے والو! نماز کو افضل العبادات یقین کرنے والو! نماز سکھانے والو' نماز کی جگہ پیدا کرنے والو محمد عربی ﷺ پر صلوت بھیجو۔ تمہیں جس کے وسیلے سے صلوۃ ملی

ہے ان پر صلوات بھیج کر، حکم خداوندی "هل جزاء الاحسان الا الاحسان" بجالاؤ۔

اے مسجد سے تعلق رکھنے والو، مینار و مسجد کی خوبصورتی اور بلندی پر فخرکرنے والو، محراب و منبر کو عزت کی نظر سے دیکھنے والو، سجدے کو افضل الاعمال و قرب خداوندی کا اعلی زینہ تصور کرنے والو، یہ تمام کے تمام میراث محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ ہی تو ہے۔

تمہیں خدا ملا تو محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ کے وسیلے سے، مسجد ملی، مینار و محراب اور منبر نصیب ہوا، تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی برکت سے، صلوۃ و صوم، صدقہ و زکوۃ، حج و طواف، زمزم و قربانی، عید و جمعہ لیلہ البرا ۃ و لیلہ القدر، اذان و عقیقہ، کفن دفن اور صلوۃ جنازہ، کعبہ، مدینہ اور بیت المقدس نصیب ہوا تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کے صدقے میں، جنت کی خوشخبری، جہنم کے عذاب، حوروں کا مژدہ، غلمانوں کی خدمت، پل صراط و میزان، مالک جہنم اور رضوان جنت و تسنیم و کوثر سے باخبر کرنیوالا ذات محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ کے سوا کون تھا؟

تمہیں ایمان بخشنے والا، زہد و عبادت کی چاشنی چکھانے والا، تمہیں غازی اور شہید کا لقب عطا کرنے والا، معراج کی رات تمہاری نجات کے لئے بارگاہ الہی میں گڑگڑانے والا، حیات و زندگی

میں قدم رکھتے ہی "امتی امتی" کی صدا بلند کرنے والا' پھر دنیا سے سفر آخرت کرتے وقت امت کو نہ بھولنے والا' باعث موجودات و فخر کائنات محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی تو ہیں۔

اے مسلمانو! تمھیں کھانے کا پینے کا' اٹھنے کا بیٹھنے کا۔ سونے کا جاگنے کا' چلنے کا پھرنے کا' ہنسنے کا' رونے کا۔ سننے کا بولنے کا' دوستوں سے ملنے کا' غموں میں صبر کا اور مسرتوں میں ضبط و شکر کا' یگانہ و بیگانہ سے برتاؤ کا' اہل و عیال سے بہتر سلوک کا' غلاموں اور ماتحتوں سے ہمدردی و محبت کا' ماں باپ اور بزرگوں کی عزت و فرمانبرداری کا' پڑوسیوں سے ملنساری کا' ایثار و قربانی کا' بیوی سے برتاؤ کا' نجاست و حدث سے پاکی حاصل کرنے کا' حتی کہ خدا کی خدائی تم پر فدا ہونے کا طریقہ اور سلیقہ بتانے اور سکھانے والے رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی تمھارے معلم اول و مربی معظم ہیں۔

اتنے سارے احسان کرنے والے پر' احسان شناسی کے طور پر' صرف ذرا سی ہونٹوں کی جنبش صلوات ادا کرنے میں' اگر تمھیں بار گزرے تو کس بل بوتے پر' امتیان محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فہرست میں اپنا نام آنے کی امید کرتے ہو؟

حضرت علامہ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی تصنیف "کتاب الزواجر عن اقتراف الکبائر" میں لکھتے ہیں کہ کبیرہ گناہوں کا شمار'

ساتھ ہے اور ان تمام کبائر کے درمیان سب سے اشد ترین کبیرہ باعث کائنات حضرت محمد النبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر درود شریف نہ پڑھنا ہے۔ کیونکہ اس ناشائستگی پر حضور رحمت ہر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک سے وعید شدید کی مختلف ڈراونی خبریں حدیثوں میں بھری پڑی ہیں۔

سائلو! دامن سخی کا تھام لو
کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائے گا
مفلسو! ان کی گلی میں جا پڑو
باغ خلد اکرام ہو ہی جائے گی

(امام احمد رضا بریلوی)

امام سہل بن محمد بن سلیمان فرماتے ہیں کہ یہ شرف جو ذات باری تعالیٰ نے اپنے قول "ان اللہ و ملئکتہ یصلون علی النبی الایتہ" کی بدولت حضرت محمد یتیم عبدالمطلب نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا یہ اس بزرگی سے بیشمار درجہ کامل و مکمل شرف ہے جو رب العزت نے فرشتوں کے سجدے سے آدم علیہ السلام کو بخشا تھا کیونکہ آدم علیہ السلام کو ملائکہ کے سجدے سے مشرف کرنے میں ذات الٰہی شریک نہ تھی لیکن اپنے محبوب سرور

دو جہاں ﷺ کو شرف عطا کرنے میں صلاۃ ملائکہ کے ساتھ مالک یوم الدین بذات خود شریک ہے۔

تو جس عطائے شرف میں' خود خدا مع ملائکہ شریک ہو' وہ اس بخشش بزرگی سے جس میں صرف ملائکہ شرکت کریں اور ذات الٰہی شریک نہ ہوں' بدرجہا افضل و اشرف ہو گا۔

مسلمان ذہن نشین کرلیں کہ انعامی بزرگی' آدم علیہ السلام کو عطا کرنے کی مجلس میں رب العزت شریک نہ تھا مگر رحمتہ للعالمین ﷺ کو تمغہ شرف عطا کرنے کے جلسہ میں' خالق دو جہان نے بذات خود شرکت فرمائی۔

''منازل الانوار'' میں درج ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت سید الابرار ﷺ کو یہ خبر دی کہ اللہ جل شانہ' نے خاص آپ کے لیے ایک ایسا قبہ تیار کر رکھا ہے جس کی چوڑائی تین سو برس کی مدت سفر کا فاصلہ رکھتی ہے جس کو شرف و کرامت کی ہواؤں سے معمور کر رکھا ہے اس قبہ میں کسی کا داخلہ نہیں ہو سکتا' ہاں! مگر وہ داخل ہو پائیں گے جنہوں نے آپ پر صلوات کی کثرت فرمائی ہو گی۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ' سے مروی ہے کہ درود شریف گناہوں کو اس طرح ملیامیٹ کر دیتا ہے جس طرح سرد پانی آگ کو

فنا کر دیتا ہے اور رسول خدا ﷺ پر سلام' غلاموں کو آزاد کرنے سے افضل و برتر ہے۔

بیٹھتے اٹھتے' بحق مصطفیٰ
التجا و استعانت کیجئے
آپ ہی کے واسطے سے مانگیے
مفلسو! سامان دولت کیجئے

(امام احمد رضا بریلوی)

احیاء علوم الدین میں حضرت امام محمد بن محمد الغزالی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ فرمان محبوب رحمن ﷺ ہے کہ مسلمانوں کی ایسی کوئی مجلس یا بیٹھک جس میں خدا کا ذکر اور محبوب خدا ﷺ پر درود صلوٰت نہ ہوں۔ بروز قیامت وہ محفل اور جلسہ یا بیٹھک' ان لوگوں کے لیے ایک بڑی حسرت و محرومی کا سبب ثابت ہو گی۔

محبوب معبود ودود حضرت محمد ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے جبرائیل علیہ السلام معراج کی رات ایک مقام تک لیجا کر رک گئے تو میں نے پوچھا کیا دوست دوست سے ایسے مقام میں آکر رک جاتا ہے؟ تو جبرئیل علیہ السلام نے بصد آہ وزاری اپنی مجبوری کا اظہار کیا اور عرض کیا کہ اے سرور دو عالم ﷺ میں اور آگے بڑھنے

سے عاجز ہوں۔ اگر اس حد سے بال برابر تجاوز کروں گا تو تجلیات جل جلالہ کے انوار مجھے جلا کر راکھ بنا دیں گے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے بڑھیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سرفرازی کا مقام بہت اعلیٰ و بالا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلا خوف و خطر بڑھتے جائیے۔

پوچھتے کیا ہو عرش پر یوں گئے مصطفیٰ کہ یوں
کیف کے پر جہاں جلیں کوئی بتائے کیا کہ یوں
میں نے کہا کہ جلوہ اصل میں کس طرح گمیں
صبح نے نور مہر میں مٹ کر دکھا دیا کہ یوں

(امام احمد رضا بریلوی)

اے اہل ایمان و ایقان! غور کا مقام ہے' جہاں و جس جگہ' پر بال جبرائیل کی طاقت پرواز جواب دے جاتی ہے' وہاں اور اس جگہ ہمارے شافع محشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی' طاقت پرواز شباب پر ہوتی ہے۔ یا یوں سمجھو کہ جہاں پر جبرائیل علیہ السلام کی قوت پرواز ختم ہو جاتی ہے اس مقام پر کامیابی ہمارے نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفعت اولوالعزمی اور تیز گامی کے جلوے دکھاتی ہے۔ بعدہ حبیب رب العالمین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب جبرئیل علیہ السلام کو میں نے اپنی ہمراہی سے معذور پایا تو ان سے دریافت

کیاکہ "اے جبرئیل تمھاری کوئی حاجت بارگاہ ایزدی میں پیش کرنی ہے؟" جبرئیل علیہ السلام بولے کہ "ہاں یارسول اللہ ﷺ! آپ میرے لیے اللہ پاک سے یہ سوال کیجئے کہ مجھے بروز محشر' پل صراط پر اپنے پروں کو بچھانے کی اجازت دی جائے۔ تاکہ آپ کے اُمتیوں کا گزر باآسانی ہو سکے اور میں آپ ﷺ کے دل کو خوش کرنے کی ایک ناقص خدمت انجام دے سکوں"۔ حضرت شافع جن و بشر ﷺ نے فرمایا کہ "اللہ پاک تمہارے اس خیر خواہی کے خیال و مقصد میں برکت عطا فرمائے"۔

"اے صاحب نظر مومنو! اس سمجھ سے باز رہنے کی کوشش کرو کہ صرف اُمتیوں کو اپنی خطائیں معاف کرانے کے لیے سرکار کون و مکان' نبی آخرالزماں ﷺ کی وکالت' عدالت الٰہی میں ضروری ہے۔ نہیں نہیں بلکہ اشرف الملائکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بھی اپنی حاجت روائی کے واسطے آمنہ کے لال کی وکالت لازمی ہے"۔

اس کے بعد محمد ﷺ فرماتے ہیں کہ پھر مجھے تجلیات الٰہی کے اعلیٰ پردوں سے جھٹکے پر جھٹکے دے کر ستر ہزار حجابات طے کرائے گئے آخری حجاب اقدس سے ایک آواز آئی جو ابوبکرؓ کی آواز سے ہو بہو ملتی جلتی تھی "قِفْ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ رَبَّکَ

یُصَلِّیۡ" اے سرور پیغمبراں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ذرا ٹھہر جائیے آپ کا رب اکبر صلاۃ میں مصروف ہے۔ میرے دل میں ایک قسم کی وحشت و گھبراہٹ کے ساتھ بڑی حیرت جاگزیں ہو گئی' پہلے اس بات پر متعجب ہوا تھا کہ یہ ابوبکرؓ کی آواز یہاں کیسی ہے؟ کیا وہ مجھ سے پہلے یہاں پہنچ گئے؟ دوسری بات سے اس لیے حیرت زدگی کا شکار ہو گیا ہوں کہ میرے رب کو صلوۃ کی کیا حاجت ہے؟ کیونکہ میں نے لفظ "صلاۃ" کو صرف نماز سے تعبیر کیا تھا۔

بعدہ' اللہ پاک کی ندا آئی کہ "اے میرے محبوب محمد بن عبداللہ میری نزدیکی میں آجا" پس مجھے معلوم ہوا کہ اب میرا رب مجھے پکار رہا ہے۔ پھر مجھکو اس قدر قریب کر لیا کہ قربت کا درجہ اعلیٰ ہاتھ آگیا۔ جس کی طرف اللہ جل شانہ نے اپنے کلام بے مثال میں ""ثم دنا فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی" سے اشارہ فرمایا ہے۔

اقربیت کی لامکانی میں راز و نیاز کی باتیں ہو چکنے کے بعد' مجھے اس مقام مبارک سے واپس لوٹ آنا ناگوار گزرا۔ عالم الغیب و الشہادۃ کو میرے دل کی صدا معلوم تھی' فرمانے لگے کہ میں جانتا ہوں کہ تمھیں یہاں سے واپس ہونا مرغوب نہیں ہے' مگر اے محبوب' اے میرے نورا! میں نے تم کو اپنی رضا و خوشی سے اپنے

بندوں کی طرف خاتم النبین و رحمتہ للعالمین ﷺ بنا کر ہدایت کا کام انجام دینے کے لیے بھیجا ہے اگر اس مقام پر ٹھہرے رہ جاؤ گے تو تبلیغ رسالت میں نقص آئے گا لہٰذا زمین کی طرف لوٹ جاؤ اور رسالت کی ذمہ داریوں کو پورا کرو' میرا تم سے وعدہ ہے کہ تم جب بھی نماز کے لیے کھڑے ہو جاؤ گے مجھے اپنے روبرو پاؤ گے اور یہ نظارہ معراج تمھارے سامنے ہو گا۔ یہ رہا میرا وعدہ اب تم خوشی خوشی اپنی ذمہ داریوں کی انجام دہی کے لیے لوٹ جاؤ۔ اسی لیے رسول اقدس ﷺ نے فرمایا ہے "قرة عینی فی الصلوة" کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

علامہ اقبال رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

اذاں ازل سے تیرے عشق کا ترانہ بنی
نماز اس کے نظارہ کا اک بہانہ بنی
ادائے دید سراپا نیاز تھی تیری
کسی کو دیکھتے رہنا نماز تھی تیری

پھر مجھے اللہ تعالیٰ نے الہام فرمایا کہ جو کچھ گزارش کرنی ہے کرو۔ میری طرف سے اجازت کاملہ ہے۔ تو میں نے عرض کیا اے پروردگار عالم! آپ تک پہنچنے سے پہلے مجھے ایک طرح کی وحشت و گھبراہٹ محسوس ہوئی تو میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آواز میں ایک اعلانی

جملہ سنا' مجھے تعجب ہوا کہ کیا ابوبکرؓ بارگاہ بے مثالی میں' مجھ سے پہلے پہنچ گئے؟ دوسری بات یہ ہے کہ اس آواز نے اطلاع دی "کہ تیرا رب صلوٰۃ میں مشغول ہے۔ ذرا ٹھہر جا تو میرے دل میں یہ بات آئی کہ میرا رب تو صلاۃ سے بے نیاز ہے پھر صلوٰۃ میں مصروف ہونا کیا معنی رکھتا ہے""؟

اللہ جل شانہ' و عم نوالہ' نے مجھے بتایا کہ میری صلوٰۃ تمہاری سمجھکیطرح نماز نہیں ہے۔ میں اللہ ہوں اور ہر شے سے بے نیاز ہوں' مگر میری مشغولیت کا باعث یہ تھا کہ میں تم پر اور تمہارے امتیوں پر اس لقاء مبارک کے موقع پر' رحمتوں کی برسات برسا رہا تھا۔ اور تیرے دوست ابوبکرؓ کا معاملہ یہ ہے کہ جب میں نے موسیٰ علیہ السلام کو بطور معجزہ عصاء عطا فرمایا' مگر وہ اس عصا کی حقیقی کیفیت سے بے خبر تھے۔ ان کو فرعون کے پاس ہدایت بھیجنے سے پہلے عصا کی حقیقت سے باخبر کرنا مناسب تھا تاکہ جب وہ عصا ایک عظیم سانپ کی صورت اختیار کر کے ساحروں کی چالوں کو تہہ و بالا کرنے لگے تو موسیٰ ناتجربہ کاری کی بنا پر گھبرا نہ جائیں۔ لہٰذا اس عصا کی تبدیلی حالت کا جائزہ لینے کے لیے امتحاناً میں نے موسیٰ سے کہا "وما تلک بیمینک یا موسیٰ" اے موسیٰ یہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا چیز ہے؟ تو موسیٰ علیہ اسلام نے جواب دیا "قال

ھی عصای" کہ یہ میرا عصا ہے!" میں نے کہا "قال القھا" اے موسیٰ عصا کو زمین پر پھینک دے موسیٰ علیہ السلام نے میرے حکم کو بجالاتے ہوئے عصا کو زمین پر پھینک دیا اور عصاء زمین پر پھینکتے ہی اس نے ایک عظیم خطرناک سانپ کی صورت اختیار کر لی "فاذا ھی حیّۃٌ تسعی" اور موسیٰ خوف سے گھبرا گئے تو میں نے پھر حکم دیا "قال خُذھا ولاتخف سنعیدھا سیرتھا الاولی" ذرو مت' اس کو پکڑ لو' وہ پہلی صورت میں آجائیگا! جب موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پوری ہو گئی اور عصا کی تبدیلی کی حالت سے گھبرا جانا موقوف ہو گیا۔

اسی طرح اے محبوب! تم بھی جب ملاء اعلیٰ کا سفر کرتے ہوئے آخری حجاب پر پہنچے' تو مجھے معلوم تھا تم پر بھی وحشت و گھبراہٹ طاری ہو گی چونکہ وحشت و خوف کی حالت میں' ملاقات سے' وصل اور ملن کی لذت جاتی رہتی ہے اس لیے ہزاروں سال پہلے سے میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فطرت پر ایک فرشتہ پیدا کر کے' صدائے دوست سنانے کیلئے اس کو اس جگہ مقرر کر دیا جہاں پر آپ کو وحشت آنی تھی' جب اس فرشتہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لہجے میں صدا دی تو اپنے دوست کی آواز سن کر تمہاری وحشت کافور ہو گی وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نہ تھا بلکہ ایک خاص فرشتہ تھا جس کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آواز

بخشی گئی تاکہ تمہاری اور ہماری ملاقات وحشت میں نہ ہو' پیار و محبت اور یگانگی و اشتیاق میں ہو۔

اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! تم تو جانے لگے' جبرئیل علیہ السلام نے آتے وقت جو درخواست کی تھی' وہ کیوں پیش نہیں کرتے؟ تو میں نے عرض کیا کہ "الٰہی تو عالم الغیب و الشہادۃ ہے' تو سب جانتا ہے' میرے بیان کی کیا ضرورت؟ تو جل جلالہ عم نوالہ' نے فرمایا کہ نہیں نہیں' تمہارے بیان کی از حد ضرورت ہے' درخواست جبرئیل کی قبولیت تمہارے سوال و سفارش پر موقوف ہے۔ میں نے عرض کیا کہ "اس کی بڑی خواہش ہے کہ اگر آپ اجازت دیں تو وہ میری گنہگار امت کو صراط یوم القیامتہ کے عبور کرنے میں سہولت و آسانی کے لیے اپنے پروں کو پل صراط پر بچھا دے۔" تو مالک ارض و سماء نے فرمایا کہ " تمہاری عرضی نے جبرئیل علیہ السلام کے حق میں تو قبولیت حاصل کرلی' لیکن تمہاری امت کی صرف ایک جماعت کو جبرئیل علیہ السلام کے پروں پر سوار ہو کر صراط یوم القیامتہ عبور کرنے کی اجازت ملے گی" تو حیرت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ! وہ اجازت کونسی جماعت کے لیے ہو گی؟ خدائے لم یزل نے فرمایا کہ صرف

اس جماعت کو اجازت نصیب ہو گی جو تم پر صلاۃ و سلام کی کثرت کیا کرے گی۔

آج کل ایک ملک سے دوسرے ملک سفر کرنے کے لیے جواز یعنی پاسپورٹ اور ویزا کی ضرورت ہوتی ہے' تو احاطہ جہنم سے' سرحد جنت تک آسانی سے پہنچنے کے لیے بھی جواز یعنی پاسپورٹ اور ویزا کی ضرور حاجت ہو گی' تو یاد رکھیے! "بال جبرئیل علیہ السلام پر سوار ہونے کے واسطے قیامت کے اڈے میں' رسول اقدس ﷺ کی صلوٰۃ و سلام پاسپورٹ اور ویزا کا کام دیں گے۔ ورنہ صراط یوم القیامت پر لڑکھڑاتے ہوئے گر پڑو گے اور کٹ کٹ کر آتش جہنم کی غذا بن جاؤ گے۔ اگر جبرئیل علیہ السلام جیسے فرشتہ کی درخواست کی قبولیت سرور کونین و مالک تسنیم و کوثر ﷺ کی وکالت اور سفارش پر موقوف ہو تو سمجھ سکتے ہو کہ سوال و شفاعت رسول ﷺ کا درجہ و مرتبہ کس قدر عظیم ہے۔

لہٰذا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حدیث رسول ﷺ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ سرور دو جہاں ﷺ نے فرمایا کہ ہر دعا کے لیے زمین و آسمان کے درمیان ایک حجاب پڑا رہتا ہے' جب تک دعا کرنے والا بھیک مانگنے والا' اپنی زبان سے ورد درود نہیں کرتا۔ وہ حجاب دعاؤں کو روک رکھتا ہے لیکن جب درود

شریف پڑھ لیتا ہے۔ وہ حجاب اٹھ جاتا ہے اور دعائیں مقام قبولیت میں داخل ہونے کی اجازت پاتی ہیں اگر درود شریف زبان پر نہ لایا جائے تو وہ آواز بازگشت کی مانند دعاگو کی طرف لوٹ پڑتی ہے۔

جبھی تو آمنہ کے لال محبوب رب ذوالجلال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "اے میرے امتیو! جب بھی تم رب تعالیٰ سے کوئی درخواست کرنا چاہو تو تمھاری التجاؤں کے آگے پیچھے' مجھ پر درود شریف بھیجا کرو تاکہ اپنی درخواستیں ضائع نہ جائیں"۔

ایک دن آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسلامی لشکر کے ساتھ جہاد کے لئے تشریف لے جارہے تھے' راستے میں ایک جگہ پڑاؤ کیا اور حکم دیا کہ یہیں پر جو کچھ کھانا ہے کھالو!

جب کھانا کھانے لگے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! روٹی کے ساتھ (نان خورش) سالن نہیں ہے"۔ پھر صحابہ کرام نے دیکھا کہ ایک شہد کی مکھی ہے اور بڑے زور زور سے بھنبھناتی ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ مکھی کیوں شور مچاتی ہے؟ فرمایا یہ کہہ رہی ہے کہ مکھیاں بے قرار ہیں' اس وجہ سے کہ صحابہ کرام عنہم کے پاس سالن نہیں ہے حالانکہ یہاں قریب ہی غار میں ہم نے شہد کا چھتہ لگایا ہوا ہے۔ وہ کون لائے کیونکہ ہم تو اسے لا نہیں سکتیں"۔

پھر فرمایا۔ "پیارے علی رضی اللہ عنہ! اس مکھی کے پیچھے پیچھے جاؤ اور شہد لے آؤ"۔ چنانچہ حضرت حیدر کرار رضی اللہ عنہ ایک چوبی پیالہ پکڑ کر اس کے پیچھے ہو لئے۔ وہ مکھی آگے آگے اس غار میں پہنچ گئی اور آپ نے وہاں جا کر شہد صاف مصفا نچوڑ لیا اور دربار رسالت میں حاضر ہو گئے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ شہد تقسیم فرما دیا۔ جب صحابہ کرام کھانا کھانے لگے تو مکھی پھر آ گئی اور بھنبھنانا شروع کر دیا۔

صحابہ کرام عنہم نے عرض کیا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مکھی پھر اسی طرح شور کر رہی ہے"۔ تو فرمایا میں نے اس سے ایک سوال کیا ہے اور یہ اس کا جواب دے رہی ہے۔ میں نے اس سے پوچھا ہے کہ تمہاری خوراک کیا ہے۔ مکھی کہتی ہے کہ پہاڑوں اور بیابانوں میں جو پھول ہوتے ہیں وہ ہماری خوراک ہے۔

میں نے پوچھا "پھول تو کڑوے بھی ہوتے ہیں، پھیکے بھی، بدمزہ بھی ہوتے ہیں تو تیرے منہ میں جا کر نہایت شیریں اور صاف شہد کیسے بن جاتا ہے" تو مکھی نے جواب دیا۔ "یا رسول اللہ! ہمارا ایک امیر اور سردار ہے اور ہم اس کے تابع ہیں۔ جب ہم پھولوں کا رس چوستی ہیں تو ہمارا امیر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مقدسہ پر درود پاک پڑھنا شروع کر دیتا ہے اور ہم بھی اس کے ساتھ مل کر درود

پاک پڑھتی ہیں تو وہ بدمزہ اور کڑوے پھولوں کا رس درود پاک کی برکت سے میٹھا ہو جاتا ہے اور اسی کی برکت و رحمت کی وجہ سے وہ شہد شفاء بن جاتا ہے"

گفت چوں خوانیم بر احمد درود
میشود شیریں و تلخی را ربود

(نتیجہ) اگر درود پاک کی برکت سے کڑوے اور بدمزہ پھولوں کا رس نہایت میٹھا شہد بن سکتا ہے' تلخی' شیرینی میں بدل سکتی ہے تو درود پاک کی برکت سے گناہ بھی نیکیوں میں تبدیل ہو سکتے ہیں۔
(مقاصد السالکین ص ۵۳)

جس سے کھاری کوئیں شیرہ جاں بنے
اس زلال حلاوت پہ لاکھوں سلام
میٹھی میٹھی عبارت پہ شریں درود
اچھی اچھی اشارت پر لاکھوں سلام
(امام احمد رضا بریلوی)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اِنعاماتِ دُرودِ شریف

سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک دن دربار نبوت میں حاضر ہوا تو میں نے اپنے آقا رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اتنا خوش اور ہشاش بشاش دیکھا کہ میں نے ایسا کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے سبب دریافت کیا تو فرمایا میں کیوں نہ خوش اور ہشاش بشاش ہوں کہ ابھی ابھی میرے پاس سے جبرائیل علیہ السلام یہ پیغام دے کر گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے محبوب! کیا آپ اس بات پر راضی نہیں کہ آپ کا کوئی امتی آپ پر ایک بار درود پاک پڑھے تو میں اور میرے فرشتے اس پر دس رحمتیں بھیجیں اور میں اس کے دس گناہ مٹادوں اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دوں اور جو ایک مرتبہ سلام پڑھے تو میں اس پر دس بار سلام بھیجوں' لہٰذا آپ اپنی امت کو اس بات کی خوشخبری سنادیجئے اور ساتھ یہ بھی فرمادیجئے کہ اے امت! اب تمہاری مرضی تم درود پاک کم پڑھو یا زیادہ۔ (القول البدیع۔ ص ۱۱۱)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے دربار نبوت میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں آپ پر کثرت سے درود پاک پڑھتا ہوں (یا کثرت سے پڑھنا چاہتا ہوں) تو کتنا پڑھوں؟ فرمایا تو جتنا

چاہے پڑھ- میں نے عرض کی (باقی اوراد و وظائف میں سے) چوتھا حصہ درود پاک پڑھ لیا کروں تو فرمایا جتنا تو چاہے پڑھ اور اگر اس سے بھی زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہے- میں نے عرض کیا میرے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم! دو تہائی درود پاک پڑھ لیا کروں؟ فرمایا تیری مرضی اور اگر تو اس سے بھی زیادہ پڑھے تو تیرے لیے بہتر ہو گا- عرض کی پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم! تو میں سارا ہی درود پاک نہ پڑھ لیا کروں؟ تو رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اگر تو ایسا کرے تو تیرے سارے کام سنور جائیں گے اور تیرے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے- (رواہ الترمذی- مشکوۃ شریف- ص ۸۶- الزواجر- ص ۱۱۷)

رسول اکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ والہ وسلم جلوہ افروز تھے کہ ایک نمازی آیا اس نے نماز سے فارغ ہوتے ہی دعا مانگنا شروع کی- یا اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما- یہ سن کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اے نمازی! تو نے جلد بازی کی ہے- جب تو نماز پڑھا کرے تو بیٹھ کر پہلے اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرے جو اس کی شان کے لائق ہے اور مجھ پر درود پاک پڑھ کر دعا مانگ- پھر ایک اور نمازی آیا اور اس نے نماز پڑھ کر اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور پھر درود پاک پڑھا تو سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے

فرمایا: اے نمازی! تو دعا کر تیری دعا قبول ہو گی۔ (رواہ الترمذی و ابو داوٗد و نسائی و مشکوٰۃ ص ۸۶)

اس حدیث پاک کی شرح میں حضرت مولانا علی قاری علیہ رحمتہ الباری نے نقل فرمایا کہ پہلے نمازی نے بغیر وسیلہ کے دربار الٰہی میں سوال کر دیا تھا' حالانکہ سائل کا حق ہے کہ وہ اپنی حاجت دربار خداوندی میں پیش کرنے سے پہلے وسیلہ پیش کرے۔ (مرقاۃ ص ۳۴۴' ج ۱)

بے ان کے واسطے کے خدا کچھ عطا کرے
حاشا غلط غلط یہ ہوس بے بصر کی ہے
ان پر درود جن کو کسے بے کساں کہیں
ان پر سلام جن کو خبر بے خبر کی ہے
(امام احمد رضا بریلوی)

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب "شرح الصدور" میں یہ واقعہ نقل فرماتے ہیں:

تاریخ ابن نجار میں ابو القاسم بن ہبیرۃ اللہ بن سلام مفسر سے مروی ہے کہ ہمارے ایک استاد تھے جن کے ایک ساتھی کا انتقال ہو گیا تو شیخ نے ان کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ خدا نے تمہارے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت کر دی۔ شیخ نے

پوچھا کہ منکر نکیر کے ساتھ کیسی گزری؟ تو انہوں نے کہا کہ اے شیخ جب انہوں نے مجھ کو بٹھایا اور سوالات کئے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے الہام فرمایا کہ میں ان سے کہہ دوں کہ ابوبکر و عمرؓ کے وسیلہ جلیلہ سے تم مجھ کو چھوڑ دو' تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ اس نے بہت ہی بزرگ شخصیتوں کا وسیلہ پیش کیا ہے اس لئے اس کو چھوڑ دو۔ چنانچہ انہوں نے مجھ کو چھوڑ دیا اور چلے گئے۔

اب اگر نبی رحمت شفیع امت ﷺ کے دو غلاموں کے وسیلے سے منکر نکیر کے سوالات کے جوابات دینے میں آسانی ہو سکتی ہے تو آقائے دو جہاں سید المرسلین خاتم النبیین ﷺ کے وسیلے اور واسطے کی کیا بات ہے۔ سبحان اللہ! بے شک ان کے وسیلے اور واسطے سے دین و دنیا کی تمام پریشانیوں اور تکلیفوں سے نجات مل سکتی ہے۔ سوالات کے جوابات دیتے بغیر بخشش ہو گئی۔

فریاد امتی جو کرے حال زار میں
ممکن نہیں کہ خیر البشر کو خبر نہ ہو
کانٹا میرے جگر سے غم روزگار کا
یوں کھینچ لیجئے کہ جگر کو خبر نہ ہو

(امام احمد رضا بریلوی)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' میں نے نماز پڑھی' حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ و عمر فاروق رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے۔ جب میں نماز پڑھ کر بیٹھا اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد و ثناء کی۔ پھر میں نے نبی اکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھ کر دعا کی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو مانگ تجھے عطا کیا جائے' تو مانگ تجھے عطا کیا جائے۔ (رواہ الترمذی (مشکوۃ شریف ص ۸۷)

کسی صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ فرمائیں کہ اگر آپ کی ذات بابرکات پر درود پاک ہی وظیفہ بنالوں تو کیسا رہے گا؟ نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا اگر تو ایسا کرے' تو اللہ تبارک وتعالیٰ دنیا و آخرت کے تیرے سارے معاملات کے لیے کافی ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک بار درود پاک پڑھے' اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ستر رحمتیں بھیجتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جو آپ کا امتی آپ پر ایک بار درود پاک پڑھے' اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس امتی کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے دس

گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے دس درجے بلند کرتا ہے اور اس درود پاک کی مثل اس پر رحمت بھیجتا ہے۔ (جامع صغیر ص ۷ ص ا)

رسول اکرم نور مجسم شفیع معظم رحمت عالم ﷺ نے فرمایا مجھ پر درود پاک پڑھو' کیونکہ مجھ پر درود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے اور تمہارے باطن کی طہارت ہے اور جو مجھ پر ایک بار بھی درود پاک پڑھے' اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ و بارک وسلم

مجھ پر درود پاک کی کثرت کیا کرو' اس لیے کہ تمہارا درود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے اور میرے لیے اللہ تعالیٰ سے درجہ اور وسیلہ کی دعا کرو' کیونکہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں میرا وسیلہ تمہارے لیے شفاعت ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَ اَزْوَاجِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّم

جن کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا

اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام

(امام احمد رضا بریلوی)

رسول اکرم شفیع اعظم ﷺ نے فرمایا تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود پاک پڑھ کر مزین کرو' کیونکہ تمہارا مجھ پر درود پاک پڑھنا

قیامت کے دن تمہارے لئے نور ہو گا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا (جامع صغیر ص ۲۸ ج دوم)

نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ پر درود پاک پڑھنے والے کو پل صراط پر عظیم الشان نور عطا ہو گا۔ اور جس کو پل صراط پر نور عطا ہو گا' وہ اہل دوزخ سے نہ ہو گا۔ (دلائل الخیرات۔ ص ۹۔ مطبع کانپور)

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ وَ رَحْمَۃٍ لِّلْعَالَمِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

تشریح:۔ یہ وہی نور ہو گا جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ذکر فرمایا ہے: یَوْمَ تَرَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ یَسْعٰی نُوْرُھُمْ بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَبِاَیْمَانِھِمْ بُشْرٰکُمُ الْیَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ

جس دن دیکھے گا تو ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو ان کا نور ان کے آگے ان کے دائیں دوڑتا ہو گا اور فرمایا جائے گا تمہارے لئے آج جنتوں کی خوشخبری ہے جن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں' وہ ان بہشتوں میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

اے لوگو! بے شک تم سے قیامت کے دن قیامت کے ہولوں اور اس کی دشوار گزار کھائیوں سے جلد از جلد نجات پانے والا وہ شخص ہو گا' جس نے دنیا میں مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھا ہو گا۔
(القول البدیع ص ۱۲۱)

قیامت کے دن میرے حوض کوثر پر کچھ گروہ وارد ہوں گے جن کو میں انہیں دنیا میں درود پاک کی کثرت سے پہچانتا ہوں گا۔
(کشف الغمہ ص ۲۷۱ شفا شریف ص ۷۶' ج ۲' القول البدیع ص ۱۲۳)

جس نے مجھ پر دن بھر میں ہزار بار درود پاک پڑھا' وہ مرے گا نہیں' جب تک کہ وہ جنت میں اپنی آرام گاہ (جائے رہائش) نہ دیکھ لے گا۔ (القول البدیع ص ۱۲۶' جلاء الافہام ص ۲۷' الترغیب والترہیب ص ۵۰۱' کشف الغمہ ص ۲۷۱)

جس نے مجھ پر دس بار درود پاک پڑھا' اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر ہزار رحمتیں نازل فرماتا ہے' اور جو محبت و شوق سے اس سے بھی زیادہ پڑھے' میں قیامت کے دن اس کا شفیع اور گواہ بنوں گا۔
(القول البدیع ص ۱۰۳)

یہ وہی ہیں کہ بخش دیتے ہیں
کون ان جرموں پہ سزا نہ کرے

(امام احمد رضا بریلوی)

جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا' اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس بار درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار درود پاک پڑھے' اللہ تعالیٰ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نفاق اور دوزخ کی آگ سے بری ہے اور اس کو قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی حَبِیْبِکَ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلِّمْ

نبی اکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر کھلی فضا کی طرف تشریف لے گئے اور کوئی پیچھے جانے والا نہیں تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیکھ کر گھبرائے اور لوٹا لے کر پیچھے ہو لئے' تو دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بالا خانے میں سربسجود ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹ کر بیٹھ گئے اور جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر مبارک اٹھایا تو فرمایا اے عمر! تو نے بہت اچھا کیا جبکہ تو مجھے سربسجود دیکھ کر پیچھے ہٹ گیا۔ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام یہ پیغام لے کر آئے تھے کہ اے اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جو کوئی آپ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک بار درود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجے گا اور اس کے درجے بلند کرے گا۔ اس حدیث پاک کو امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے ادب مفرد میں نقل کیا ہے۔ (القول البدیع ص ۱۰۶۔ سعادۃ الدارین ص ۶۴)

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو بندہ مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اب بندے کی مرضی ہے کہ وہ درود پاک کم پڑھے یا زیادہ۔ (القول البیع ص ۱۰۷)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کے بدلے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس درود پاک کے بدلے اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے دس درجے بلند کرتا ہے اور یہ دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ (القول البدیع ص ۱۰۸۔ الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۴۹۶)

حضرت عامر بن ربیعہ صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے دوران خطبہ فرماتے سنا: بندہ جب تک مجھ پر درود پاک پڑھتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس پر رحمتیں نازل کرتے رہتے ہیں۔ اب تمہاری مرضی ہے کہ تم

مجھ پر درود پاک کم پڑھو یا زیادہ۔ (القول البدیع ص ۱۱۴)

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو مجھ پر درود پاک پڑھے میں اس کا قیامت کے دن شفیع بنوں گا۔ (القول البدیع ص ۱۲۱)

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلام مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم
تیرے خلق کو حق نے عظیم کہا تیری خلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہو گا شہا ترے خالق حسن و ادا کی قسم

(امام احمد رضا بریلوی)

سیدنا ابو کاہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اے ابو کاہل جو شخص مجھ پر ہر دن اور ہر رات کو تین تین مرتبہ میری محبت اور میری طرف شوق کی وجہ سے درود پاک پڑھے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کے اس دن اور رات کے گناہ بخش دے۔ (القول البدیع ص ۱۱۷' الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۵۰۲)

سیدہ عائشہ صدیقہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم شفیع معظم سرور عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ دربار الٰہی میں حاضر ہو' تو اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہو' اسے چاہئے کہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے۔ (القول البدیع ص

۱۲۲' کشف الغمہ ص ۲۷۱' سعادۃ الدارین ص ۷۹)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی چیز کو بھول جاؤ تو مجھ پر درود پاک پڑھو' انشاء اللہ تعالیٰ یاد آجائے گی۔ (سعادۃ الدارین ص ۵۷)

اے میری امت مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو' کیونکہ قبر میں تم سے پہلے میرے متعلق سوال ہو گا۔ (سعادۃ الدارین ص ۵۹' کشف الغمہ ص ۲۶۹)

بعض روایتوں میں ہے کہ ساق عرش پر لکھا ہوا ہے جو میرا مشتاق ہو' میں اس پر رحم کھاتا ہوں اور جو مجھ سے سوال کرے میں اسے دیتا ہوں اور جو میرے حبیب پر درود پاک پڑھ کر میرا قرب چاہے' میں اس کے گناہ بخش دیتا ہوں خواہ وہ سمندروں کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (دلائل الخیرات ص ۱۳ مطبع کانپور)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص یوں درود پاک پڑھے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ (الترغیب والترہیب ص ۵۰۴)

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور وہ مصافحہ کرتے ہیں اور مجھ پر درود پاک پڑھتے ہیں' تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (نزہتہ الناظرین ص ۳۱۔ سعادۃ الدارین ص ۷۷۔ الترغیب والترہیب ص ۵۰۴۔ الزواجر ص ۱۱۷) اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا

حضرت شیخ علامہ خوبوی رحمہ اللہ تعالیٰ "دُرۃ الناصحین" میں رقم طراز ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے آشناؤں میں ایک شخص تھا' جو بادشاہ وقت کا خدمت گار تھا وہ فسق و فجور میں مبتلا رہتا تھا' اس کی وفات کے بعد ایک رات میں نے اس کو خواب میں دیکھا اور وہ اس حالت میں نظر آیا کہ آقائے دو عالم ﷺ کے ہاتھ میں اس کا ہاتھ ہے میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ یہ بندہ تو فاسقین میں سے ہے' پس کس طرح اس کا ہاتھ آپ کے دست مبارک میں دیکھ رہا ہوں؟

شفیع المذنبین مدنی آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "میں نے بارگاہ الٰہی میں اس کی شفاعت کردی اور باری تعالیٰ نے اس کو بری

کر دیا"۔ میں نے بصد حیرت آقائے دو عالم ﷺ سے درخواست کی کہ کس سبب سے اس کو یہ مرتبہ حاصل ہوا؟ تو صاحب کوثر و تسنیم نے فرمایا کہ "صرف مجھ پر کثرت صلوات کے وسیلہ سے اس کو یہ منزلت ملی۔ یہ شخص فسق وفجور میں مبتلا تھا لیکن ہر رات آرام کے لیے اپنے بستر پر آتے ہی مجھ پر ایک ہزار بار صلوات بھیجتا تھا۔ میری درود گناہوں کو اس طرح تباہ کر دیتی ہے جس طرح آگ لکڑی کو یا ٹھنڈا پانی آگ کو۔

حضرت شیخ سعدی شیرازی فرماتے ہیں۔

نماند بعصیاں کسے در گرو
چودارد چنیں سید پیش رو

(ترجمہ) یعنی بوجہ عصیان وہ شخص' قید زیاں و مرہون آتش سوزاں نہیں رہے گا' جو ایسے نادار آقائے دو جہاں و سید مرسلان ﷺ کی غلامی کی زنجیر بصد فخر و ناز اپنے گلے میں لٹکائے رکھتا ہے۔

صحابہ عنہم کی ایک جماعت سے یہ واقعہ مروی ہے کہ حضور رحمت ہر عالم ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک دیہاتی شخص داخل ہوا' اور آتے ہی ایک انوکھا قسم کا سلام کیا "السلام علیکم یا اھل العز الشامخ والکرم الباذخ" یہ سن

کہ رسول پاک ﷺ نے اس دیہاتی کو اپنے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے درمیان بٹھا لیا' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ اس کو اپنے اور میرے بیچ بٹھاتے ہیں؟ حالانکہ اس زمین پر میری نظر میں آپ ﷺ سے بڑھ کر کوئی ہستی زیادہ عزت و حرمت والی نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے ان کو اپنے ساتھ لگا کر کیوں بٹھایا؟ اس میں کیا راز و حکمت ہے؟

محبوب خالق کائنات علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ "مجھے جبرئیل علیہ السلام نے آکر خبردی ہے کہ یہ شخص مجھ پر ایک ایسا درود بھیجتا ہے جو آج سے قبل کسی نے نہ بھیجا تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ بصد نیاز عرض کرنے لگے کہ اس کا درود کس قسم کا ہے تو محبوب جنت آفریں علیہ الصلوۃ والسلام فرمانے لگے کہ اس کے درود کی یہ صورت ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰۤى اٰلِ مُحَمَّدٍ فِى الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَفِى الْمَلَاِ الْاَعْلٰۤى اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ○

ملاحظہ فرمائیے کہ رسول اللہ ﷺ کو درود بھیجنے والوں سے کس قدر پیار ہے! اور درود کی ندرت' رسول اکرم ﷺ

کے ذوق سماعت کو کس قدر خوشگوار اور دل پذیر احساس عطا کرتی ہے؟ کہ اس دیہاتی کو سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے قریب جگہ دیتے ہیں اور جس کو باعث کون و مکان اپنے قریب بٹھا لیتے ہیں' وہ اللہ جل شانہ کی نظر میں بھی مقام قربت کا حقدار بن جاتا ہے کیونکہ قرآنی مژدہ ہے "وَمَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰه" جس نے دربار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں قبولیت کا درجہ حاصل کر لیا ہے' گویا کہ وہ ساتھ ساتھ خوشنودی خالق اکبر بھی پا گیا ہے۔

حضرت مقاتل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ جل شانہ' نے عرش کے نیچے ایک فرشتہ پیدا کر رکھا ہے جس کے بالوں کی لٹیں عرش کو لپیٹ لیتی ہیں اور اس کے ہر بال پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مرقوم ہے۔ جب دنیا میں کوئی بندہ خدا' محمد عربی' نبی امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوۃ بھیجتا ہے تو اس فرشتہ کے ہر ہر بال' ہر ہر رواں' اس قاری صلوۃ الرسول کے لیے درخواست مغفرت کرتا ہے۔

امام سخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ خالق دو جہاں کا باعث کون و مکاں پر صلوۃ بھیجنا یہ ایک ایسی واحد خصوصیت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے جس میں صرف ذات محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی تن تنہا شریک ہے' کیونکہ اللہ جل شانہ کی صلوۃ کسی نبی یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن میں یا کسی آسمانی کتاب و صحیفہ میں ثابت نہیں

ہے لہٰذا ہمارا بے نظیر نبی ﷺ وحدہ لا شریک کی صلوۃ میں شریک ہو کر تمام انبیاء و مرسلین سے امتیازی تمغہ حاصل کرنے میں کامیاب و کامران ہے۔

جو ہو محبوب اس در کا' وہ محبوب الٰہی ہے
جو ہو مردود اس در کا' وہ مردود خدا ٹھہرے

شیخ عبدالرحمٰن الصفوری رحمہ اللہ تعالیٰ روایت کرتے ہیں کہ ایک بزرگ کا بیان ہے کہ وہ ایام ربیع یعنی بہار کے موسم میں سفر کو نکلے۔ اثنائے سفران کی زبان سے درود شریف کا ورد ہونے لگا۔ کہنے لگے میں مندرجہ ذیل درودوں کا ورد کر رہا تھا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْاَزْهَارِ وَالثِّمَارِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ قَطْرِ الْبِحَارِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ رَمْلِ الْقِفَارِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِى الْبَرَارِىْ وَالْبِحَارِ،

اتنے میں ایک غیبی آواز آئی کہ اے شخص! تم نے ملائکہ' حفظ کو تمہارے درودوں کا ثواب لکھنے سے' دنیا کی آخری گھڑی تک کے لئے عاجز و لاچار کر دیا ہے اور اللہ جل شانہ نے تمہارے لئے

جنات عدن اور نعمتہائے جنت عطا کرنے کی ذمہ داری بخوشی قبول فرمائی ہے۔

رنگ برنگ کی مدح نبی ﷺ انوکھے طرز کی صلوۃ الرسول ﷺ' اللہ جل شانہ کو کس قدر پسند و مرغوب ہے' احاطہ عقل و فراست سے بعید ہے' کیونکہ اطاعت ملکوتی جب ان کے ثواب کو اپنے قلم کے احاطہ میں' زمانہ دراز کی فرصت و مہلت میں' لانے سے عجز کا اعتراف کر رہی ہے' تو اندازہ بشری و قوت ذہن انسانی' رسول ﷺ کے درود کی عظمت و رفعت کی کیفیت کماحقہ' اظہار و بیان کس طرح کر سکے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَآئِهَا وَعَافِيَةِ الْاَبْدَانِ وَشِفَآئِهَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِيَآئِهَا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا

درود شفا: دل کی تکلیف اور آنکھوں اور بدن کے سب امراض سے شفا یابی کے لیے۔

درودِ پاک کی فضیلت جمعہ اور پیر کے دن

فرمایا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ نے (جمعہ) کی چمکتی دمکتی رات میں اور (جمعہ) کے چمکتے دمکتے دن میں مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو' کیونکہ تمہارا درود پاک مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ (جامع صغیر ص ۵۴ ج اول) فرمایا کہ مجھ پر جمعہ کے دن درود پاک کی کثرت کرو' کیونکہ یہ دن مشہود ہے' اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور بے شک تم میں سے کوئی جب درود پاک پڑھتا ہے' تو اس کے درود پاک سے فارغ ہونے سے پہلے اس کا درود پاک میرے دربار میں پہنچ جاتا ہے۔ (جامع صغیر ص ۵۴ ج ۱)

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اے میری امت! مجھ پر ہر جمعہ کے دن درود پاک کی کثرت کرو' کیونکہ میری امت کا درود پاک مجھ پر ہر روز پیش ہوتا ہے' لہٰذا جس نے مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھا ہو گا' اس کی منزل مجھ سے زیادہ قریب ہو گی۔ (جامع صغیر ص ۵۴ ج ۱)

میری امت! مجھ پر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کو درود پاک کی کثرت کرو' کیونکہ جو ایسا کرے گا' قیامت کے دن میں اس کا گواہ اور شفیع (شفاعت کرنے والا) ہوں گا۔ (جامع صغیر ص ۵۴ ج ۱)

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جب جمعرات کا دن آتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتے بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ کون جمعرات اور جمعہ کی رات کو نبی کریم ﷺ پر زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھتا ہے۔ (سعادۃ الدارین ص ۵۷)

جب جمعہ کا دن اور جمعہ کی رات آئے، تو تم مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو۔ (سعادۃ الدارین ص ۵۷)

حضور سرور دو عالم ﷺ فرماتے ہیں کہ جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو کیونکہ دوسرے دنوں میں تمہارے درودوں کو ملائکہ مجھ تک پہنچاتے ہیں مگر جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن کے درودوں کو میں بذات خود اپنے کانوں سے سنتا ہوں۔

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام
(امام احمد رضا بریلوی)

اس حدیث شریف کو حضرت شیخ فقیہہ ابی اللیث سمرقندی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تصنیف "تنبیہہ الغافلین" میں ذکر فرمایا ہے۔ اور یہ بھی ارشاد رسول علیہ الصلوۃ والسلام ہے کہ جو شخص

اپنی حیات میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجتا ہے خالق کائنات جل شانہ' اس شخص کی موت پر تمام مخلوقات کو اس کے لیے مغفرت طلبی کا حکم صادر فرماتا ہے۔

نکیرین کرتے ہیں تعظیم میری
فدا ہو کے تجھ پر' یہ عزت ملی ہے
نہ کیوں کر کہوں یا حبیبی اغثنی!
اسی نام سے ہر مصیبت ٹلی ہے
تیرے در کا درباں' ہے جبریل اعظم
ترا مدح خواں ہر نبی ہر ولی ہے

(امام احمد رضا بریلوی)

شب جمعہ اور روز جمعہ کے درودوں کا بذات خود رسول اللہ ﷺ کا اپنے کان مبارک سے سننا' اور کثرت درود کے عادی کی موت پر خالق اکبر جل شانہ کا تمام مخلوقات کو مغفرت طلبی کا حکم صادر فرمانا' ایک عجیب و غریب محبت الٰہی کا نقشہ و رضائے محمدی ﷺ کا خاکہ ہمارے سامنے کھینچ دیتا ہے! پھر بھی اگر ہم درود خوانی، مدحت نبی ﷺ سے غفلت برتیں' تو یہ ہماری بدقسمتی و محرومی کے سوا اور کیا ہے!!!

ایک رات مسجد نبوی ﷺ میں رسول پاک نماز تہجد ادا

کر رہے تھے۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنے حجرہ مبارک میں سلطان کونین ﷺ کا کرتہ سی رہی تھیں۔ رات اندھیری تھی۔ چراغ کی روشنی میں سلائی ہو رہی تھی کہ اچانک ہوا کا جھونکا آیا اور چراغ بجھ گیا' ساتھ ہی حضرت عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا کے ہاتھ سے سوئی زمین پر گر پڑی۔ بہت تلاش کی مگر سوئی ہاتھ نہ آئی۔ اتنے میں افضل العباد و سیدالزہاد علیہ الصلوۃ والسلام نے نماز تہجد سے فارغ ہو کر حجرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے دروازے کو کھولا۔ دروازہ کھلتے ہی عکس چہرہ انور ﷺ سے حجرہ عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا اس درجہ روشن ہو گیا کہ ام المومنین نے سوئی زمین پر دیکھ کر اٹھالی' اور حیرت و خوشی سے عرض کیا "مرحبا صد مرحبا" یا رسول اللہ ﷺ کیا منور و روشن چہرہ آپ ﷺ نے پایا ہے جس کی روشنی سے اندھیرے کمرے میں گری ہوئی سوئی نظر آگئی یہ سن کر سیدالسادات' شافع مخلوقات علیہ الصلوۃ والسلام آبدیدہ ہو کر فرمانے لگے کہ "اے عائشہ بڑی حسرت و افسوس و شومی تقدیر کی بات ہے جو اس چہرہ انور کو بروز محشر دیکھ نہ پائے گا"

حضرت عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا نے عرض کیا کہ "یارسول

اللہ ﷺ وہاں آپ ﷺ کو کون نہ دیکھ پائے گا" ارشاد ہوا کہ "جو بخیل ہو گا" ام المومنین نے پھر دوبارہ عرض کیا کہ "بخیل کون ہے"؟ فرمایا کہ "بخیل وہ ہے' جو میرا نام سن کر مجھ پر درود نہیں بھیجتا"

حضرت مولا علی شیر خدا مشکل کشا رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت حضور سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن سو بار مجھ پر درود شریف پڑھے' جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کے ساتھ ایسا نور ہو گا کہ اگر ساری مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو وہ سب کو حاوی ہو۔ (دلائل الخیرات کانپوری ص ۱۲)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روز قیامت تم میں سے ہر مقام اور ہر جگہ میرے زیادہ قریب وہ ہو گا جس نے تم میں سے مجھ پر درود پاک کی کثرت کی ہو گی اور تم میں سے جو جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر درود پاک پڑھے گا' اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا۔ ستر حاجتیں آخرت کی اور تیس دنیا کی پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو مقرر کرتا ہے جو کہ اس درود پاک کو لے کر میرے دربار میں حاضر ہوتا ہے جیسے تمہارے پاس ہدیے آتے ہیں اور وہ فرشتہ عرض کرتا ہے حضور یہ درود پاک کا ہدیہ فلاں امتی نے جو فلاں کا بیٹا فلاں قبیلے کا ہے' اس نے بھیجا ہے' تو میں اس درود پاک

کو نور کے سفید صحیفے میں محفوظ کر لیتا ہوں۔ (سعادۃ الدارین ص ٦٠)

حضرت مولی علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے فرمایا کچھ نوری فرشتے وہ ہیں جو صرف جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن زمین پر اترتے ہیں اور ان کے ہاتھوں میں سونے کے قلم چاندی کی دواتیں اور نور کے کاغذ ہوتے ہیں وہ صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے والوں کا درود پاک لکھتے ہیں۔ (سعادۃ الدارین ص ٦١)

تمہارے دنوں میں سے افضل دن جمعہ کا ہے۔ اسی دن آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی اور اسی دن میں ان کا وصال ہوا۔ اسی دن قیامت قائم ہو گی۔ اسی دن مخلوق پر بے ہوشی وارد ہو گی' لہذا تم اس دن میں مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو' کیونکہ تمہارا درود پاک میرے دربار میں پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیسے حضور کے دربار میں درود پاک پیش ہو گا' حالانکہ انسان قبر میں جا کر بوسیدہ ہو جاتا ہے تو سرور انبیاء محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کے اجسام مبارکہ کا کھانا زمین پر حرام کر دیا ہے یعنی نبیوں کے جسم پاک صحیح و سلامت رہتے ہیں' لہذا تمہارا درود پاک میرے وصال کے بعد بھی میرے دربار میں اسی طرح پیش کیا جائے گا۔ (سعادۃ

الدارین ص ۷۸) (ابوداؤد)

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میری چشم عالم سے چھپ جانے والے
رہے گا یونہی ان کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

(امام احمد رضا بریلوی)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے جمعہ کے دن نماز عصر پڑھ کر اسی جگہ بیٹھے ہوئے اسّی بار یہ درود پاک پڑھا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا تو اس کے اسی (۸۰) سال کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور اس کے نامہ اعمال میں اسی سال کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

(سعادۃ الدارین ص ۸۲)

بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے سب لوگوں کی آواز سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے۔ لہٰذا جب کوئی بندہ مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے' تو وہ فرشتہ درود پاک میرے دربار میں پہنچا دیتا ہے اور میں نے رب کریم سے سوال کیا ہے کہ مولا کریم جو بندہ مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے' تو اس پر دس رحمتیں نازل فرما۔ (القول البدیع ص ۱۱۲)

"الملاذ والاعتصام" میں حضرت خدیجہ الکبری سلام اللہ علیہا سے مروی ہے کہ رسول خدا علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ "اے میرے امتیو! تم پر رومیوں کی مخالفت کرنا بروز اتوار لازمی ہے۔ صحابیوں نے عرض کیا کہ "یارسول اللہ ﷺ! ہم کس قسم کی مخالفت کریں؟" فرمایا کہ وہ لوگ اتوار کو گرجے میں جاکر غیر خدا کی عبادت کرتے ہیں' مجھے سب و شتم کرتے ہیں۔ میری بدگوئیاں کرتے ہیں۔ اگر تم لوگ اتوار کی صبح کی نماز کے بعد بیٹھ جاؤ گے اور بعد طلوع آفتاب' دو رکعت "یا جتنی طاقت' اللہ تعالیٰ تم کو عطا فرمائے" نماز پڑھ کر مجھ پر سات بار درود بھیجو گے' پھر اپنے لیے' اپنے والدین کے لیے اور مومنین کے لیے دعائے مغفرت کرو گے' تو رب العالمین تمہاری اور تمہارے والدین کی مغفرت فرمائے گا۔ تمہاری اس وقت کی دعا مستجاب ہے۔ جو بھی کار خیر کے لیے مانگو گے پاؤ گے۔

حضرت خدیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسالت مآب علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ سنیچر کے دن مجھ پر درودوں کی کثرت کیے جاؤ کیوں کہ یہود اس دن میری بدگوئیاں زیادہ کرتے ہیں۔ جس نے سنیچر کو مجھ پر سو درود بھیجے' اس نے اپنے نفس کو جہنم سے چھڑا لیا اور میری شفاعت بروز قیامت اس کے لیے مجھ پر لازم ہو گئی۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ' سے مروی ہے کہ جس نے بروز جمعہ مجھ پر ایک بار درود بھیجا' وہ قیامت کے دن ایک ایسے نور کی معیت میں اٹھے گا کہ اگر یہ نور ساری مخلوق میں بانٹ دیا جائے تو سب کو حصہ ملنے کی گنجائش ہو گی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا صَلَّيْتَ عَلَيْهِ وَمَلٰٓئِكَتُكَ وَجَمِيْعُ مَخْلُوْقَاتِكَ حَتَّى الْاٰنَ وَتُصَلِّيْ عَلَيْهِ اِلَى الْاَبَدِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا

(یا اللہ! ہمارے آقا و مولا حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور ان کی آل اور اصحاب پر اتنی تعداد میں درود اور خوب سلام بھیج جتنی تعداد میں تو نے اور تیرے فرشتوں اور تیری تمام مخلوقات نے آج تک بھیجا اور ابد تک بھیجتے رہیں گے۔)

شافعِ محشر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا خود درودِ پاک سننا

حضرت ابودرداء صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور رسول اکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا مجھ پر ہر جمعہ کے دن درود پاک کی کثرت کرو' کیونکہ یہ یوم مشہود ہے' اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں' جو بندہ مجھ پر درود پاک پڑھے' اس کی آواز مجھ تک پہنچ جاتی ہے۔ وہ بندہ جہاں بھی ہو۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! کیا آپ کے وصال شریف کے بعد بھی آپ تک درود پاک پڑھنے والوں کی آواز پہنچے گی۔ فرمایا ہاں بعد وصال بھی سنوں گا' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام مبارکہ حرام کر دیئے ہیں یعنی ہمیشہ صحیح و سالم رہتے ہیں۔ (جلاء الافہام لابن قیم تلمیذ ابن تیمیہ ص ۶۳)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! یہ فرمایئے جو لوگ آپ پر درود پاک پڑھتے ہیں اور یہاں موجود نہیں ہیں اور وہ لوگ جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصال شریف کے بعد آئیں گے' ایسے لوگوں کے درود پاک کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کیا ارشاد ہے؟ تو فرمایا محبت والوں کا درود

پاک میں خود سنتا ہوں اور دوسرے لوگوں کا درود پاک میرے دربار میں پیش کیا جاتا ہے۔ (دلائل الخیرات کانپوری ص ۱۸)

صحابی رسول سیدنا ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے جب میرا وصال ہو گا تو وہ مجھے ہر ایک درود پاک پڑھنے والے کا درود پاک سنائے گا' حالانکہ میں مدینہ منورہ میں ہوں گا اور میری امت مشرق و مغرب میں ہو گی اور فرمایا اے ابو امامہ! اللہ تعالیٰ ساری دنیا کو میرے روضہ مقدسہ میں کر دے گا اور میں ساری مخلوق کو دیکھتا ہوں گا اور ان کی آوازیں سن لوں گا اور جو مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس ایک درود پاک کے بدلے میں اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور جو مجھ پر دس بار درود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نال فرمائے گا۔ (درۃ الناصحیں ص ۲۲۵)

نوبت در ہیں فلق خادم در ہیں ملک
تم ہو جہاں بادشاہ تم پہ کروڑوں درود
خلق کے حاکم ہو تم رزق کے قاسم ہو تم
تم سے ملا جو ملا تم پہ کروڑوں درود

(امام احمد رضا بریلوی)

سلیمان بن سحیم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ میں خواب میں سید دو عالم ﷺ کے دیدار سے مشرف ہوا تو میں نے دربار رسالت میں عرض کی۔ "یا رسول اللہ ﷺ! جو لوگ حاضر ہوتے ہیں اور سلام عرض کرتے ہیں آپ ﷺ ان کا سلام سمجھ لیتے ہیں"۔ فرمایا۔ "ہاں! اور میں ان کے سلام کا جواب بھی دیتا ہوں"۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۴۱)

ابراہیم بن شیبان فرماتے ہیں میں نے حج کیا اور مدینہ منورہ حاضر ہوا اور پھر جب میں روضہ مقدسہ پر حاضر ہوا تو میں نے سلام عرض کیا۔ میں نے روضہ انور کے اندر سے آواز سنی۔ وعلیک السلام یا ولدی (سعادۃ الدارین ص ۱۴۱)

عارف باللہ علی بن علوی رحمہ اللہ تعالیٰ کو جب کوئی مشکل درپیش ہوتی تو ان کو شفیع معظم نبی محترم ﷺ کی زیارت نصیب ہو جاتی اور وہ حضور ﷺ سے پوچھ لیتے اور نبی محترم ﷺ جواب سے سرفراز فرما دیتے اور جب شیخ موصوف تشہد یا غیر تشہد میں عرض کرتے۔ السلام علیک ایھا النبی و رحمتہ اللہ و برکاتہ تو سن لیتے کہ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں

وعلیک السلام یا شیخ و رحمتہ اللہ و برکاتہ

اور کبھی السلام علیک ایھا النبی کو بار بار پڑھتے' جب

ان سے پوچھا گیا کہ آپ بار بار کیوں پڑھتے ہیں تو فرماتے میں جب تک آقائے دو جہاں ﷺ سے جواب نہ سن لوں' آگے نہیں پڑھتا۔ نیز امام شعرانی قدس سرہ سے منقول ہے فرمایا کہ کچھ حضرات ایسے بھی ہیں جو پانچوں نمازیں سرور دو عالم ﷺ کے پیچھے پڑھتے ہیں۔

اور حضرت سیدی علی الخواص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کسی کا ولایت محمدیہ میں قدم راسخ نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ سید الوجود رحمت دو عالم ﷺ اور خضر و الیاس علیہما السلام کی زیارت سے مشرف نہ ہو۔ پھر فرمایا کہ بعض لوگ جو اس دولت سے محروم ہیں ان کے انکار کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۴۱)

نیز فرمایا کہ شیخ ابو العباس مرسی قدس سرہ نے فرمایا رات دن میں سے اگر ایک گھڑی بھی میں حضور ﷺ کے دیدار سے محروم ہو جاؤں تو میں اپنے کو فقراء سے شمار نہ کروں۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۴۲)

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ
نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

روضہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ پر فرشتوں کی حاضری

"جذب القلوب الی دیار المحبوب" میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا کی خدمت میں ایسے وقت میں حاضر ہوا جب کہ ذکر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس قائم تھی' حضرت عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا فرما رہی تھیں "کہ ہر روز طلوع آفتاب ہوتے ہی ستر ہزار فرشتے نازل ہو کر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر شریف کے چاروں طرف دائرہ بنا لیتے ہیں اور رسول اطہر علیہ الصلاۃ والسلام کے روضہ شریف کے آس پاس ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ درود شریف پڑھتے جاتے ہیں یہ حالت شام تک رہتی ہے۔ اس وقت دوسری جماعت ستر ہزار فرشتوں کی پہنچ جاتی ہے اور پہلی جماعت کی واپسی ہوتی ہے۔ یہ شام کو اترے ہوئے فرشتے بھی وہی کرتے ہیں' جو پہلی جماعت کرتی تھی۔ پھر طلوع آفتاب کے وقت دوسری جماعت' اتنی ہی تعداد کی' آجاتی ہے۔ اسی طرح روضہ رسول علیہ الصلاۃ والسلام کے گرداگرد ہمیشہ ستر ہزار فرشتے ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ درود شریف پڑھتے ہوئے حاضر خدمت رہتے ہیں۔

ستر ہزار صبح ہیں ستر ہزار شام
یوں بندگی زلف و رخ آٹھوں پہر کی ہے
جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے
رخصت ہی بارگاہ سے بس اس قدر کی ہے
معصوموں کو ہے عمر میں صرف ایک بار بار
عاصی پڑے رہیں تو صلہ عمر بھر کی ہے
کیوں تاجدارو خواب میں دیکھی کبھی یہ شے
جو آج جھولیوں میں گدایان در کی ہے

(امام احمد رضا بریلوی)

جامع المعجزات فی سیرۃ خیر البریات مطبوعہ مصر میں علامہ محمد رہادی رحمہ اللہ تعالیٰ نے واقعہ معراج میں ایک نہایت سبق آموز روایت بیان کی ہے جسے امت اسلامیہ کے نامور خطیب سلطان الواعظین حضرت مولانا علامہ "ابو النور محمد بشیر آف کوٹلی لوہاراں" نے "جان ایمان" سے نظم کا جامہ پہنایا ہے۔ پڑھیے اور اپنے ایمان و ایقان کی دولت میں اضافہ کیجئے۔

علامہ محمد رہادی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں کہ معراج کی نعمت عظمیٰ کے کچھ عرصہ بعد حضرت جبریل امین رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

آج ایک عجیب بات عرض کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ یہ آپ کے معراج سے پہلے کا واقعہ ہے کہ آسمان پر میں نے ایک بہت عزت و وقار کے مالک فرشتے کو دیکھا جو۔

ایک مرصع تخت پر بیٹھا ہوا تھا ذی وقار
اور فرشتے تخت کے ماحول تھے ستر ہزار
وہ فرشتے مقتدی تھے اور یہ ان کا امام
کر رہے تھے ذکر حق مل کر یہی تھا ان کا کام

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ فرشتہ ایک تو شان و شوکت اور رفعت و منزلت کی بلندیوں پر فائز دیکھا مگر چند دن بعد کوہ قاف سے میرا گزر ہوا تو نہایت دردناک آواز سنی۔ میں وہاں پہنچا جہاں سے یہ آواز سنائی دے رہی تھی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں کیا بتاؤں اور کیسے بیان کروں کہ میں نے کیا دیکھا۔

اللہ اللہ رب کے بھی کیا بے نیازی کے ہیں کام
یا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ تھا وہی جو تھا فرشتوں کا امام
تخت پر دیکھا تو اس کو ایک دن افلاک پر
اور اس دن دیکھتا ہوں رو رہا ہے خاک پر
اس کے خادم تھے فرشتے ایک دن ستر ہزار
آج یاں تنہا پڑا ہے کوئی حامی نہ یار

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں یہ منظر دیکھ کر حیران ہو گیا کہ یہ وہی معزز و معظم فرشتہ جو ستر ہزار فرشتوں کا امام تھا' آج بے کس و تنہا پہاڑوں میں پڑا ہوا ہے اور کوئی پرسان حال نہیں' رو رہا ہے اور زار و قطار رو رو کر حق تعالیٰ سے معافی طلب کر رہا ہے۔

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم! جب میں اس کے پاس پہنچا اور اس سے انقلاب کی وجہ دریافت کی نیز زوال کے مرتبہ کا سبب پوچھا تو پکار اٹھا۔

لیلتہ المعراج کو بیٹھا تھا اپنے تخت پر
ذکر حق میں محو تھا اور ماسوی سے بے خبر
سرور دو کون محبوب خدائے بحر و بر
میرے آگے سے ہوا ان کی سواری کا گزر
محو' ذکر حق میں ہو کر لے رہا تھا رب کا نام
بہر تعظیم محمد رہ گیا مجھ سے قیام
بس یہی لغزش ہوئی میرے لئے وجہ زوال
آ گیا اپنی جلالت میں رب ذوالجلال

بس اے جبریل! مجھ سے جونہی لغزش واقع ہوئی تو اللہ تعالیٰ جل شانہ اس بات پر اپنے جلال میں آگیا اور میری ساری عبادت کے عدم قبولیت کا اعلان فرما دیا اور حکم فرمایا۔

نکل جا تو اس جگہ سے اے فرشتے پر غرور
کیوں نہ کی تعظیم آیا سامنے جب میرا نور
یہ عبادت رات دن کی مجھ کو نامنظور ہے
دور ہے جو میرے احمد ﷺ سے وہ مجھ سے دور ہے
وہ عبادت ہی نہیں جس میں نہ ہو حب رسول ﷺ
جن میں بو پائی نہیں جاتی وہ ہیں کاغذ کے پھول

اے جبریل! اسی دن سے اللہ تعالیٰ نے معتوب فرما کر مجھے تخت عزت سے اتار کر یہاں پھینک دیا ہے۔ اب ہر وقت اس سے معافی مانگ رہا ہوں۔ تا حال میری توبہ منظور نہیں ہوئی۔ اے جبریل! تو ہی میرے لئے دعا کر کہ اللہ تعالیٰ مجھے معاف کردے۔

یہ سن کر یارسول اللہ ﷺ! مجھے بڑا رحم آیا اور میں نے اللہ تعالیٰ سے بصد عجز و نیاز اس کی معافی کے لئے دعا کی۔ آپ ﷺ کے صدقے اور واسطے سے اللہ تعالیٰ کا دریائے رحم و کرم جوش میں آیا۔ میری دعا قبول ہوئی اور مجھے ارشاد ہوا۔ جبریل! اس معتوب فرشتے سے کہو۔

تم اگر یہ چاہتے ہو رحمتوں کا ہو درود
تو میرے محبوب پر ایک بار پڑھ ڈالو درود

یارسول اللہ ﷺ! میں نے اسے کہا کہ حضور

ﷺ پر درود پڑھو تاکہ تجھے معافی ہو جائے۔ چنانچہ اس نے بڑے ذوق و شوق سے آپ پر درود و سلام پڑھنا شروع کیا ہی تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے معاف فرمادیا اور حضور ﷺ!

آج میں نے پھر اسے دیکھا ہے اپنے تخت پر
پڑھتا رہتا ہے۔ درود اب آپ پر وہ بیشتر

آخر میں سلطان الواعظین دامت برکاتہم فرماتے ہیں۔

"میرے بزرگو! یہ سارا واقعہ میں نے نظم میں لکھ کر مقطع میں یہ لکھا ہے کہ"

اے بشیر اس واقعہ میں یہ سبق موجود ہے
کہ بجز حب نبی ذکر خدا مردود ہے

حضرت جبرئیل علیہ السلام کا بیان ہے کہ یا محمد حبیب اللہ ﷺ! اللہ جل شانہ' نے میری تخلیق کے بعد مجھے دس ہزار برس عالم بیخبری میں رکھا' بعدہ' مجھے پکارا کہ "اے جبرئیل" اس وقت مجھے اس بات کا شعور ہوا کہ میرا نام جبرئیل ہے۔ میں نے جواب میں کہا "لبیک اللھم لبیک" اے اللہ! بندہ حاضر خدمت ہے۔ اللہ جل شانہ' نے حکم صادر فرمایا "قدسنی" میری پاکی و بے نیازی کے ذکر میں مشغول ہو جا۔ میں خالق اکبر کی قدوسیت کا ذکر دس ہزار برس کرتا رہا۔ پھر صدا آئی "مجدنی"

اب میری بزرگی و برتری کی صفت بیان کرتا رہ' میں دس ہزار برس عظمت الٰہی کا گیت گاتا رہا۔ پھر ندا آئی "احمدنی" میری حمد وثناء کی تسبیح پڑھ۔ میں نے دس ہزار برس' تحمید الٰہی میں زندگی گزاری۔ اس کے بعد "ساق عرش" کے پردہ کو گرا کر مجھے اور دس ہزار برس تک تکتے جانے کا فرمان جاری فرمایا' اس عرصہ نظارگی میں "ساق عرش" پر ایک سطر پر مرقوم پایا۔ اللہ پاک نے مجھے فہم عطا فرمائی کہ یہ سطر "لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ" ہے۔ میں نے عرض کیا' یا خالق ذوالمنن! یہ "محمد رسول اللہ" کون ہیں۔ جواب آیا کہ' اے جبرئیل! اگر میرے ارادہ قدرت میں "تخلیق محمد" نہ ہوتی تو تم کو خلقت کی خلعت نصیب نہ ہوتی۔ بلکہ اگر وہ نہ ہوتے تو نہ جنت ہوتی نہ جہنم' نہ سورج ہوتا نہ چاند' اور نہ ثواب ہوتا نہ عتاب۔ اے جبرئیل! اس محمد باعث تخلیق دو عالم پر صدقے جاؤ اور ھدیہ صلوات بھیجو۔

پس مجھ جبرئیل نے آپ پر' یا رسول اللہ ﷺ دس ہزار برس درود بھیجا' اب یہ حقیر فقیر ناظرین و قارئین سے انصاف کا طالب ہے اور یہ دریافت کرنے کی جرات کرتا ہے' کہ اپنے محبوب ﷺ کے لیے اللہ تعالیٰ کی اس عطائے عظمت و وقار کی حد کا اندازہ کیا کوئی بشر اپنے خیال و گمان کے احاطہ میں لا سکتا ہے؟

جب جبرئیل علیہ السلام جیسے مقرب فرشتہ کو لیاقت خدمت و قابلیت دیدار رسول ﷺ کی خاطر احکم الحاکمین نے عرصہ دراز تک' عالم بے خودی' عمل تقدیس' تمجید و تحمید و نظارگی "ساق عرش" میں مشغول رکھنے کے بعد' دس ہزار برس تک صلوات الرسول کا ورد کراتے ہوئے کامل مودب بنا لیا' پھر تو اللہ جل شانہ و عم نوالہ نے اپنے فضل محض سے "رسول کریم ﷺ" "ذِی قُوَّةٍ عِندَ ذِی الْعَرْشِ مَكِینٍ مُّطَاعٍ ثَمَّ أَمِینٍ" کی سند خدمت محبوب خالق کل' جبرئیل علیہ السلام کو مرحمت فرمائی۔

اگر "ساق عرش" کی نظارگی جبرئیل علیہ السلام کو میسر نہ آئی تو "سدرۃ المنتہی" کو عبور نہ کر سکنے والا' ناموس اکبر کو' عرش بریں تک پہنچ کر دیدار و لقاء الٰہی سے مشرف ہونے والے نبی شفیع معظم ﷺ کے چہرہ انور کو دیکھنے سے عاجز رہ جاتا۔ جس طرح پتھروں پر تجلی الٰہی دیکھنے والے موسیٰ علیہ السلام کو نقاب چہرہ پر ڈالنے کا حکم ہوا' اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بذات خود اپنے محبوب ﷺ کے عالم ساز رخسار منور پر مزمل و مدثر کا نقاب چڑھا دیا تھا۔ تفسیر قرطبی میں سورہ رعد کی تفسیر کے ماتحت یہ حدیث شریف

نظر سے گزری ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بندہ کے ساتھ کتنے فرشتے ہوتے ہیں؟ آپ رسالت ماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک فرشتہ تمہاری دائیں طرف ہے' ایک بائیں طرف' ایک تمہارے آگے اور ایک پیچھے اور ایک فرشتہ تمہاری پیشانی پر ہوتا ہے۔

جب تم اپنے آپ کو دوسروں سے کم خیال کرتے ہو تو' جل شانہ' تمہاری عزت کو بڑھاتا ہے اور جب تم ظلم و ستم پر اتر آتے ہو تو وہ تمہیں ذلیل و خوار کرتا ہے' مزید برآں' دو فرشتے تمہارے ہونٹوں پر متعین ہیں' جو صرف مجھ پر تمہارے درودوں کی حفاظت کرتے اور حساب رکھتے ہیں' پھر ایک فرشتہ تمہارے منہ پر دربانی کرتا ہے کہ کہیں نیند اور تمہاری حالت بے خبری میں کوئی مضر شے داخل نہ ہونے پائے' اور دو فرشتے تمہاری آنکھوں پر ہیں' پس یہ سب دس فرشتے ہوئے' جو ہر شخص کے ساتھ قائم و دائم ہیں۔

الغرض خالق اکبر کا فقط "صلوات النبی کی حفاظت و شمار کے لیے دو دو فرشتے ہر ہر شخص کے ہونٹ پر قائم کرنا" حب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و عظمت صلوٰۃ مصطفی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی روشن دلیل ہے۔

حضرت سرور کائنات و فخر موجودات محمد مصطفیٰ علیہ الصلوۃ والسلام سے روایت ہے کہ ایک بار چاروں مقرب فرشتے' جبرئیل علیہ السلام' میکائیل علیہ السلام' اسرافیل علیہ السلام و عزرائیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے۔ سب سے پہلے جبرئیل علیہ السلام کہنے لگے' کہ یارسول اللہ ﷺ جو بھی شخص آپ پر روزانہ دس بار صلوات بھیجے گا۔ روز بعث و نشور میں بذات خود اس کا ہاتھ پکڑ کر' کوندتی ہوئی بجلی کی مانند صراط یوم القیامت سے گزر جاؤنگا۔

بعدہ' میکائیل علیہ السلام بول پڑے کہ یارسول اللہ ﷺ میں اس شخص کو آپ کے حوض کوثر و تسنیم سے پلا پلا کر سیراب کردوں گا۔

پھر اسرافیل علیہ السلام پکار اٹھے کہ یارسول اللہ ﷺ ایسے شخص کی مغفرت کے واسطے میں پیش خدا سجدہ میں گر پڑوں گا اور جب تک اس کی مغفرت نہ ہو اپنے سر کو اٹھانے کا نام نہ لوں گا۔

آخر میں عزرائیل علیہ السلام نے وعدہ فرمایا کہ یارسول اللہ ﷺ ایسے شخص کی روح کو میں اس طرح قبض کروں گا جس طرح نبیوں کی روحوں کو قبض کرتا ہوں۔

اب اگر کوئی صراط قیامت کو جبرئیل علیہ السلام کا ہاتھ پکڑے کوندتی ہوئی بجلی جیسی سرعت سے عبور کرنا چاہے' جو میکائیل علیہ السلام کے ہاتھوں کوثر سے سیراب ہونے کی خواہش رکھے۔ جو اسرافیل علیہ السلام کی مغفرت طلبی کے سجدہ کی تمنا رکھے اور جس کو عزرائیل علیہ السلام کے ہاتھوں نبیوں جیسی جاں کنی کا ارمان دل میں ہو' وہ ہرگز ہرگز صلوات الرسول سے بخیلی و لاپرواہی نہ برتے گا۔ بلکہ اپنی آسانی و سہل ترین جاں کنی کی خاطر وردِ درود کثرت پر جان دیگا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ يُّطْفِئُ النَّارَ بِنُوْرِهٖ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

دوزخ کی آگ سے حفاظت اور
دنیا کی آگ کے اثرات سے بچاؤ کی خاطر اس درود شریف کا ورد کریں۔

اَنَا مُسْتَجِيْرٌ بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

آپ کو کسی دشمن کا سامنا ہو، یا آپ چاہتے ہوں کہ کوئی کام بہت معمولی وقت میں ہو جائے تو صبح و شام ایک ایک تسبیح پڑھیں۔

درودِ پاک کا وِرد اور اِنعامات کی بارشیں

حضرت سید محمد بن سلیمان جزولی رحمہ اللہ تعالیٰ صاحب دلائل الخیرات ایک جگہ تشریف لے گئے اور وہاں پر نماز کا وقت ہو گیا۔ آپ نے وضو کا ارادہ کیا۔ دیکھا تو ایک کنواں ہے جس میں پانی موجود ہے لیکن اس پر کوئی پانی نکالنے کا سامان (رسی' ڈول) وغیرہ نہیں ہے۔

فرمایا میں اسی فکر میں تھا کہ ایک بچی نے مکان کے اوپر سے جھانکا اور پوچھا "آپ کیا تلاش کر رہے ہیں؟" فرمایا "بیٹی! مجھے وضو کرنا ہے مگر پانی نکالنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے"۔

اس نے پوچھا "آپ کا نام کیا ہے؟"

فرمایا "مجھے محمد بن سلیمان جزولی کہتے ہیں"۔ یہ سن کر اس بچی نے کہا۔ "اچھا آپ ہی ہیں کہ جن کی مدح وثناء کے ڈنکے بج رہے ہیں' مگر کنویں سے پانی نہیں نکال سکتے"۔

یہ کہہ کر اس بچی نے کنویں میں اپنا لعاب دہن (تھوک) ڈال دیا۔ تو آناً فاناً پانی کناروں تک آگیا بلکہ زمین پر بہنے لگا۔ آپ نے وضو کیا اور نماز سے فارغ ہو کر اس بچی سے پوچھا "بیٹی! میں تجھے قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ بتا! تو نے یہ کمال کیسے حاصل کیا؟"

بچی نے کہا ”یہ جو کچھ آپ نے دیکھا ہے یہ اس ذات گرامی پر درود پاک کی برکت ہے جو کہ اگر جنگل میں تشریف لے جائیں تو درندے چرندے آپ کے دامن میں پناہ لیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تو حضرت شیخ جزولی قدس سرہ نے وہاں قسم کھائی کہ درود پاک کے متعلق کتاب لکھوں گا اور پھر آپ نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ”دلائل الخیرات“ ہے“۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۴۴)

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

(امام احمد رضا بریلوی)

یہی وہ حضرت شیخ جزولی رضی اللہ عنہ ہیں کہ جن کے متعلق یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچی ہوئی ہے کہ آپ کی قبر مبارک سے کستوری کی خوشبو مہکتی تھی کیونکہ آپ اپنی زندگی میں درود پاک بہت زیادہ پڑھا کرتے تھے۔ (مطالع المسرات ص ۴)

نیز حضرت شیخ جزولی رضی اللہ عنہ ”صاحب دلائل الخیرات“ قدس سرہ کے وصال کے ستتر سال بعد آپ کو قبر مبارک سے نکالا گیا اور سوس (جگہ کا نام) سے مراکش منتقل کیا گیا۔ جب آپ کا جسد مبارک کھولا گیا تو دیکھا کہ آپ کا کفن بھی بوسیدہ نہیں ہوا تھا اور آپ بالکل صحیح و سالم ہیں جیسے کہ آج ہی لیٹے ہیں۔

نہ تو زمین نے آپ کو چھیڑا ہے نہ آپ کی کوئی حالت بدلی ہے۔ بلکہ جب آپ کا وصال ہوا تھا تو آپ نے تازہ تازہ خط بنوایا تھا اور ستتر سال کے بعد جب آپ کا جسد مبارک نکالا گیا تو ایسے تھا جیسے آج ہی خط بنوایا ہے' بلکہ کسی نے براہ امتحان آپ کے رخسار مبارک پر انگلی رکھ کر دبایا اور انگلی اٹھائی تو اس جگہ سے خون ہٹ گیا اور وہ جگہ سفید نظر آ رہی تھی۔ پھر تھوڑی دیر بعد وہ جگہ سرخ ہو گئی۔ جیسے کہ زندوں کے جسم میں خون رواں ہوتا ہے' اور دبانے سے یوں ہی ہوتا ہے اور یہ ساری بہاریں درود پاک کی کثرت کی برکت سے ہیں۔ (مطالع المسرات ص ۴)

واسطہ پیارے کا ایسا ہو کہ جو سنی مرے
یوں نہ فرمائیں ترے شاہد کہ وہ فاجر گیا

(امام احمد رضا بریلوی)

عہد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک مالدار یہودی نے اسلام کی تذلیل کے قصد سے' اپنے باغ میں کام کرنے والے' ایک غریب مسلمان پر ایک اونٹ کی چوری کا الزام لگایا' حالانکہ وہ اونٹ حقیقت میں اس غریب مہاجر مسلمان کا تھا۔ رئیس یہودی نے چار منافقوں کے ہاتھ کچھ رقم تھما کر' جھوٹی گواہی دینے کیلئے آمادہ کر لیا۔ یہودی نے اس نادار مسلمان کو چوری کا جرم ثابت کرنے کے لیے بارگاہ

رسالت میں پیش کیا' اور چاروں منافقوں نے شہادت دی کہ اس اونٹ کا صحیح مالک یہ یہودی ہے۔ ہم اس اونٹ کو اس کی ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے وقت سے جانتے پہچانتے ہیں۔

صاحب علم الاولین و آخرین ﷺ نے اس غریب مہاجر سے فرمایا کہ تم اپنی صفائی میں بیان دو اور شہادت پیش کرو کہ یہ اونٹ تمہارا ہے اور تم نے چوری نہیں کی۔ غریب مہاجر نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ میں نے اپنی ساری دولت و جائیداد اور تمام اقرباء کو' صرف آپ کی خاطر مکہ میں چھوڑ کر' اپنے اسی اونٹ پر سوار ہو کر آپ کی خدمت میں پہنچا ہوں۔ پیٹ بھرنے کے لیے اس یہودی کے پاس باغ میں کام کرتا ہوں یہ میرا اونٹ ہے مگر میرے پاس کسی قسم کا گواہ اور شہادت موجود نہیں ہے۔

آپ ﷺ نے اونٹ یہودی کو دیدیا اور چوری کے جرم میں اس نادار مہاجر کے ہاتھ کاٹ ڈالنے کا حکم صادر فرمایا' وہ مسلم حیرت زدہ ہو کر جانب آسمان نظر اٹھائے عرض کرنے لگا کہ اے رب علیم و حکیم تو جانتا ہے کہ اونٹ کی چوری میں نے نہیں کی' اس کے بعد رسول اللہ ﷺ سے دست بستہ عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ کا حکم مبارک حق ہے' مگر اب جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو قدرت بخشی ہے' مجھ غریب پر کرم فرمائیں

اور اونٹ سے ہی پوچھ لیں کہ اس کا سچا مالک کون ہے؟ رسول برحق ﷺ نے یہودی سے واپس اونٹ کو اپنے سامنے لاکر پوچھا کہ اے بے زبان اونٹ! بتا تیرا سچا مالک کون ہے؟ اب قدرت الٰہی اور معجزہ مصطفوی ﷺ کی بہار دیکھو' اونٹ نے فصیح عربی زبان میں بولنا شروع کیا "انا لهذا المسلم وان هولاءالشهود لكاذبون" کہ یارسول اللہ ﷺ میں اس مسلمان کا ہوں اور یہ مدعی یہودی اور سب گواہ سراسر جھوٹے ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے اس یہودی کو نامراد لوٹا دیا اور اس غریب مہاجر صحابی کو اپنے پاس بلا کر پوچھا کہ مجھے بتا تو کون سا ایسا عمل کرتا ہے جس کے سبب سے اللہ پاک نے تیری سچائی کے اظہار کی خاطر بے زبان جانور کو زبان عطا فرمائی"۔

اس عاشق رسول ﷺ نے روتے ہوئے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ مجھے پیٹ پالنے کیلئے دن بھر مزدوری سے فرصت نہیں ملتی' صرف رات کو تھوڑا سا وقت نصیب ہوتا ہے اور میں اس وقت تک سر کو تکیہ پر نہیں رکھتا' جب تک آپ پر سو دفعہ صلوات کا ورد ختم نہ کرلوں یہی میرا عمل ہے' یہی زاد راہ آخرت ہے۔

حضور رحمت ہر عالم ﷺ نے فرمایا کہ تیرے اس درود

کی برکتوں نے دنیا میں دست بریدگی کی رسوائی سے تجھے بچالیا اور آخرت میں تو غضب الٰہی سے نجات پاگیا۔

وہ دل پتھر سے بدتر' جو نہ ہو شیدا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
وہ سر کس کام کا جس میں نہ ہو سودا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
کوئی مانے نہ مانے' انکے رتبے میں کمی کیا ہو
کوئی چاہے نہ چاہے' ہے خدا شیدا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت ہی' خدا کی عین اطاعت ہے
وہی تابع خدا کا ہے' جو ہے تابع محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
فرشتے آسماں سے' روز آتے ہیں زیارت کو
کہاں وہ عرش اعظم ہے' کہاں روضہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

ایک دفعہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس خیرات کرنے کے لئے کچھ نہیں تھا۔ چند کافروں نے آپ کا مذاق اڑانے کے لئے ایک سائل کو آپ کے پاس بھیجا۔ اس نے آکر خیرات کے لئے دست دراز کیا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی اور سائل کی ہتھیلی پر دس بار درود شریف پڑھ کر پھونک ماردی اور فرمایا اس مٹھی کو وہاں جاکر کھولنا جہاں سے تم آئے ہو۔ یہ تمام منظر سائل کے کافر ساتھی بھی دیکھ رہے تھے اور دل ہی دل میں خوش ہو رہے تھے کہ ان کا ساتھی خالی ہاتھ واپس آرہا ہے۔ سائل اپنے کافر

ساتھیوں کے پاس واپس آیا تو سب پوچھنے لگے کہ حضرت علی نے تمہیں کیا دیا؟ سائل نے بند مٹھی کھولی تو مٹھی سونے کے دیناروں سے بھری ہوئی تھی۔ یہ منظر دیکھ کر تمام کافر لرز اٹھے اور ایمان لے آئے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ ہر جگہ ہر وقت اپنے پیارے آقا رحمت ہر عالم ﷺ پر درود اور خوب سلام بھیجا کریں۔ (قصص المحسنین)

حضرت شیخ عبدالرحمن الصفوری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بلخ شہر میں ایک مالدار شخص تھا اور اس کے دو بیٹے تھے۔ جب رئیس والد کا انتقال ہوا دونوں بھائیوں نے باپ کے ترکہ کو دو حصے میں تقسیم کر کے ایک ایک حصہ پر قبضہ کر لیا' لیکن باپ کے ترکہ میں رسول اقدس ﷺ کے تین عدد بال مبارک بھی تھے ہر ایک بھائی نے ایک ایک بال مبارک لے لیا۔

بڑے بھائی کہنے لگے کہ چلو تیسرے بال مبارک کو کاٹ کر دو حصہ کر لیں تو چھوٹے بھائی نے کہا کہ یہ نہیں ہو سکتا کیونکہ عظمت رسول ﷺ واجب ہے' ان کے بال مبارک کو کاٹنا بڑی بے ادبی ہے۔ بڑے بھائی نے مشورہ دیا کہ اگر تم راضی ہو تو' تم تینوں بال مبارک لے لو اور مال کا جو حصہ تمہیں ملا ہے مجھے دے دو۔ چھوٹے بھائی نے منظور کر لیا اور حضور سرکار دو عالم ﷺ

کے تینوں بال مبارک کو لے کر بڑے بھائی کو کل مل دے دیا۔ تھوڑے عرصے میں بڑے بھائی کا تمام مال ضائع ہو گیا اور وہ مفلس بن گیا ایک رات اس مفلس بھائی نے رسول اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور اپنی غربت و ناداری کی شکایت کی۔ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے محروم و بد قسمت! تو نے میرے بال مبارک کی توقیر نہ کی' بلکہ دنیا کو ان پر ترجیح دی' لیکن وہ تیرے چھوٹے بھائی نے میرے بالوں کا اس قدر احترام کیا کہ سب اموال میراث' ترک کر کے میرے بالوں کو حاصل کیا۔ وہ ان بال مبارک کو دیکھ دیکھ کر بڑی محبت و توقیر سے مجھ پر صلوات بھیجتا رہا' اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس کو میرے بالوں کی تعظیم اور کثرت صلوات کے نتیجے میں دنیا و آخرت کا رئیس بنا دیا ہے' اس نے سعادت دارین حاصل کر لی اور تو محروم رہ گیا' جاگنے کے بعد بڑا بھائی بہت افسوس کرتے ہوئے اپنے چھوٹے بھائی کا پتہ ڈھونڈھ نکال کر اس کی خدمت میں پہنچا اور اس کے خادموں میں شامل ہو کر ذلت بھری زندگی گزاری۔

اب غور کیجئے کہ صلوات الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور توقیر نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انسان کی دینوی و اخروی زندگی کو سنوارتی ہے' اور جو بے اعتنائی برتتا ہے' اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکت دین و دنیا میں اس

سے دور بھاگ جاتی ہے۔

ہم سیہ کاروں پہ یا رب تپش محشر میں
سایہ افگن ہوں تیرے پیارے کے پیارے گیسو
بھینی خوشبو سے مہک جاتی ہیں گلیاں واللہ
کیسے پھولوں میں بسائے ہیں تمہارے گیسو

(امام احمد رضا بریلوی)

صَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَآلِهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ

درود خزینۂ فضائل و برکات

ہر نماز خصوصاً نماز جمعہ کے بعد مدینہ منورہ کی جانب منہ کر کے سو مرتبہ درود پاک پڑھیے تمام فضائل و برکات حاصل کیجئے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
قَدْ ضَاقَتْ حِيْلَتِيْ فَاَدْرِكْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ

درود حل المشکلات

ہر مشکل کے حل کے لیے سونے سے پہلے باوضو ہو کر ایک معین تعداد میں پڑھیں۔

درودِ پاک اور تعظیمِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نقل ہے کہ بنی اسرائیل کے زمانہ میں ایک سخت بدکار' ظالم' فاسق و فاجر شخص تھا' جب اس کی موت آئی تو لوگوں نے بڑی مسرت کا اظہار کیا کہ آج ایک ظالم اور نالائق فرد ہماری جماعت سے دور ہو گیا ہے' تو لوگ انتقاما اس بدکار کے پاؤں میں رسی ڈال کر کھینچتے ہوئے اسے غلاظت اور ناپاکی کے ڈھیر پر ڈال آئے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے جبرئیل امین علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس یہ پیغام پہنچایا' کہ اے موسیٰ! اللہ پاک فرماتا ہے کہ ان کے دوستوں میں سے ایک خاص دوست کا انتقال ہوا ہے' لوگوں نے ازراہ دشمنی اس کی لاش کو غلاظت کی جگہ پھینک دیا ہے' تم جاؤ اس کو وہاں سے نکال کر بخوبی تجہیز و تکفین کر کے بنی اسرائیل کو اس کی نماز جنازہ میں شرکت کرنے کی دعوت دو' اور اعلان کر دو' کہ جو جو اس کی نماز جنازہ میں شریک ہو گا' اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام فی الفور وہاں پہنچے' تو دیکھا کہ لاش اس فاسق و فاجر کی ہے جس نے زندگی بھر خدا کی نافرمانی اور لوگوں پر ظلم و ستم کرنے میں عمر گزار دی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام متحیر ہوئے چونکہ مامور تھے حکم الٰہی بجا لائے۔ نماز جنازہ سے فارغ ہو کر بارگاہ الٰہی میں عرضی پیش کی کہ بار الٰہی یہ معاملہ کیا ہے؟ وحی آئی کہ اے موسیٰ میرے بندوں نے جو کچھ اس کی بیجا حرکتیں اور خطائیں دیکھیں۔ وہ اس سے سو گناہ زیادہ خطا کار ہے۔ لیکن ایک دن اس نے توریت کی تلاوت کی۔ اثنائے تلاوت جب اس کی نظر میرے محبوب ﷺ کے نام اقدس پر پڑی اور صفت رسول کو دیکھا۔ محبت محمدی ﷺ اس کے دل میں جاگ اٹھی۔ اس نے اس ورق کو جس پر میرے محبوب خاتم الانبیا ﷺ کا نام لکھا تھا' خوب چوما' اور پیار کیا اور چہرے سے بار بار لگایا۔ لہٰذا میں نے اس کو اپنے محبوب ﷺ کے نام کا احترام کرنے پر بخش دیا' اور اپنے دوستوں کی فہرست میں اس کا نام درج کروا دیا۔

اے گدائے محمدی ﷺ اپنے آقا کی صفت سن لی؟ اگر ایک یہودی احترام نام نبی ﷺ کے وسیلے سے مقام عزت اور راہ نجات حاصل کر لے اور ہم امتیان محمد اور جان نثاران احمد ہو کر ورد درود سے محروم رہ جائیں' اور بروز محشر' ساقی کوثر کے دست مبارک سے آب کوثر بطور انعام پانے کی نوبت نہ آئے تو اس سے زیادہ حسرت و افسوس کی بات اور کیا ہو سکتی ہے؟۔

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں معتکف تھے۔ اچانک امیر المومنین امام جعفر المنصور پانچ سو لشکر کے ہمراہ امام مالک رضی اللہ عنہ کے سامنے حاضر ہو کر بلند آواز میں کچھ پوچھنے لگے' تو حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے امیر المومنین! اس مسجد میں اپنی آواز کو بلند ہونے نہ دیجئے کیونکہ اللہ جل شانہ نے قوم مسلم کو قرآن مجید میں ادب کا طریقہ بتایا ہے اور رب دو جہاں نے فرمایا ہے۔ "لا تَرْفَعُوا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ" الایہ۔ "یعنی اے مومنو! تم اپنی آوازوں کو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سے بلند مت کرو اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بوقت گفتگو آہستگی اور نرمی' اختیار کرو"۔ یہ سن کر امیر المومنین نادم و خاموش ہو گئے۔ بعدہ آہستہ و سرگوشی کے لہجہ میں حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ حضرت میں نے زیارت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کر لی ہے۔ اب دعا کرنا باقی رہ گیا ہے' لہذا آپ ایک امام ہیں' پوچھتا ہوں کہ وقت دعا کیا قبلہ کی طرف منہ کروں' یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف رخ کروں؟ امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "خبردار اپنے چہرے کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ہرگز نہ پھیریئے' تیرے اور تیرے باپ آدم علیہ السلام کے وجود کا وسیلہ ذات محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منہ کر کے اپنی تمنائیں

طلب کیجئے اور ان کی سفارش کا وسیلہ پکڑیے۔ کیونکہ اللہ جل شانہ نے کلام پاک میں فرمایا ہے۔ "وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا" (سورہ نساء آیت ۶۴)

آیت کریمہ کا ترجمہ یہ ہے۔ "اگر میرے بندے اپنی جانوں پر (خطا و عصیان سے) ظلم کریں' اور اے محبوب ﷺ' تیرے حضور حاضر ہوں' اور اللہ تعالیٰ سے معافی کے طالب بنیں اور رسول ﷺ ان کی سفارش کریں تو ضرور اللہ تعالیٰ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے"۔ حضرت عتبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے روضہ انور کے پاس بیٹھا ہوا تھا' ایک اعرابی آیا اس نے کہا: السلام علیک یارسول اللہ ﷺ میں نے اللہ تعالیٰ کا فرمان سنا ہے "اگر لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کریں' تو تمہارے پاس آئیں' پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کریں اور رسول ان کے لیے مغفرت طلب کریں تو ضرور اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے (القرآن)"

میں آپ کے پاس اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہوئے اور آپ سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شفاعت طلب کرتے ہوئے حاضر ہوا ہوں' پھر اس اعرابی نے یہ شعر پڑھے:

یا خیر من دفنت بالقاع اعظمہ
فطاب من طیبھن القاع والاکم
نفسی الفداء لقبر انت ساکنہ
فیہ العفاف و فیہ **الجود** و الکرم

(ترجمہ) اے بہترین ذوات کہ اس میدان میں ان کا جسم اطہر مدفون ہے جس کی خوشبو سے میدان اور ٹیلے مہک اٹھتے ہیں۔

میری جان اس قبر انور پر فدا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں' اس میں پاکدامنی ہے اور اس میں جود و کرم ہے۔

اس کے بعد اعرابی چلا گیا۔ عتبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مجھے اونگھ آگئی۔ میں نے خواب میں رحمت ہر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ عتبی! اعرابی کے پاس جاؤ اور اسے خوشخبری دو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرما دی ہے۔

امام احمد رضا بریلوی برکات امداد ص ۸

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ

درود شافعی

اس درود پاک کو پڑھنے والا امام کے ساتھ جنت میں لے جایا جائے گا

جنت کی اصل نورِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

شیخ علامہ ابن المبارک رحمہ اللہ تعالیٰ کتاب الابریز میں تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے استاد سیدنا عبدالعزیز الدباغ رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا ہے کہ ہر مومن **کا** درود شریف قطعی طور پر مقبول ہے اور اس بات میں ذرہ بھر شک نہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا افضل الاعمال ہے کیونکہ صلوٰۃ یعنی درود شریف ان فرشتوں کا خالص ذکر ہے' جو اللہ پاک نے جنت کے چاروں طرف مقرر فرما رکھے ہیں' اور درودوں کی برکت ہی سے' جنت کی وسعت و کشادگی ہوتی رہتی ہے' کیونکہ جب جب کہ وہ فرشتے اطراف جنت میں ورد درود کرتے ہیں' جنت وسیع ہوتی جاتی ہے۔ فرشتے ذکر درود سے رکتے نہیں' اور جنت بھی وسیع سے وسیع تر ہونے سے رکتی نہیں' فرشتوں کا درود جاری رہتا ہے اور جنت کی وسعت ذکر صلوٰۃ کے ساتھ ساتھ بڑھتی رہتی ہے اور جنت کا وسعت اختیار کرنا اس وقت بند ہو جاتا ہے جب فرشتے ورد درود سے ذکر تسبیح کی طرف پلٹ جاتے ہیں' مگر فرشتے اس وقت تک ذکر صلوٰۃ و درود میں مشغول رہتے ہیں' جب تک اللہ جل شانہ' جنت میں اہل جنت پر جلوہ گری نہیں فرماتا' جب اللہ پاک جنتیوں پر جلوہ افگنی فرماتا ہے اور اس

جلوہ کو فرشتے دیکھ لیتے ہیں' تو فرشتے تسبیح پڑھنے میں مشغول ہو جاتے ہیں اور جب ملائکہ تسبیح شروع کر دیتے ہیں' جنت کی توسیع رُک دی جاتی ہے اور جنت اپنے بسنے والوں کے ساتھ ٹھہر جاتی ہے۔ اور سکون اختیار کرلیتی ہے۔

اگر جنت کے اطراف کے فرشتے ان کی تخلیق کے وقت سے تسبیح میں مشغول ہو جاتے' تو جنت اپنی حد سے ذرہ بھر نہیں بڑھتی اور وسعت نصیب نہ ہوتی تو یہ جنت کا وسعت پانا بھی حضور سرور دو عالم ﷺ کے درودوں کی برکت سے ہے۔

عرش بریں پہ کیوں نہ ہو فردوس کا دماغ
اتری ہوئی شبیہ تیرے بام و در کی ہے

وہ خلد جس میں اترے گی ابرار کی برات
ادنا نچھاور اس میرے دلہا کے سر کی ہے

(امام احمد رضا بریلوی)

شیخ ابن المبارک رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے استاد حضرت عبدالعزیز الدباغ رحمہ اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا کہ جنت صرف رسول اکرم ﷺ کی صدائے درود سے کیوں بڑھتی ہے؟ باقی اذکار اور تسبیحوں سے کیوں نہیں بڑھتی؟ تو حضرت

نے فرمایا کہ جنت کی اصل رسول اللہ ﷺ کا نور پاک ہے' تو جس طرح بچہ اپنی ماں کے لئے تڑپتا اور مچلتا ہے' اور جب اپنی ماں کی آواز یا آہٹ سن لیتا ہے' تو بچہ اشتیاق و محبت سے اس آواز و آہٹ کی طرف لپک پڑتا ہے' تاکہ ماں کی گود سے سیرابی و سکون حاصل کرے۔

بالکل اسی طرح اطراف جنت کے فرشتے ذکر نبی ﷺ اور درود رسول ﷺ میں مصروف ہو جاتے ہیں اور جنت اپنی اصل کے اشتیاق کی بناء پر صلوۃ رسول ﷺ کی پکار کی طرف ہر ہر طرف سے دوڑ پڑتی ہے' فرشتے جنت کو جگہ دیتے ہوئے پیچھے ہٹتے رہتے ہیں' پھر نتیجتہً جنت اپنی تمام جہتوں میں وسعت اختیار کرتی جاتی ہے۔

حضرت شیخ عبدالعزیز الدباغ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر ارادہ الٰہی نہ ہوتا اور اللہ عزوجل جنت کو روک نہ رکھتا' تو ضرور جنت رسول پاک ﷺ کی زندگی میں دنیا کی طرف نکل پڑتی اور جہاں جہاں رسول ﷺ ہوتے جنت بھی وہیں ساتھ ہوتی' جہاں جہاں رسول ﷺ چلتے جنت بھی ساتھ ساتھ چلتی' جہاں رسول ﷺ رات بسر فرماتے جنت بھی وہیں رات گزارتی' تو نتیجہ یہ حاصل ہوا کہ اگر اللہ جل شانہ جنت کو اپنی

مرضی پر چھوڑ رکھتا تو جنت اپنی مقررہ جگہ سے نکل کر مکہ المکرمہ' پھر مدینہ المنورہ پہنچ جاتی' کبھی میدان بدر' کبھی خیبر' کبھی حدیبیہ کا سفر کرتی' اور قدم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا مسکن و جائے پناہ بنا لیتی۔

لیکن اللہ جل شانہ نے جنت کو' حضرت سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف نکل جانے سے اس لیے روک دیا تھا کہ اپنے بندوں کا امتحان ہو جائے کہ کون جنت دیکھے بغیر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی اختیار کرتا ہے اور کون تنقید کرتا ہے اور کون منہ پھیر لیتا ہے۔ اگر جنت بذات خود قدم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لوٹتی جاتی تو دنیا میں ہر فرد بشر ذات خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مفتون و قربان ہو جاتا اور مطیع بندوں کا امتیاز نہ ہو سکتا۔ لہٰذا اللہ پاک نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دنیوی زندگی سے جنت کو دور رکھ کر اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتحان بندوں سے لیا ہے۔ جبھی تو اللہ پاک نے اپنے کلام پاک میں بندہ کو "تنبیہا" اور اشارہ" فرما دیا ہے۔ وَمَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ یعنی جس نے میرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مان لی تو ضرور اس نے میری مان لی ہے۔ اب ثابت ہو گیا کہ عرفان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الٰہی ہے' ذکر رسول ذکر الٰہی ہے۔ مدح رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حمد الٰہی ہے۔

حیوانات و نباتات اور درود و سلام

ایک مرتبہ کسی سوداگر کا بحری جہاز سمندر میں جا رہا تھا اس میں ایک آدمی روزانہ درود پاک پڑھا کرتا تھا۔ ایک دن وہ درود پاک پڑھ رہا تھا۔ دیکھا کہ ایک مچھلی جہاز کے ساتھ آ رہی ہے اور وہ درود پاک سن رہی ہے۔ بعد ازاں وہ مچھلی اتفاق سے شکاری کے جال میں پھنس گئی۔ شکاری اس کو پکڑ کر بازار میں فروخت کرنے کے لئے لے گیا۔ وہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے خرید لی کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت کروں گا۔

وہ مچھلی لے کر گھر گئے اور بیوی صاحبہ سے فرمایا کہ اس کو اچھی طرح بنا کر پکاؤ۔ اس نے مچھلی کو ہنڈیا میں ڈال کر چولہے پر رکھا اور نیچے آگ جلائی۔ مچھلی کا پکنا تو درکنار آگ بھی نہ جلتی تھی۔ جب آگ جلاتے بجھ جاتی' تھک ہار کر دربار رسالت میں حاضر ہو کر ماجرا عرض کیا۔ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "دنیا کی آگ کیا' اسے تو دوزخ کی آگ بھی نہیں جلا سکتی۔ کیونکہ جہاز پر سوار ایک آدمی درود پاک پڑھ رہا تھا' یہ سنتی رہی ہے"۔ (منقول از وعظ بے نظیر ص ۲۲)

وہ خاص اونٹ جس پر آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سواری فرماتے

تھے' عضباء (اونٹ کا نام) تھا۔ یہ اونٹ جب بارگاہ آقا و مولا ﷺ میں حاضر ہوا تو فصیح عربی زبان میں سلام عرض کیا۔ پھر بتایا کہ جنگل کے جانور رات کے وقت میرے اردگرد جمع ہو جاتے اور کہتے تھے۔ "اسے نہ چھیڑنا' یہ حضور ﷺ کی سواری ہے"۔ اس نے اللہ تعالیٰ کے اس احسان پر شکر ادا کیا کہ وہ منزل مقصود پر پہنچ گیا ہے۔ پھر اس نے درخواست کی کہ مجھے جنت میں آپ کی سواری بنایا جائے اور میری پشت پر کوئی دوسرا سواری نہ کر سکے۔ حضور ﷺ نے اس کی درخواست کو شرف قبولیت بخشا اور پھر وہ آپ کی سواری میں رہا اور حضور ﷺ کے پردہ فرمانے کے چند دن بعد اس نے جان دے دی۔ (معین واعظ کاشفی۔ معارج النبوت فی مدارج الفتوت۔ جلد سوم ص ۱۰۶)

جس طرح حیوان حضور سید عالم ﷺ کے امر کے مطیع تھے' اسی طرح نباتات بھی آپ ﷺ کے فرمانبردار تھے۔ چنانچہ درختوں کا خدمت اقدس میں آنا' سلام کرنا' آپ ﷺ کی رسالت کی گواہی دینا احادیث کثیرہ سے ثابت ہے۔ ایک دو مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ سلام اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جب میری طرف وحی بھیجی گئی تو

میرا گزر جس پتھر یا درخت پر ہوتا وہ یوں سلام عرض کرتا' "السلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم"۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بنی عامر بن صعصعہ میں سے ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا۔ "میں کیسے پہچانوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں"۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اگر میں اس کھجور کے درخت کی شاخ کو بلاؤں تو کیا تم میری رسالت کی گواہی دو گے؟ اس نے کہا ہاں! پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شاخ کی طرف اشارہ کیا۔ وہ شاخ درخت سے (ازخود) الگ ہوئی اور زمین پر گری۔ پھر سجدے کرتی ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں آ کھڑی ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ واپس جاؤ۔ وہ واپس اپنی جگہ درخت پر جا کر لگ گئی۔ ایسے جیسے کبھی وہاں سے اتری ہی نہ تھی۔ یہ دیکھتے ہی اس اعرابی نے کلمہ پڑھا اور دولت ایمان سے مالا مال ہو گیا۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل' امام بخاری' امام دارمی ترمذی' حاکم' بیہقی' ابو نعیم' ابو یعلی نے حضرت سعد رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے۔ حاکم ترمذی نے صحیح کہا۔ نیز امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے خصائص الکبریٰ جلد دوم میں تحریر فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن مجھے حضور سید عالم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ساتھ مکہ

مکہ کے نواح میں لائے' میں نے دیکھا جو بھی درخت یا پہاڑ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آتا وہ عرض گزار ہوتا۔ السلام علیک یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔ حضور سید عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے معجزات حد و عد سے باہر ہیں۔ حضور سید عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا وجود مسعود سراپا معجزات کا مرقع تھا۔

ایک شخص نے ایک ہرنی شکار کی اور وہ اسے پکڑ کر جا رہا تھا۔ جب نبی رحمت شفیق امت مرجع خلائق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے گزرا تو اللہ تعالیٰ نے اس ہرنی کو قوت گویائی عطا فرما دی تو ہرنی نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے چھوٹے چھوٹے بچے دودھ پیتے ہیں اور اس وقت وہ بھوکے ہیں' لہٰذا آپ شکاری کو ارشاد فرمائیں کہ وہ مجھے چھوڑ دے' میں بچوں کو دودھ پلا کر واپس آ جاؤں گی' شاہ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تو واپس نہ آئی تو پھر؟ ہرنی نے جواب دیا اگر میں واپس نہ آؤں تو مجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جیسے اس شخص پر لعنت ہوتی ہے جس کے سامنے آپ کا ذکر پاک ہو اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک نہ پڑھے یا جیسی لعنت اس شخص پر ہوتی ہے جو نماز پڑھے اور پھر دعا نہ مانگنا۔ پھر سرکار دو عالم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شکاری کو حکم دیا کہ اسے چھوڑ دے اور میں اس کا ضامن ہوں۔ اس نے ہرنی کو چھوڑ دیا۔ ہرنی بچوں کو دودھ پلا

کر واپس آ گئی۔ پھر جبریل علیہ السلام بارگاہ نبوت میں حاضر ہو گئے اور عرض کی یا حبیب اللہ! اللہ تعالیٰ سلام فرماتا ہے اور یہ ارشاد فرماتا ہے مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! میں آپ کی امت کے ساتھ اس سے بھی زیادہ مہربان ہوں جیسے کہ اس ہرنی کو اپنی اولاد کے ساتھ شفقت ہے اور میں آپ کی امت کو آپ کی طرف لوٹاؤں گا جیسے کہ یہ ہرنی آپ کی طرف لوٹ کر آئی ہے۔ (القول البدیع ص ۱۴۸)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بعددِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

فتنہ اور ابتلاءات سے حفاظت کے لیے بعد نماز ایک ہزار مرتبہ پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ عَدَدَ کَمَالِ اللّٰہِ وَکَمَا یَلِیْقُ بِکَمَالِہٖ

ایک مرتبہ یہ درود پاک پڑھنے سے
چودہ ہزار مرتبہ درود پاک پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

جان کنی کے وقت برکاتِ دُرود پاک

ایک مریض نزع کی حالت میں تھا۔ اس کا دوست تیمارداری کے لئے آیا اور دیکھ کر پوچھا "اے دوست! جاں کنی کی تلخی کا کیا حال ہے؟" جواب دیا "مجھے کوئی تکلیف نہیں محسوس ہو رہی کیونکہ میں نے علماء کرام سے سن رکھا ہے کہ جو شخص حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پاک کی کثرت کرے اسے اللہ تعالیٰ موت کی تلخی سے امن دیتا ہے"۔ (نزہۃ المجالس ص ۱۰۹/۲)

خلاد بن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ پر جب جانکنی کی حالت طاری ہوئی تو اس کے سر کے نیچے سے ایک ٹکڑا ملا جس پر لکھا ہوا تھا۔ ھذہ براۃ من النار لخلاد بن کثیر لوگوں نے اس کے گھر والوں سے پوچھا کہ اس کا کیا عمل تھا۔ جواب ملا کہ یہ ہر جمعہ کو ہزار بار درود پاک پڑھا کرتے تھے۔ (القول البدیع ص ۱۹۷)

امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں ایک مالدار آدمی تھا جس کا کردار اچھا نہیں تھا۔ لیکن اسے درود پاک پڑھنے کا بڑا شوق تھا۔ کسی وقت وہ درود پاک سے غافل نہیں رہتا تھا۔ جب اس کا آخری وقت آیا اور جانکنی کی حالت طاری ہوئی تو اس کا چہرہ سیاہ ہوگیا اور بہت زیادہ تنگی لاحق ہوئی۔

حتی کہ جو دیکھتا ڈر جاتا تو اس نے جانکنی کی حالت میں ندا دی۔

"اے اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ! میں آپ سے محبت رکھتا ہوں اور درود پاک کی کثرت کرتا ہوں"۔

ابھی اس نے یہ ندا پوری بھی نہ کی تھی کہ اچانک ایک پرندہ آسمان سے نازل ہوا اور اس نے اپنا پر اس آدمی کے چہرہ پر پھیر دیا۔ فورا" اس کا چہرہ چمک اٹھا اور کستوری کی سی خوشبو مہک گئی اور وہ کلمہ طیبہ پڑھتا ہوا دنیا سے رخصت ہو گیا۔ اور پھر جب اس کی تجہیز و تکفین کر کے قبر کی طرف لے گئے اور اسے لحد میں رکھا تو ہاتف سے آواز سنی۔ ہم نے اس بندے کو قبر میں رکھنے سے پہلے ہی کفایت کی اور اس درود پاک نے جو یہ میرے حبیب ﷺ پر پڑھا کرتا تھا اسے قبر سے اٹھا کر جنت میں پہنچا دیا ہے۔

یہ سن کر لوگ بہت متعجب ہوئے اور پھر جب رات ہوئی تو کسی نے دیکھا زمین و آسمان کے درمیان چل رہا ہے اور پڑھ رہا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (درۃ الناصحین ص ۱۷۲)

برستا نہیں دیکھ کر ابر رحمت
بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے

(امام احمد رضا بریلوی)

حضرت سیدی المکرم سید امام علی شاہ قدس سرہ مکان شریف والوں کی مسجد میں روزانہ نماز عصر کے بعد ایک لاکھ پچیس ہزار بار درود پاک (خضری) پڑھا جاتا تھا۔ کسی صاحب کشف نے دیکھا کہ آپ کی مسجد کثرت ذکر اور کثرت درود پاک سے روشن اور منور رہتی ہے۔ گویا نور سے جگمگا رہی ہے۔ (ماہنامہ سلسبیل شوال ۱۳۸۴ھ ص ۴۸)

شیخ احمد بن منصور رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ جب فوت ہوئے تو اہل شیراز میں سے کسی نے ان کو خواب میں دیکھا کہ وہ جامع شیراز کے محراب میں کھڑے ہیں اور انھوں نے بہترین حلہ زیب تن کیا ہوا ہے اور ان کے سر پر تاج ہے جو کہ موتیوں سے جڑاؤ ہے۔

خواب دیکھنے والے نے پوچھا حضرت! کیا حال ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور میرا اکرام فرمایا اور مجھے تاج پہنا کر جنت میں داخل کیا۔ پوچھا "کس سبب سے؟" تو جواب دیا کہ میں نبی اکرم رسول محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک کی کثرت کیا کرتا تھا۔ یہی عمل کام آیا ہے۔ (القول البدیع۔ ص ۱۱۷)

شیخ حسین بن احمد بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ "میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی یا اللہ! میں خواب میں ابو صالح موذن کو دیکھنا چاہتا ہوں چنانچہ میری دعا قبول ہوئی اور میں نے خواب میں موذن کو

دیکھا کہ بہت شاندار حالت میں ہے۔ میں نے پوچھا اے ابو صالح! مجھے اپنے یہاں کے حالات سے خبر دو۔ تو فرمایا۔ "اگر مصطفیٰ ﷺ کی ذات گرامی پر درود پاک کی کثرت نہ کی ہوتی تو میں تباہ و ہلاک ہو گیا ہوتا"۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۲۰)

ایک عورت نے حضرت خواجہ حسن بصری قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری بیٹی فوت ہو گئی ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ خواب میں میری اس کے ساتھ ملاقات ہو جائے۔

حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ "جا کر نماز عشاء کے بعد چار رکعت نفل پڑھ! اور ہر رکعت میں فاتحہ شریف کے بعد سورۃ الھاکم التکاثر ایک مرتبہ پڑھ کر لیٹ جا اور نبی اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھتی پڑھتی سو جا"۔

اس عورت نے ایسا ہی کیا۔ جب سو گئی تو اس نے خواب میں اپنی لڑکی کو دیکھا کہ وہ عذاب میں مبتلا ہے۔ گندھک کا لباس پہنا ہوا ہے۔ ہاتھوں میں ہتھکڑیاں' پاؤں میں آگ کی بیڑیاں ہیں۔

یہ دیکھ کر گھبرا کر بیدار ہوئی اور پھر حضرت خواجہ قدس سرہ کی خدمت میں واقعہ بیان کیا۔ آپ نے سن کر فرمایا کچھ صدقہ کر۔ شاید اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دے۔ بعد ازاں حضرت خواجہ قدس سرہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک باغ میں تخت بچھا ہوا ہے اور اس

پر ایک لڑکی بیٹھی ہوئی ہے۔ اور اس کے سر پر نورانی تاج ہے۔ اس نے دیکھ کر عرض کی۔ "حضرت! آپ مجھے پہچانتے ہیں؟" حضرت خواجہ نے فرمایا "نہیں"۔

عرض کیا۔ "حضرت! میں وہی ہوں جس کی والدہ نے آپ سے میری ملاقات کے لئے پوچھا تھا اور آپ نے پڑھنے کو بتایا تھا۔ اس پر حضرت خواجہ نے فرمایا۔ "اے بٹی! تیری والدہ نے تو تیری حالت کچھ اور بتائی تھی مگر میں اس کے برعکس دیکھ رہا ہوں"۔

یہ سن کر لڑکی نے عرض کی۔ "حضرت! جیسے میری والدہ نے بیان کیا تھا اس طرح صرف میری حالت ہی نہیں تھی بلکہ اس قبرستان میں ستر ہزار مردہ تھا جن کو عذاب ہو رہا تھا۔ ہماری خوش نصیبی کہ ہمارے قبرستان کے پاس سے ایک عاشق رسول گزرا اور اس نے درود پاک پڑھ کر ثواب ہمیں بخش دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس درود پاک کو قبول فرما کر ہم سب سے عذاب معاف کر دیا ہے اور سب کو یہ انعام و اکرام عطا فرمایا جو آپ مجھ پر دیکھ رہے ہیں"۔ (القول البدیع ص ۱۳۱' نزھتہ المجالس ص ۳۲' سعادت الدارین ص ۱۲۲)

حرماں نصیب ہوں تجھے امید گاہ کہوں
جان مراد کان تمنا کہوں تجھے

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

(امام احمد رضا بریلوی)

ایک بزرگ فرماتے ہیں میرا ایک ہمسایہ تھا جو کہ اوباش ذہن کا فسق و فجور میں مبتلا تھا۔ میں اسے توبہ کی تلقین کیا کرتا تھا لیکن وہ اس طرف نہیں آتا تھا۔

جب وہ مر گیا تو میں خواب میں دیکھا کہ وہ جنت میں ہے میں نے اس سے پوچھا تو یہاں کیسے اور کس عمل کی وجہ سے تجھے جنت نصیب ہوئی۔ اس نے کہا میں ایک محدث کی مجلس میں حاضر ہوا تو میں نے ان کو یہ بیان کرتے سنا کہ جو کوئی محمد مصطفیٰ ﷺ پر بلند آواز سے درود پاک پڑھے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ یہ سن کر میں نے اور سب حاضرین نے بلند آواز سے درود پاک پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو بخش دیا اور جنت عطا کر دی۔

(نزہتہ المجالس ص ۲/۱۱۲)

لے خبر جلد کہ غیروں کی طرف دھیان گیا
میرے مولا میرے آقا تیرے قربان گیا

(امام احمد رضا بریلوی)

یہ لکھ کر علامہ صفوری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے

المورد العذب میں حدیث پاک دیکھی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو دنیا میں مجھ پر درود پاک پڑھتے وقت آواز بلند کرتا ہے آسمانوں میں فرشتے اس پر صلوۃ کے لئے آواز بلند کرتے ہیں۔

ابو زرعہ رحمہ اللہ تعالیٰ کو بعد موت جعفر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا کہ آسمان پر فرشتوں کی امامت کرتا ہے یعنی فرشتوں کو نماز پڑھاتا ہے۔ میں نے پوچھا اے ابو زرعہ! یہ درجہ تو نے کیسے حاصل کر لیا۔ جواب دیا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے دس لاکھ احادیث مبارکہ لکھی ہیں۔ اور یوں لکھا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ہر بار سید دو عالم ﷺ کے نام نامی کے ساتھ درود پاک لکھا ہے اور سرور کونین ﷺ کا ارشاد گرامی ہے "جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے"۔ (شرح الصدور ص ۱۲۳' سعادۃ الدارین ص ۱۲۸)

علامہ ابن نعمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا' بہت سارے علماء کرام کو جن کا شمار نہیں ہو سکتا' ان کے وصال کے بعد ان کو بہت اچھی حالت میں دیکھا گیا۔

جب ان سے پوچھا گیا تو بتایا یہ انعام نبی کریم ﷺ کی ذات مقدسہ پر درود پاک بھیجنے کی وجہ سے ہے۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۱۸) منصور ابن عمار رحمہ اللہ تعالیٰ کو موت کے بعد کسی نے

خواب میں دیکھا اور پوچھا "اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ جواب دیا کہ مجھے میرے مولیٰ نے کھڑا کیا اور فرمایا "تو منصور بن عمار ہے؟" میں نے عرض کی اے رب العالمین! میں ہی منصور بن عمار ہوں۔ پھر فرمایا "تو ہی ہے جو لوگوں کو دنیا سے نفرت دلاتا تھا اور خود دنیا میں راغب تھا"۔

میں نے عرض کیا۔ "یا اللہ! یوں ہی ہے لیکن جب بھی میں نے کسی مجلس میں وعظ شروع کیا' تو پہلے تیری حمد و ثناء کی۔ اس کے بعد تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھا' اس کے بعد لوگوں کو وعظ و نصیحت کی۔

اس عرض پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ "تو نے سچ کہا ہے" اور حکم دیا۔ "اے فرشتو! اس کے لئے آسمانوں میں منبر رکھو۔ تاکہ جیسے دنیا میں بندوں کے سامنے میری بزرگی بیان کرتا تھا آسمانوں میں یہ فرشتوں کے سامنے میری بزرگی اور عظمت بیان کرے"۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۲۶)

انھیں جانا انھیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا
آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گے

(امام احمد رضا بریلوی)

ہناد بن ابراہیم نسفی نے بیان کیا کہ میں خواب میں سید الکونین ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا اور دیکھا کہ رسول اکرم ﷺ میری طرف سے منقبض ہیں۔ میں نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر حضور اکرم ﷺ کے دست مبارک کو بوسہ دیا اور عرض کی۔ "یا رسول اللہ ﷺ ! میں اصحاب حدیث سے ہوں اور اہل سنت سے ہوں اور غریب ہوں"۔

یہ سن کر آقائے دو جہاں ﷺ نے تبسم فرمایا اور فرمایا کہ جب تو مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو سلام کیوں چھوڑ دیتا ہے؟ اس کے بعد جب بھی میں درود پاک لکھتا تو صرف صلی اللہ علیہ نہیں بلکہ پورا صلی اللہ علیہ وسلم لکھتا۔ (سعادة الدارین ص ۱۲۸)

رب اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود
حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام

(امام احمد رضا بریلوی)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

درود غوثیہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصی توجہ حاصل کرنے کے لیے ہر روز ایک مقررہ وقت پر پڑھیں

درود شریف کے فوائد روزِ محشر

حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا میں نے آج رات عجیب منظر دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ میرا ایک امتی پل صراط پر سے گزرنے لگا' کبھی وہ چلتا ہے' کبھی گرتا ہے' کبھی لٹک جاتا ہے' تو اس کا مجھ پر درود پاک پڑھا ہوا آیا اور اس امتی کا ہاتھ پکڑ کر اسے پل صراط پر سیدھا کھڑا کر دیا اور پکڑے پکڑے اس کو پار کر دیا۔ (القول البدیع ص ۱۲۴' سعادۃ الدارین ص ٦٦)

ایک میں کیا میرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا
تیرے صدقے مجھے اک بوند بہت ہے تیری
جس دن اچھوں کو ملے جام چھلکتا تیرا

(امام احمد رضا بریلوی)

اے میری امت! تمہارا مجھ پر درود پاک پڑھنا قیامت کے دن پل صراط کے اندھیرے میں تمہارے لئے نور ہو گا اور جو شخص یہ چاہے کہ قیامت کے دن اسے اجر کا پیمانہ بھر بھر کر دیا جائے' اسے چاہئے کہ وہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے (سعادۃ الدارین ص ٦٨)۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا کہ روز قیامت اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت ابوالبشر آدم علیہ السلام عرش الٰہی کے پاس سبز حلہ پہن کر تشریف فرما ہوں گے اور یہ دیکھتے ہوں گے کہ میری اولاد میں کس کس کو جنت لے جاتے ہیں اور کس کس کو دوزخ لے جاتے ہیں۔

اچانک آدم علیہ السلام دیکھیں گے کہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک امتی کو فرشتے دوزخ لے جا رہے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام یہ دیکھ کر ندا دیں گے۔ "اے اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کے ایک امتی کو ملا ئکہ کرام دوزخ میں لے جا رہے ہیں"۔ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ "یہ سن کر میں اپنا تہبند مضبوط پکڑ کر ان فرشتوں کے پیچھے دوڑوں گا اور کہوں گا۔ "اے رب تعالیٰ کے فرشتو! ٹھہر جاؤ!"

فرشتے یہ سن کر عرض کریں گے۔ "یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم فرشتے ہیں اور فرشتے اللہ تعالیٰ کی حکم عدولی کر سکتے ہی نہیں۔ اور ہم وہ کام کرتے ہیں جس کا ہمیں دربار الٰہی سے حکم ملتا ہے۔ یہ سن کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ریش مبارک کو پکڑ کر دربار الٰہی میں عرض کریں گے۔ "اے میرے رب کریم! کیا تیرا' میرے ساتھ یہ وعدہ نہیں ہے کہ تجھے تیری امت کے بارے میں رسوا نہیں کروں گا"۔

تو عرش الٰہی سے حکم آئے گا۔ "اے فرشتو! میرے حبیب ﷺ کی اطاعت کرو! اور اس بندے کو واپس میزان پر لے چلو!" فرشتے اس کو فوراً میزان کے پاس لے جائیں گے اور جب اس کے اعمال کا وزن کریں گے تو میں اپنی جیب سے ایک نور کا سفید کاغذ نکالوں گا اور اس کو بسم اللہ شریف پڑھ کر نیکیوں کے پلڑے میں رکھ دوں گا تو اس کا نیکیوں والا پلڑا وزنی ہو جائے گا۔

اچانک ایک شور برپا ہو گا کہ کامیاب ہو گیا' کامیاب ہو گیا۔ اس کی نیکیاں وزنی ہو گئیں۔ اس کو جنت میں لے جاؤ۔ جب فرشتے اسے جنت کو لے جاتے ہوں گے تو وہ کہے گا۔ "اے میرے رب کے فرشتو! ٹھہرو' اس بزرگ سے کچھ عرض کرلوں"۔

سن کے یہ عرض مری بحر کرم جوش میں آئے
یوں ملائک کو ہوا ارشاد ٹھہرنا کیا ہے

ان کی آواز پہ کر اٹھوں میں بے ساختہ شور
اور تڑپ کر یہ کہوں اب مجھے پروا کیا ہے

لو وہ آیا مرا حامی مرا غم خوار امم
آ گئی جاں تن بے جاں میں یہ آنا کیا ہے

چھوڑ کر مجھ کو فرشتے کہیں محکوم ہیں ہم
حکم والا کی نہ تعمیل ہو زہرہ کیا ہے

صدقہ اس رحم کے اس سایہ دامن پہ نثار
اپنے بندے کو مصیبت سے بچایا کیا ہے

(امام احمد رضا بریلوی)

پھر وہ عرض کرے گا میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہو جائیں۔ آپ ﷺ کا کیسا نورانی چہرہ ہے اور آپ ﷺ کا خلق کتنا عظیم ہے۔ آپ ﷺ نے میرے آنسوؤں پر رحم کھایا اور میری لغزشوں کو معاف کرایا۔ آپ کون ہیں؟ فرمائیں گے۔ "میں تیرا نبی محمد مصطفیٰ ﷺ ہوں اور یہ تیرا درود پاک تھا جو تو نے مجھ پر پڑھا ہوا تھا۔ وہ میں نے تیرے آج کے دن کے لئے محفوظ رکھا ہوا تھا"۔ (القول البدیع ص ۱۲۳، معارج النبوۃ ص ۱/۳۰۳)

کروں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

(امام احمد رضا بریلوی)

عبداللہ بن حکم فرماتے ہیں۔ "میں نے خواب میں امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کو دیکھا اور پوچھا۔ "اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟"

فرمایا۔ "مجھ پر رحم فرمایا اور بخش دیا اور میرے لیے جنت یوں

سجائی گئی جیسے کہ دلہن کو سجایا جاتا ہے اور مجھ پر نعمتیں یوں نچھاور کی گئیں' جیسے کہ دولہا پر نچھاور کرتے ہیں"۔ میں نے پوچھا "کس عمل کے سبب؟" فرمایا۔ "رسالہ میں جو درود پاک لکھا ہے اس کے سبب"۔ میں نے پوچھا وہ کیا ہے؟ فرمایا وہ یوں ہے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَکَرَہٗ الذّاکِرُوْنَ وَ عَدَدَ مَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہٖ الغَافِلُوْنَ میں بیدار ہوا' صبح کو میں نے رسالہ دیکھا تو وہی لکھا ہوا دیکھا جو انھوں نے خواب میں فرمایا تھا۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۱۸)

شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس سرہ نے فرمایا میں نے درود پاک پر کماحقہ ہمیشگی کرنے والا سوائے ایک عظیم فرد کے اور کوئی نہیں دیکھا۔ وہ اسپین کا ایک لوہار تھا اور وہ "اللھم صل علی محمد" کے نام سے ہی مشہور ہو گیا تھا۔

جب میں نے اس سے ملاقات کی اور دعا کے لئے درخواست کی جس سے مجھے بہت فائدہ ہوا۔ اس کے پاس جو مرد یا عورت یا بچہ آکر کھڑا ہوتا۔ اس کی زبان پر بھی درود پاک جاری ہو جاتا۔ (نور بصیرت از میاں عبدالرشید صاحب اخبار نوائے وقت)

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ علیہ تعالیٰ جلیل القدر تابعی ہیں' آپ ملک شام سے مدینہ منورہ کو خاص قاصد بھیجتے تھے کہ ان کی طرف سے روضہ اقدس پر حاضر ہو کر صلوۃ و سلام عرض کرے۔ (فتح القدیر)

ایک بزرگ نماز پڑھتے ہوئے جب تشہد میں بیٹھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنا بھول گئے۔ رات جب آنکھ لگی تو خواب میں زیارت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوئے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "اے میرے امتی! تو نے مجھ پر درود پاک کیوں نہیں پڑھا۔ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا میں ایسا محو ہوا کہ درود پاک پڑھنا یاد نہیں رہا۔ یہ سنکر آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "کیا تو نے میری یہ حدیث نہیں سنی کہ ساری نیکیاں سب عبادتیں اور ساری دعائیں روک دی جاتی ہیں۔ جب تک مجھ پر درود پاک نہ پڑھا جائے۔ سن لے! اگر کوئی بندہ قیامت کے دن دربار الٰہی میں سارے جہان والوں کی نیکیاں لے کر حاضر ہو جائے اور ان نیکیوں میں مجھ پر درود پاک نہ ہوا تو ساری کی ساری نیکیاں اس کے منہ پر مار دی جائیں گی ان میں سے ایک بھی نیکی قبول نہ ہو گی"۔ (درۃ الناصحین ص ۱۷)

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں
بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں
(امام احمد رضا بریلوی)

ایک بزرگ فرماتے ہیں۔ "میں موسم ربیع (بہار) میں باہر نکلا اور یوں گویا ہوا۔ "یا اللہ! درود بھیج اپنے حبیب ﷺ پر درختوں کے پتوں کے برابر' یا اللہ! درود بھیج! اپنے نبی پر' پھولوں اور پھلوں کی گنتی برابر' یا اللہ! درود بھیج' اپنے رسول پر! سمندروں کے قطروں کے برابر"۔

یا اللہ! درود بھیج ریگستان کی ریت کے ذروں کے برابر' یا اللہ! درود بھیج اپنے حبیب پر ان چیزوں کی گنتی کے برابر جو سمندروں اور خشکی میں ہیں"۔

تو ہاتف سے آواز آئی اے بندے! تو نے نیکیاں لکھنے والے فرشتوں کو قیامت تک تھکا دیا ہے اور تو رب کریم کی بارگاہ سے جنت عدن کا حقدار ہوا اور وہ بہت اچھا گھر ہے۔ (نزہتہ المجالس ص ۱۰۹/ ۲)

جن کے تلووں کا دھوون ہے آب حیات
ہے وہ جان مسیحا ہمارا نبی ﷺ

(امام احمد رضا بریلوی)

اے میری امت! تمہارا مجھ پر درود پاک پڑھنا تمہاری دعاؤں کا محافظ ہے اور تمہارے لئے رب تعالیٰ کی رضا ہے اور تمہارے اعمال کی طہارت ہے (سعادۃ الدارین ص ۶۸)۔

اذان کے ساتھ درود وسلام

بعض لوگ اذان کے آغاز میں یا اس کے بعد درود و سلام پڑھے جانے پر اعتراض کرتے ہیں' اسے اذان میں اضافہ گردانتے ہیں۔ بعض حضرات وضاحتی جواب میں کہتے ہیں کہ وہ اذان اور درود پاک کے درمیان وقفہ دیتے ہیں۔ میرے نزدیک نہ یہ اعتراض درست ہے' نہ جواب۔

درود و سلام پڑھنے کے سلسلے میں کوئی وقت مقرر ہے' نہ کوئی خاص طریقہ۔ اذان اور درود پاک میں فرق بھی ہے اور اس کی اقدار مشترک بھی ہیں۔ اذان سنت موکدہ ہے' بعض کے نزدیک واجب ہے اور درود و سلام کہیں فرض ہے' کہیں مستحب۔ لیکن مستحب بھی پڑھنے کے لحاظ سے ہے' ثواب کے اعتبار سے فرض ہی ہے۔ اذان کے الفاظ مقرر ہیں' درود پاک کے الفاظ مقرر نہیں ہیں' یہ کسی صیغے میں بھی پڑھا جا سکتا ہے۔ اذان کے اوقات مقرر ہیں' درود و سلام کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ معنی یہ ہے کہ اذان کے ساتھ پڑھنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ اذان کعبہ اللہ کی طرف منہ کر کے دی جاتی ہے' درود شریف کے لیے کوئی سمت مقرر نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ کعبہ اللہ کی طرف منہ کر کے بھی پڑھا جا سکتا ہے۔ اذان

دینے والا عاقل ہونا چاہئے' درود و سلام پڑھنے والا عاقل و بالغ نہ بھی ہو تو پڑھ سکتا ہے۔ لیکن مفہوم یہ ہے کہ جو اذان دے سکتا ہے' وہ بھی درود و سلام پڑھ سکتا ہے۔ اذان کے وقت موذن کانوں میں انگلیاں دیتا ہے' درود و سلام کے لیے ایسی کوئی قدغن نہیں۔ لیکن معنی یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کانوں میں انگلیاں دے کر درود شریف پڑھے تو بھی ممانعت یا منع نہیں ہے۔اذان کھڑے ہو کر دی جاتی ہے' درود خوانی کے لیے ایسی کوئی قید نہیں۔ یعنی درود پاک بیٹھ کر بھی پڑھا جا سکتا ہے' کھڑے ہو کر بھی۔

اذان اور درود و سلام میں فرق یہ ہے کہ اذان کے سلسلے میں کچھ قیود ہیں' درود و سلام کے معاملے میں نہیں۔ اور ان میں قدر مشترک یہ ہے کہ جس صورت میں' جس وقت' جس کیفیت و حالت میں اور جس طرح اذان دی جا سکتی ہے' اس طرح بھی درود و سلام پڑھا جا سکتا ہے۔

اب درود و سلام کے حکم اور اذان کے حکم کی حیثیت بھی دیکھ لینا چاہئے۔ درود و سلام کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اور اس حقیقت کے اعلان کے بعد دیا ہے کہ وہ خود اور اس کے فرشتے یہ کام کرتے ہیں۔ اذان کا حکم قرآن پاک میں نہیں ہے۔ اس بارے میں تو صلاح مشورہ کیا گیا' مختلف صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) نے اپنی اپنی

رائے دی کہ نماز کا وقت ہو جائے تو مسلمانوں کو اس کی اطلاع دینے کا کیا طریقہ اختیار کیا جائے'۔ پھر اذان کے الفاظ بھی صحابہ ہی کے تجویز کردہ ہیں (یہ درست ہے کہ آقا و مولائے کائنات ﷺ نے ان کی منظوری عطا فرمائی)۔ اذان ایک فرض کی طرف بلانے کا طریقہ ہے اور درود و سلام ثواب کے لحاظ سے فرض ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے حکم کی تعمیل ہے اور سنت خداوندی ہے --- اس لیے اگر اذان سے پہلے یا بعد میں درود پاک پڑھ لیا جائے تو ہر لحاظ سے بہتر ہے۔ اذان میں یہ اضافہ خوش آیند ہے' اس سے اذان کو چار چاند لگ جائیں گے' اس کی تنقیص کا کوئی موقع نہیں۔

پھر' درود و سلام تو نماز میں پڑھا جاتا ہے' وہ نماز کا حصہ ہے۔ اگر اذان کا حصہ بن جائے تو کیا حرج ہے!

(راجا رشید محمود۔ درود و سلام۔ ص ۹۴)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِىْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلٰوةً دَآئِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ

صلوٰۃ السعادت

زمین وزماں تمھارے ﷺ لیے

شیخ الحدیث علامہ حبیب البشر خیری (رنگون) اپنی کتاب تحفہ درود شریف میں لکھتے ہیں کہ حضرت عین النعیم محمد کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی ولادت باسعادت سے قبل آسمان اپنی بلندی و سرفرازی کے باعث زمین کی پستی پر فخر کرتا تھا' اور کہتا تھا کہ "اے پستی میں اوندھی پڑی ہوئی زمین! ذرا دیکھ! عرش الٰہی' ملا ئکہ' سورج' چاند اور ستاروں سے میرا خانہ آباد ہے! تجھ میں کچھ بھی نہیں! خانہ خراب! تو نعمتہائے ربانی سے خالی پڑی ہوئی ہے! آسمان کا یہ فخرو ناز عرصہ دراز تک جاری رہا۔

جب اصل کائنات و فخر موجودات محمد علیہ الصلوات والتسلیمات کی آمد سعید دنیا میں ہوئی تو زمین نے اپنے دل کی بھڑاس نکالنے کیلئے' مدتوں کے بعد سر اٹھا کر آسمان کو للکارا کہ "اے بلندی و رفعت پر اترانے والے' اپنی چمک دمک پر ناز کرنیوالے' ذرا آنکھ اٹھا کر دیکھ! آج میری پیٹھ پر وہ نبی آخر الزمان' سید کون و مکاں ﷺ ہیں جس کی ضیاء سے تمھاری مفاخروں نے ضو' پائی ہے' اور جس کے وجود سے خدا کی خدائی میں رونق آئی ہے۔ اس ہستی رفع پستی کی بعثت اور دعوت شریعت میری پیٹھ پر ہے۔ لو! اگر

جرات ہو تو کچھ فرماؤ؟"

حیا و ندامت سے آسمان کی زبان گنگ ہو گئی اور اس عطائے بے بہا سے محرومیت پر زار زار حسرت کے آنسو بہانے لگا۔

اللہ جل شانہ' عزاسمہ کو' ناموس محمدی پر زمین کا ناز' اتنا بھایا کہ جذبہ محبت رحمت جوش زن ہوا ارشاد فرمایا کہ "اے زمین! جب تم کو میرے محبوب ﷺ کے وجود بحر جود پر اتنا ناز و فخر ہے' تو میں نے بھی تیری مٹی کو شرق سے عرب تک' میرے طاہرو مطہر محبوب خوشتر کے صدقے میں اس کے اور اس کی امت کے لیے آج سے لے کر پاک ہونے کی عزت کا تمغہ بخش دیا ہے۔

تمھاری ساری سطح کو' قابل سجدہ بنا دیا گیا۔ لہذا حضور عزالعرب و محبوب کاشف الکرب علیہ الصلاۃ والسلام فرماتے ہیں کہ "جعلت لی الارض مسجدا وطہورا" میرے مالک نے میرے لیے تمام روئے زمین کو پاک اور سجدہ گاہ بنا دیا ہے' حالانکہ کسی نبی کی امت کے لیے کل زمین سجدہ گاہ نہ بن سکی۔

اس کے بعد رب الارباب نے آسمان کی حسرت وزاری پر رحم کھاتے ہوئے فرمایا کہ "اے فلک بلند! میں جس کو بلندی عطا کرتا ہوں' اس کو بغیر جرم و خطا کے پستی نہیں دکھاتا۔ رونا بند کر! میرے محبوب ﷺ "مَازَاغَ الْبَصَرُ وَ مَاطَغٰی" کی قدم

بوسی تمھیں شب معراج نصیب ہو گی۔ جب میرا پیارا' سج دھج کر' بن ٹھن کر میرے پاس آئے گا' تو مسکراتے ہوئے لجا لجا کر ان کی بہار دیکھ لینا۔

اگر اس کالی زمین کو محبوب صاحب اشرج و دافع الحرج علیہ الصلوات والتسلیمات مالیس لہا نہایت الدرج پر ناز کرنے کی وجہ سے اللہ جل جلالہ نے محض فضل و کرم سے پاک و طاہر بنا دیا' تو امتیانِ محمد و جان نثاران احمد ﷺ اگر صلوات الرسول ﷺ کے تازہ بتازہ' رنگ برنگ کے پھول نچھاور کرنے کو خوشنودی الٰہی یقین کریں تو ان کے نامہ اعمال کیوں پاک و طاہر اور باہروزاہر نہ بن جائیں۔

حضرت رسول خوشتر' برتر ازماہ و اختر علیہ السلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ میں حبیب اللہ ہوں' نعمت اللہ و ذکر اللہ ہوں' نور اللہ و حق اللہ ہوں' رحمت اللہ و ہدیہ اللہ ہوں' سیف اللہ' شرف اللہ اور نجیّ اللہ ہوں۔ روز محشر میرے ہاتھ "لواء الحمد" ہو گا' جس کے سایہ تلے آدم علیہ السلام سے لیکر عیسیٰ علیہم السلام تک جملہ انبیاء ہوں گے۔ میں سید الشافعین ہوں۔ سب سے پہلے بروز بعث و نشور قبر سے میں سر اٹھاؤنگا۔

میں حاشر سے ملقب ہوں۔ میرے بعد' بندگان خدا کا حشر ہو

گا۔ میں تمام اولاد آدم کا سردار ہوں۔ مجھے جوامع الکلم کے ساتھ بھیجا گیا ہے' رعب کے ساتھ مدد کی گئی ہے۔ زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے ہاتھ رکھ دی گئی ہیں۔ میرا لقب "ماحی" ہے۔ اللہ کے نام کو بلند کرنے والا' اور سطح زمین سے کفر و ضلالت کا خاتمہ کرنے والا' میری ذات کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے منتخب فرمایا ہے۔ میں "بلقب عاقب" ملقب ہوں جس کے بعد کوئی اور نبی و رسول بن کر نہیں آئے گا۔

ان عنایتہائے قدوسی سے زیادہ فخر کی بات دنیا و آخرت میں اور کیا ہو سکتی ہے!

اللہ تبارک و تعالیٰ جل جلالہ نے کلام حکیم میں فرمایا ہے: "ورفعنالک ذکرک" پھر اس کلام ربانی کی تائید میں جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ مجھے خبر دی گئی کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے "اذا ذکرت ذکرت معی" یعنی ایمان کی کمالیت تیرے ذکر پر منحصر ہے' جس نے تجھے یاد کیا اس نے مجھے یاد کیا۔ لہٰذا صرف "لاالہ الااللّٰہ" کے اقرار سے مومن نہیں بن سکتا' جب تک "محمد رسول اللّٰہ" کا ایقان و اقرار نہ ہو۔ اذان میں' اقامت میں' خطبہ میں نماز میں' تشہد میں' کلمہ طیبہ و شہادت میں' میرے ذکر کو ذکر الٰہی کے ساتھ شریک فرمایا۔ پھر خود باری تعالیٰ نے

مجھ کو ذکر صلاۃ کے ساتھ قرآن حکیم میں' یاد فرمایا ہے: "اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِی" بعدہ' مجھے حکم فرماتا ہے "وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ" کہ نعمتہائے بیشمار و بے نظیر کا شکر تحدیث نعمت اور تبیان رحمت کے ساتھ اے میرے محبوب بشیر و بے نظیر زندگی بھر اعلان کرتا جا۔

عز العرب و فخر العجم ﷺ نے فرمایا ہے کہ "التحدث بنعمۃ اللہ شکر و ترکہ کفر" اللہ سبحانہ و تعالٰی کی نعمتوں کا بیان کرنا شکر ہے اور ایسا نہ کرنا' ناشکری اور کفران نعمت ہے۔

تو جب عین النعیم' نعمۃ اللہ کی آمد مبارک پر ناز کرنے کی بدولت پستی میں پڑی ہوئی مٹی کو اشرف المخلوقات نسل ابوالبشر کے سجدہ گاہ بننے کا شرف حاصل ہوا۔ تو ہم امتیان خیرالبشر' شفیع محشر ﷺ کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے' اگر صلوات الرسول ﷺ میں فرصت کے اوقات کو صرف کریں' تو ضرور مطیع رحمن اور مادح رحیم درؤف کی فہرست میں جگہ پانے کا یقین مثل عین الیقین ہو جائے گا۔

بنے دو جہاں تمہارے لیے ﷺ (۲)

حضرت ابوالبشر آدم علیہ السلام اپنے بیٹے حضرت شیث علیہ السلام کو پند و نصیحت کرتے ہوئے فرما رہے تھے کہ اے پیارے بیٹے! میری جبیں سے منتقل ہو کر تمہاری پیشانی میں جو یہ نور چمک رہا ہے وہ نور محمدی ﷺ ہے جو نبیوں کا سرتاج ہے اور وہ نبی آخر الزمان ﷺ ہے۔

بیٹا! جب جب کہ تو اللہ تعالیٰ کا نام لیا کرے، محمد ﷺ کے نام سے اللہ تعالیٰ کے نام کو سجایا کر، کیونکہ ذکر محمد ﷺ کے بغیر ذکر خدا میں رونق نہیں آتی۔ اسم "اللہ جل شانہ" اس وقت اپنے جمال کمال کا مظاہرہ فرماتا ہے جب اس کے ساتھ اس کے کمالات کا حقیقی مظہر اسم "محمد ﷺ" آجاتا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت شیث علیہ السلام نے دریافت کیا کہ "اے والد بزرگ! آپ ہمیشہ بڑی ترغیبی انداز میں نبی آخر الزمان ﷺ کا وصف کرتے آئے ہیں ذرا اتنا تو بتلا دیجئے کہ آپ میں اور نبی آخر الزماں ﷺ میں کیا فرق ہے؟"

حضرت آدم علیہ السلام یہ سن کر خوف و حیرت سے فرمانے لگے کہ اے جان پدر! محمد عربی ﷺ کے ساتھ کبھی بھی میرا

مقابلہ ہرگز نہ کرنا ان کی بزرگی و شرف کا اندازہ اور ان کی امت کا موازنہ میرے ساتھ کرنے سے تجھے پتہ چل جائے گا۔ کہ ان کا مرتبہ میری قوت رسائی کی حد سے بعید ہے۔ بیٹا! غور سے سن اور یاد رکھ:

مجھ سے ایک بے خیالی میں بھول ہو گئی تھی تو بحکم الٰہی میرے کپڑے نکل گئے۔ میں بے ستر ہو گیا۔ جنت کے پتوں سے ستر چھپانے کی کوشش کی گئی تو پتے مجھ سے بھاگنے لگے اور پناہ مانگنے لگے۔

مگر امت محمدی علیہ الصلاۃ والسلام ہزار گناہ دانستہ کرے گی پھر بھی ان کا ستر نہیں کھلے گا۔ وہ بے ستری سے بچ جائیں گے۔ اور میں بچ نہ سکا۔

بیٹا! ایک خطا مجھ سے سرزد ہو گئی تھی۔ مجھے میرے گھر سے نکال دیا گیا۔ فرشتوں نے ملامتیں کیں۔

مگر امت محمدی گناہوں پر گناہ کرے گی۔ پر ان کو بے گھر نہیں کیا جائے گا۔ فرشتوں کو ملامت کرنے کی اجازت بھی نہ ہو گی۔

جان پدر! میرے ایک قصور پر دونوں جہان میں اللہ جل شانہ' نے ڈھنڈھورا پیٹ دیا۔ میری بڑی رسوائی ہوئی "وعصی ادم ربہ" "دیکھو آدم نے اپنے رب کی نافرمانی کرلی" میری تمام اولاد

کے سامنے میری رسوائی کا ڈنکا قیامت تک بجتا رہے گا۔

لیکن امتیان رسول آخرالزمان ﷺ ہزار قصور کرے گی۔ اشتہار عصیاں بانٹا نہ جائے گا۔ مجھے رسوائی کا منہ دیکھنا پڑا اور ان کو اللہ پاک نے رسوائی سے بچالیا۔

لخت جگر! ایک معمولی جرم پر مجھ سے میری اہلیہ کو جدا کر دیا۔ میں سرندیپ لنکا (جگہ کا نام) میں' اور تمھاری ماں جدہ میں' ایک دوسرے سے جدا اور بے خبر رہے۔

مگر امت محمدی ﷺ بے شمار جرم کرے گی۔ ان کی بیویاں ان سے جدا نہ ہوں گی تمھاری والدہ کو فرقت کی مصیبتیں جھیلنی پڑیں ان کی بیویوں کو مفارقت کے داغ سے ارحم الراحمین بچالے گا۔

نور نظر! مجھے ایک لغزش کی پاداش میں تین سو برس مارا مارا پھرایا اور زار زار رولایا ہزار مغفرت طلبی پر بھی اس وقت تک توبہ قبول نہ ہوئی جب تک آقائے دو عالم محمد ﷺ کا وسیلہ نہ پکڑا میری کشتی نبوت و صفوت ڈوب جاتی اگر محمد علیہ الصلاۃ والسلام کا نام زبان پر نہ آتا۔

مگر امت محمدی ہزارہا گناہ دیدہ و دانستہ کرنے کے بعد جب مغفرت کے لیے قبلہ مناجات کی سمت ہاتھ اٹھائے گی یا سجدہ میں گر

پڑے گی جوش رحمت خداوندی ان کو لحہ بھر میں خلاصی عطا کرے گی ان کی توبہ قبول ہونے کے لیے لحہ بھر کی طلب و ندامت کافی ہو گی۔ تین سو برس بعد مجھے نجات کی خبر ملی انہیں لحظہ بھر میں چھٹکارا مل جائے گا۔

اے میرے باغ زندگی کے پھول! ایک خطا پر' جس کا مجھے نہ ارادہ تھا نہ احساس' اور جس کو میں نے گھر کے اندر کیا تھا اس کی سزا میں مجھے گھر سے دور کر کے بیکسی و بے بسی کی حالت میں' زار زار رولا رولا کر مغفرت کی بشارت سنائی۔

لیکن امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر سے دور' شہر سے باہر' دیس بدیس گھوم گھوم کر ہزارہا جرم اور نافرمانیاں کرے گی۔ پھر جب گھر لوٹ کر استغفار کرے گی۔ اللہ تعالیٰ مغفرت کا دریا بہا دے گا۔ انہیں گھر سے بے گھر نہ کیا جائے گا۔

اے ثمر حیات! ایک خطا پر اللہ تعالیٰ نے تیرے والد کو اپنے گھر کی لذت و آرام سے محروم کر دیا۔ پردیس میں سخت کلفتوں کا سامنا کر کے زندگی گزارنی پڑی۔

لیکن امت خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہزار خطائیں سرزد ہوں گی پھر بھی گھر کی لذت و مسرت نہ چھینی جائے گی۔ صحراو بیاباں کی دشت نوردی' قبولیت توبہ و مغفرت کے لیے لازمی نہ ہو گی۔

جان پدر! کہاں تک بیان کروں پیغمبر آخرالزماں' باعث کون و مکاں اور محبوب رب دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مناقب کا بیان' میری زبان کی حد امکان سے دور و بعید ہے۔

بیٹا شیث! مختصر طور پر جان لو کہ تیرے والد کے بے جان ڈھانچہ میں اس وقت تک روح گھسنے نہ پائی جب تک میری جبیں پر نور خدا کا قدم نہ آیا۔ یعنی مجھے جان ملی تو صرف محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دم قدم سے۔ کوئی ہم جنس اور ساتھی نہ ہونے کی وجہ سے تیرا والد جنت میں بھی اداس تھا۔ میری اداسی کو دور فرمانے والا' ہم نشین سے ہم آغوشی مرحمت فرمانے والا خالق رسول قرشی نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔

مجرم قرار پاکر پردیس میں تین سو برس کی گریہ وزاری سے توبہ نہ ملی لیکن جب رسول عربی' مکی و مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ مانگ کر دربار ایزدی میں گڑگڑایا تو فوراً قبولیت کی صدا آئی یعنی میری توبہ قبول ہونے کا سبب وسیلہ محمد علیہ الصلاۃ والسلام تھے۔

پس یاد رکھ! تیرے والد کی زندگی کا آغاز' ہم نشینی رفیقۂ حیات' اور عذاب الٰہی سے نجات کا واحد ذریعہ سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ اے وارث نور! میری اس بات پر دھیان دے۔

اگر اپنی حیات کی ابتداء سے انتہا تک کامیابی و سرخروئی چاہتا ہے تو ذکر الٰہی کے ساتھ صلاۃ الرسول میں مشغول رہا کر۔ یہ ایک ایسی کنجی ہے جس سے دریائے رحمت الٰہی خود بخود وا ہو جاتے ہیں"

اک میرا ہی رحمت پہ دعوےٰ نہیں

امام نسائی رضی اللہ عنہ عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ خدمت رسول اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک نابینا صحابی رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے اور درخواست کی کہ "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میری بینائی چلی گئی ہے۔ بصارت کے لیے اللہ پاک سے دعا کیجئے" محبوب کاشف الکرب، عزالعرب علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ "جاؤ، وضو کرلو اور دو رکعت نماز ادا کرو، اس کے بعد کہو "اللھم انی اسئلک و اتوجہ الیک بالنبی محمد نبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجہ بک الی ربک ان یکشف عن بصری اللھم شفعہ فی""

وہ نابینا صحابی رضی اللہ عنہ حضور رحمت ہر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق عمل کر کے واپس اس حالت میں لوٹ آیا کہ وہ نعمت بصارت سے فائز ہو چکا تھا۔

قول رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاک کا ترجمہ:۔ اے اللہ تیری رحمت والے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہو کر تجھ سے سوال کرتا ہوں، یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ کا وسیلہ پکڑتے ہوئے آپ کے رب سے درخواست کرتا ہوں کہ میری آنکھوں کو روشنی مل جائے۔ اے اللہ! اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سفارش میرے حق

میں قبول فرما۔

نبی ﷺ کی طرف متوجہ ہو کر جب خدا سے مانگا جاتا ہے اور نبی ﷺ کی سفارش کا واسطہ پیش خدا پیش کیا جاتا ہے تو نابینا کو ظاہری نظر کی بصارت مل جاتی ہے تو پھر نبی ﷺ کے حضور حاضر ہو کر' ورد درود کیا جائے تو کیوں دولت بصیرت و خدا بینی عطا نہ ہو؟

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ' رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام کو حضرت فخر موجودات سید السادات علیہ الصلوات والتعلیمات سے شدید محبت تھی' رسول ﷺ کو دیکھے بغیر انہیں چین نہ آتا تھا۔ ایک دن حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ' خدمت رسول علیہ الصلاۃ والسلام میں اس حالت میں نمودار ہوئے کہ ان کا رنگ و روپ بگڑا ہوا تھا' اور پریشانی کی علامتیں ان کے چہرے پر نمایاں تھیں۔ رسول امین ﷺ نے انہیں دیکھ کر فرمایا کہ "اے ثوبان! تمہارا رنگ کیوں اڑا اڑا سا ہے؟ کیا شکایت ہے؟" تو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ "یارسول اللہ! مجھے نہ کوئی مرض ہے نہ تکلیف' سوائے اس کے جب میں آپ ﷺ کو نہیں دیکھ پاتا تو مجھ پر ایک شدید وحشت طاری ہو جاتی ہے اور دیکھے بغیر تسکین نہیں ہوتی۔ پھر میں نے غور کیا کہ اگر دنیا میں میری یہ حالت ہے تو عقبی

میں جب آپ ﷺ کا مقام تمام نبیوں سے بالا و اعلیٰ ہو گا اور مجھے اگر جنت نصیب بھی ہو تو آپ ﷺ سے بہت نیچے کے درجہ میں میرا ٹھکانہ ہو گا اور اگر جنت میں میرا داخلہ نہ ہو پایا تو آپ ﷺ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نہ دیکھ پاؤں گا اس وقت میرا کیا حال ہو گا؟ یہ سوچ سوچ کر میرا جسم گھلتا جا رہا ہے۔ چہرہ کا رنگ پیلا پڑتا جا رہا ہے"۔

اسی وقت عاشق رسول ﷺ کی تسکین خاطر کے لیے جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ اکرم الا کرمین نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی "وَمَن يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُولَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِينَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيقًا"

یعنی جس نے اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت کی وہ شخص اللہ تعالیٰ کے انعامات سے مستفیض ہونے والے نبیوں' صدیقوں' شہیدوں اور نیک کاروں کے ساتھ ہو گا۔ اور یہ برگزیدہ ہستیاں بہترین رفیق ہیں۔

اگر عاشق رسول ﷺ کی تسلین خاطر کے لیے' رب ذوالجلال اپنے کلام حکیم میں ایسی رحمت و نعمت بھری آیت شریفہ کا نزول فرماتا ہے تو ہر عاقل اندازہ کر سکتا ہے کہ عشق رسول سے

معمور صلوۃ الرسول ﷺ کی قدر و منزلت بارگاہ ایزدی میں کس حد تک ہے۔

جب رسول اعظم علیہ الصلاۃ والسلام کی اطاعت کو بعینہ خدائے جل شانہ و عم نوالہ' کی اطاعت ہونے کا اعلان خود باری تعالیٰ نے کلام قدیم میں فرما دیا ہے ایک اور جگہ فرمایا آپ ﷺ (مسلمانوں سے) کہدیجئے اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمھارے گناہ بخش دے گا۔ تو پھر محبت رسول ﷺ دل میں پیدا کر کے' صلوات الرسول ﷺ کی شہادت ہاتھ میں لیے' بروز محشر عرش الٰہی کے رو برو حاضر ہونے کی توفیق اگر خدا بخش دے تو' وعدہ الٰہی کے مطابق' مقامات انبیاء شہداء اور صلحاء اس کا بسیرا ہونے کی خوشخبری کلام رب العالمین سناتا ہے۔

اَللّٰہُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیہِ وَسَلَّمَ

نَحنُ عِبادُ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیہِ وَسَلَّمَ

درود اسم اعظم

کم از کم ایک سو مرتبہ روزانہ پڑھنے سے دین و دنیا کے ہر کام میں کامیابی حاصل ہوگی۔

النَّبِیُّ الاُمِّیُّ ﷺ

شیخ الحدیث علامہ حبیب البشر خیری (رنگون) اپنی کتاب صلِّ علیٰ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں لفظ "امی" کی تشریح یوں بیان کرتے ہیں۔

اس مبارک لفظ "امی" کو سمجھنے سے پہلے ہمیں تھوڑی دیر کے لئے لغت عربی کی طرف نظر کرنا ضروری ہو گا۔

"ام الدماغ۔ ام الراس"۔ چمڑے کی وہ باریک تھیلی جس میں انسان کا دماغ محفوظ رہتا ہے۔

"ام القریٰ" بستیوں کی ماں یعنی مکہ مکرمہ

"ام القریٰ" مہانداری کی ماں یعنی آگ کیونکہ آگ کے بغیر مہمانوں کی خاطر تواضع نہیں ہو سکتی۔

"الام"۔ اصل الشئی ہر چیز کا اصل۔ ہر شئے کا جوہر۔

"الامیۃ"۔ ماں کی صفت۔ ماں کی مامتا۔ عربی میں "مامتا" کو "امیۃ" اور "امومۃ" کہا جاتا ہے۔

چونکہ محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصل موجودات و جوہر کائنات ہیں۔ اس لئے اللہ جل شانہ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

تعارف بندوں سے جب کرانے کا ارادہ فرمایا تو اس لفظ "امی" سے پہچان دلوایا کہ بندے سمجھ جائیں کہ اگر "محمد (ﷺ) نہ ہوتے تو ساری خدا کی خدائی عالم وجود میں نہ آتی۔ کیونکہ بغیر جڑ کے درخت کا وجود مفقود ہے۔ اسی طرح بغیر "محمد" (ﷺ) کے یا اظہار نور محمدی ﷺ کے ظہور الٰہی خود خدا کو منظور نہیں ہے۔ لہٰذا حضور سرور دو عالم ﷺ نے بارہا زور دے کر فرمایا کہ اے میرے راستے پر چلنے والو! تم جب مجھ پر درود بھیجو تو "النبی الامی" دونوں لفظ ضرور استعمال کیا کرو۔ کیونکہ تمام انبیاء' ملائکہ' اولیاء' سورج' چاند اور ستارے بلکہ ہر مومن کی روح کو میرے نور سے پیدا کیا گیا ہے۔ میں خدا کی قدرت' طاقت اور لطافت بلکہ ہر شے کا سرچشمہ ہوں۔

تفسیر سے اخذ کر کے "امی" کی تشریحی عبارت عربی آپ کے ملاحظہ کے لئے لکھ دیتا ہوں۔ بعد میں اس کی تشریح اردو زبان میں حتی المقدور کر دوں گا۔

"وصف نبیہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بالامیۃ۔ کان علیہ الصلوۃ والسلام امیا بانہ کان قبل الکون فی بحر الوصلۃ و مہد القربۃ شرب البان النبوۃ والرسالۃ والاصطفائیۃ من ثری مرضعۃ خاصۃ الازل کان امیا کالولد العزیز فی حجر امۃ لا

يجری علیه ما یوذیه کان فی حجر الازل رباه بلطفه و نور شابدته و اسراه مقدسا فی وقایة کرمه عن المکر والقهر الاتری کیف قال علیه الصلوۃ والسلام "اللهم واقیة لواقیة الولید" وصفه تقدس رسالة و لطف نبویه عن جمیع علة الاکتساف تلقف من فلق شرف الغنایه بکلمات الازلیة بلا واسطة الحدث لا یلتفت الی علم المکتسب من الحدثان استغراقه فی بحار علوم الرحمان۔

قال ابن عطاء رضی اللّٰه عنه' الامی هوالاعجمی هو الاعجمی قال اعجمیا عماد و ننا عن الابناء و بما نزل علیه من کلامنا و حقایقنا۔ و قال الامی من لم یعلم من الدنیا شیئا ولا من الاخرة الا ما علمه ربه حالة مع اللّٰه حالة واحدة وہی الطهارة بالافتقار الیه والاستغنا عمن سواہ"۔

ترجمہ:۔ اللہ جل شانہ نے اپنے محبوب نبی ﷺ کی تعریف امیتہ یعنی ماں کی مامتا سے فرمایا ہے یعنی میرا محبوب ﷺ عام نبیوں جیسا نہیں ہے بلکہ تمام نبیوں کی اصل اور جڑ ہے۔ اگر ان کی مامتا نبیوں کے شامل حال نہیں ہوتی تو کوئی ہستی شکل نہ پاتی چہ جائیکہ نبی بنتا۔ علاوہ بریں اگر ان کے طفیل سے مخلوق یا انسان بننے کی نعمت حاصل بھی کر لیتے تو ہرگز نبی نہیں بن

سکتا جب تک ان کی امامت انہیں نبی کے مرتبہ پر فائز ہونے کے لئے رضامند نہ ہوتی۔

ایک جامع حدیث حضور رحمت ہر عالم نور مجسم ﷺ کی آغاز تخلیق کے متعلق سماعت فرمایئے جو حضرت جابر الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور جس حدیث کو تمام علماء نے قبول کیا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جب نبی اکرم ﷺ کی تخلیق کے بارے میں پوچھا تو آنحضرت سرور کائنات ﷺ نے جواب میں فرمایا۔

"اے جابر! سب سے پہلے جو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا تو وہ تمہارے نبی ﷺ کا نور تھا۔ اس کے بعد اسی نور سے یعنی میرے نور "نور محمدی" سے ہر خیر اور اچھی چیز کو پیدا فرمایا' اس کے بعد دوسری چیزوں کی تخلیق ہوئی جب مجھے اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا۔ اپنے مقابل مقام قرب میں بارہ ہزار برس حاضر رکھا۔ پھر اس نور کو چار حصے میں تقسیم فرمایا۔ ایک حصہ سے عرش کو پیدا کیا۔ دوسرے حصے سے کرسی کو پیدا کیا اور تیسرے حصے سے عرش کو اٹھانے والے اور کرسی کو سنبھالنے اور انتظام کرنے والے فرشتوں کو تخلیق فرمایا۔ پھر چوتھے حصہ کو مقام محبت میں بارہ ہزار برس رکھا۔ پھر اس کو چار حصوں میں بانٹا۔ ایک حصہ سے قلم' دوسرے حصہ سے لوح'

تیسرے حصہ سے جنت کو پیدا فرمایا۔ پھر چوتھے حصہ کو مقام خوف میں بارہ ہزار برس قائم رکھا۔ بعدہ اس کے بھی چار حصے فرمائے۔ ایک حصہ سے فرشتے' دوسرے سے سورج اور چاند اور تیسرے حصہ سے ستاروں کو پیدا فرمایا' پھر چوتھے حصہ کو مقام رجا (مقام اُمید) میں بارہ ہزار برس حاضر رکھا۔ اس کے بعد اسی حصہ کو پھر چار حصوں میں تقسیم فرمایا۔ پہلے حصہ سے عقل کو دوسرے حصہ سے علم اور حلم کو' تیسرے حصہ سے عصمت اور توفیق کو پیدا فرما کر چوتھے حصہ کو مقام حیا میں بارہ ہزار برس تربیت دی۔ اس کے بعد اس حصہ نور پر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتی نظر ڈالی تو میرا وہ نور جلال و جمال الٰہی سے پسیجنے لگا اور قطرہ قطرہ ٹپکنے لگا۔ اس میرے نور سے ایک لاکھ چوبیس ہزار قطرے ٹپکے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر قطرہ سے نبیوں اور رسولوں کی روحوں کو پیدا فرمایا۔ اس کے بعد نبیوں کی روحیں سانس لینے لگیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی سانسوں سے ولیوں' خوش قسمتوں' شہیدوں اور قیامت تک ہونے والی فرماں بردار مومنوں کی روحوں کے نوروں کو پیدا فرمایا۔

تو اے جابر! سمجھ لے کہ عرش اور کرسی میرے نور سے ہیں۔ ملائکہ و کروبین اور روحانین میرے نور سے ہیں۔ ساتوں آسمانوں کے فرشتے میرے نور سے ہیں۔ جنت اور جو کچھ نعمتیں جنت میں

ہیں' سب میرے نور سے ہیں۔ عقل' علم' حلم' عصمت اور توفیق میرے نور سے ہیں۔ تمام رسولوں اور نبیوں کی روحیں میرے نور سے ہیں۔ شہداء' سعداء اور صالحین کی روحیں میرے نور سے ہیں' نہیں نہیں۔ بلکہ میرے نور کے نتیجہ اور پھل سے ہیں۔ (کیونکہ ان کی روحوں کو نبیوں کی سانسوں سے پیدا فرمایا گیا ہے)

میرے اس نور سے پسینہ ٹپکنے کے بعد' اور ہر قطرہ سے نبی و رسول کی تخلیق ہو جانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے بارہ نورانی پردے قائم فرمائے۔ اور میرے نور کو ہر ہر پردہ میں ایک ایک ہزار برس تادیب و تربیت کے لئے حاضر رکھا۔ یہ تمام پردوں کو "مقامات عبودیت" کہا جاتا ہے۔

ان بارہ پردوں کا نام درج کرتا ہوں۔

☆ حجاب کرامت ☆ حجاب سعادت ☆ حجاب ہیئت ☆ حجاب رحمت ☆ حجاب رافت ☆ حجاب علم ☆ حجاب حلم ☆ حجاب وقار ☆ حجاب سکینہ (اطمینان) ☆ حجاب صبر ☆ حجاب صدق ☆ حجاب یقین

میرا وہ نور ہر ہر پردے میں ہزار برس اللہ تعالیٰ کی عبادت بجا لایا جب میرا وہ نور ان تمام حجابوں سے کامیابی و برگزیدگی کا تمغہ لے کر نکلا۔ اللہ جل شانہ نے آدم علیہ السلام کی مٹی میں مجھے سوار کر

دیا۔ میرے نور کو آدم علیہ السلام کی پیشانی میں جگہ بخشی۔ اس کے بعد حضرت شیث علیہ السلام کی پیشانی میں منتقل کرا دیا گیا۔ پھر اسی طرح پیشانی بہ پیشانی نقل ہوتے ہوئے عبداللہ بن عبدالمطلب کی پیشانی سے میری ماں' میرا ٹھکانہ آمنہ کے رحم میں بنایا۔ پھر مجھے دنیا میں سید المرسلین' خاتم النبیین اور رحمتہ للعالمین بنا کر ظاہر فرمایا۔

اے جابر! اسی شکل و صورت میں تیرے نبی کی آغاز تخلیق ہوئی ہے۔

حضور سرور دو عالم ﷺ نے حضرت آمنہ سلام اللہ علیہا کو "امی" کے لفظ سے یاد فرمایا جس کا مطلب یہ ہے کہ میرا ٹھکانہ دنیا میں جلوہ گر ہونے کے لئے حضرت آمنہ کو اللہ تعالیٰ نے منتخب فرمایا۔ ورنہ حضرت آمنہ کا اصل و جڑ بھی تو "محمد عربی ﷺ" ہے۔

لفظ "امی" کا معنی "ٹھکانا" پناہ کی جگہ اور جائے قرار" بھی ہو گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ ہمارے نبی ﷺ کی صفت امی اس لئے ہے کہ وہ سب کی پناہ گاہ ہیں۔ خدا کی پوری خلقت اس کی حمایت اور دامن پناہ میں سانس لیتی ہے۔

حضور رسول مقبول محمد مصطفیٰ ﷺ اصل کائنات ہیں کیونکہ حضرت نبی مکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لفظ

"کن" صادر ہونے سے پہلے ہی بحر وصال یعنی "ملن کے سمندر" میں تھے یعنی اللہ پاک سے جدا نہ تھے' اور قربت و نزدیکی کے جھولے میں جھولتے رہے اور شراب نبوۃ اور رسالت کا دودھ پیتے رہے۔ اور ایسی محفوظ جگہ بلکہ لامکان میں تھے۔ جس طرح پیارا' لاڈلا بچہ ماں کی گود میں رہتا ہے۔ جہاں کسی قسم کی تکلیف و اذیت محسوس نہیں ہو سکتی' وہ ازل کی گود میں تھا۔ اللہ پاک نے اپنے خاص لطف سے پرورش فرمائی' اور مشاہدہ الہٰی میں صبح و شام ازل بسر ہوئی۔ اور اللہ پاک کے فضل و کرم کی حفاظت میں مقدس بن کر ہر مکر و فریب' قہر و غضب سے محفوظ و معصوم بن گیا۔

اسی لئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی دعا میں فرماتے تھے۔"

- - - - - - اے اللہ! مجھے ایسی حفاظت فرما جس طرح ماں بچے کی حفاظت کرتی ہے۔ اور اللہ پاک نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برگزیدگی کی تعریف فرمائی اور ان کی نبوت کو ہر قسم کے دھندلا پن اور کدورت سے پاک و لطیف بیان فرمایا۔ اور اپنی عنایتوں کے بالا خانہ کے روشندان سے ازلی کلمات برسائے' کسی مخلوق کے واسطے کے بغیر اور اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ پاک کی پیدا کردہ مخلوق کے حاصل کردہ علم کی طرف نہیں جھکایا' بلکہ ان کو رحمانی علوم کے سمندروں میں غوطہ لگوا کر علم الاولین و آخرین کا

حامل بنا دیا۔

حضرت ابن عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امی کے معنی عجمی یعنی بے زبان ہیں کیونکہ ان کا محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس لے سوا سب سے بیگانہ ہے۔ صرف اسی سے آشنا ہے اور جو کلام ان پر نازل فرمایا یقینی طور پر اسی کا عالم ہے یعنی صرف ذات الہٰی سے آشنائی رکھنے والا ہے۔

بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس لیے امی فرمایا ہے کہ وہ دنیا و آخرت کی کسی چیز کی خبر نہیں رکھتے۔ مگر سوائے ان چیزوں کے جس کی خود اللہ تعالیٰ نے تعلیم دی ہے۔

اس لیے سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ "ادبنی ربی فاحسن تادیبی" مجھے اللہ پاک نے ادب و سلیقہ سکھایا ہے اور بہت بہترین طور پر سکھایا ہے۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حالت اللہ تعالیٰ کے ساتھ بالکل ایک طرح کی ہے یعنی وہ دوسرے کی طرف محتاج ہونے سے پاک ہیں۔ کیونکہ وہ صرف اللہ تعالیٰ بے نیاز ہی کے محتاج ہیں اور خدائے پاک کے سوا جملہ مخلوقات سے بے نیاز ہیں۔

جس طرح اللہ تعالیٰ کل سے بے نیاز ہے۔ اسی طرح محبوب خدا' خدا کے سوا کل سے بے نیاز ہیں۔ بے نیاز خدا کے محبوب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی کل مخلوقات سے بے نیاز ہیں۔ یاد رہے کہ خالق نور کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نور خالق ہیں۔ بے نیاز مولی کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی بے نیاز ہیں۔ بے مثال و بے نظیر خدا کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی بے مثال و بے نظیر ہیں۔ علیم و خبیر خدا کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی صاحب علم الاولین و آخرین ہیں۔ مالک بیت المعمور کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی بیت اللہ کے رکھوالے ہیں۔ مالک کل کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی مالک میدان حشر ہیں۔ خالق عرش کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی عرش کی زینت ہیں' رب العالمین کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی رحمتہ للعالمین ہیں۔ رحیم کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی رحیم ہیں۔ رؤف کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی رؤف ہیں۔

یہاں پر حد ختم ہو جاتی ہے' حد بے حدی تک پہنچ کر بے حدی بن جاتی ہے۔ جیسے دریا سمندر سے جب مل جاتا ہے تو خودبخود سمندر بن جاتا ہے۔ وہاں پھر تمیز و فرق کرنے کی مجال باقی نہیں رہتی۔

خلاصہ اینکہ باعث کل' اصل موجودات اور جوہر مخلوقات ذات محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ لہذا اللہ پاک نے ایک نازل اور لطیف لقب "امی" کا عنایت فرما کر دو جہاں پر ثابت کر دیا کہ "وجود"

صرف اللہ پاک اور اس کے محبوب ﷺ کے لئے ہے باقی سب "عدم اور فنا" کے دائرہ میں ہیں۔

عزیزان گرامی! بڑا مشکل اور نازک مقام ہے' مجھ میں اتنی استطاعت کہاں؟ کہ نبی امّی ﷺ کی کماحقہ اوصاف بیان کر سکوں؟ پھر بھی حتی المقدور حب نبی ﷺ کا دامن تھامے چند سطریں پیش کر دی ہیں۔ آخر میں حضرت حافظ شیرازی رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہ قطعہ ہی میرے عجز و انکساری کا بیان ہے۔

یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَیَا سَیِّدَ الْبَشَر

اے پیکرِ حسن اور اے سرتاجِ انسانیت! یقیناً (چودھویں کا) چاند

مِنْ وَّجْهِكَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَر

آپ ہی کے نور افشاں چہرے سے درخشاں (ہوا) ہے (پوری انسانیت بھی

لَا یُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهٗ

ایک زبان ہو کر) آپ کے اوصاف و کمالات بیان کر پائے؟ یہ ممکن ہی نہیں

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اس (بے پناہ) داستان کو یوں مختصر کرتا ہوں کہ خدا کے بعد آپ ہی کی ذات بزرگ و برتر

اسمائے النبی الکریم

صلی اللہ علیک وآلک واصحابک وسلم

بعض اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم بطور تبرک

سیدنا احب الناس صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

ہمارے سردار تمام لوگوں سے پیارے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر آپ کی آل اور اصحاب پر

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک صحیح مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے ماں باپ اور اولاد اور تمام لوگوں سے پیارا نہ ہو جاؤں۔

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۷۔ الصحیح لمسلم ج ۱ ص ۴۹)

حضرت شیبہ بن عثمان بن ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے نزدیک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر مبغوض کوئی انسان نہ تھا اور کیسے نہ ہوتا کہ ہمارے گھرانے کے آٹھ آدمی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (جنگ بدر) میں قتل کیے تھے، جن میں سے ہر ایک آدمی جھنڈا اٹھائے ہوئے تھا، پھر جب اللہ تعالیٰ نے مکہ فتح کروایا تو

میں آپ ﷺ کو شہید کرنے کی امید سے ناامید ہو گیا اور میں نے اپنے جی میں کہا کہ تمام عرب تو آپ ﷺ کے دین میں داخل ہو گیا ہے میں آپ ﷺ سے کب بدلہ لوں گا۔ پھر جب حنین میں قبیلہ ہوازن جمع ہو گیا تو میں نے اس کی طرف قصد کیا تاکہ میں آپ ﷺ کو دھوکہ سے شہید کر دوں۔ پھر جب لوگ آپ ﷺ کے پاس سے بھاگ گئے اور آپ ﷺ چند ساتھیوں کے ساتھ وہاں جمے رہے تو میں آپ ﷺ کے پیچھے آیا' پھر میں نے تلوار اٹھائی حتیٰ کہ قریب تھا کہ میں آپ ﷺ کو گھیر لوں۔ میرے دل پر غشی طاری ہو گئی اور میرے لیے آگ کے شعلے بلند ہوئے' پھر میں اس پر قادر نہ ہو سکا' میں نے سمجھ لیا کہ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائید حاصل ہے' آپ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا' اے شیبہ! ذرا نزدیک تو ہو اور جہاد کر اور آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا تو اس وقت آپ ﷺ تمام لوگوں سے مجھے محبوب ہو گئے اور میں آگے بڑھا' میں نے آپ ﷺ کے سامنے جہاد کیا' اس وقت اگر میرا باپ بھی سامنے آتا تو میں آپ ﷺ کی تائید کے لئے اسے بھی قتل کر دیتا۔ پھر جب جنگ ختم ہو گئی تو میں آپ ﷺ کی خدمت میں

حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ وہ چیز جس کا ارادہ اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے فرمایا وہ بہتر ہے اس چیز سے جو تو نے اپنے نفس کے لئے ارادہ کیا اور پھر آپ ﷺ نے وہ تمام سکیمیں جو میں نے اپنے دل میں بنائی تھیں' سب بیان فرمادیں۔ میں نے کہا کہ ان سازشوں کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کو نہیں ہو سکتا تو میں (علانیہ) مسلمان ہو گیا۔

(اعلان النبوۃ ص ۱۰۵ / ۱۰۴)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک محفل میں تشریف فرما تھے۔ اچانک آپ ﷺ کے پاس بنی سلیم سے ایک دیہاتی آیا جس نے گوہ (جانور کا نام) کا شکار کیا تھا اور اس کو اپنی آستین میں چھپا رکھا تھا تاکہ اسے اپنے گھر جا کر بھون کھائے' جب اس نے جماعت کو دیکھا تو پوچھا کہ یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ وہ ہیں جن کو نبی کہا جاتا ہے۔ وہ صفیں چیرتا ہوا آیا اور بولا مجھے لات و عزیٰ کی قسم! آسمان کی چھت کے نیچے کوئی میرے نزدیک مبغوض تجھ سے بڑھ کر نہیں اور نہ ہی تجھ سے بڑھ کر میں کسی سے ناراض ہوں اور اگر مجھے اس بات کا ڈر نہ ہوتا کہ میری قوم میرا نام جلد باز رکھ دے گی تو میں تجھ کو قتل کر دیتا۔ اور میں آپ ﷺ کے

قتل پر کالے اور گورے اور سفید وغیرہ لوگوں کو خوش کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسے قتل کر دینے کی اجازت مانگی' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عمر! کیا تو نہیں جانتا کہ بردبار قریب ہے کہ نبی ہوتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیہاتی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تجھ کو کس چیز نے اس پر آمادہ کیا اور تو نے حق کے علاوہ ایسی باتیں کیں اور تو نے میری مجلس میں میری عزت کیوں نہیں کی۔ اس نے کہا کہ ابھی تو میرے ساتھ ایسی باتیں کرتا ہے' مقصد اس کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گستاخی تھا۔ مجھے لات و عزیٰ کی قسم! میں تجھ پر ایمان نہ لاؤں گا حتیٰ کہ یہ گوہ (جانور کا نام) ایمان لائے اور اس گوہ کو اپنی آستین سے نکال کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے پھینک دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے گوہ! تو اس پر وہ گوہ فصیح عربی زبان میں بولی جس کو تمام لوگوں نے سنا۔ حاضر ہوں اور تیار ہوں اے محشر کے میدان کی زینت! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے گوہ تو کس کی بندگی کرتی ہے۔ گوہ بولی جس کا عرش آسمان پر ہے' جس کی بادشاہی زمین میں ہے' جس کے راستے سمندر میں ہیں' جس کی رحمت بہشتوں میں ہے' جس کا عذاب دوزخ میں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں کون ہوں؟ گوہ بولی رب العالمین کے پیغمبر اور نبیوں کے ختم کرنے والے

ہیں، جس نے آپ ﷺ کو مانا کامیاب ہو گیا اور جس نے آپ ﷺ کی تکذیب کی وہ مارا گیا۔ دیہاتی بولا اللہ کی قسم! میں ایک قدم آگے نہ چلوں گا۔ اللہ کی قسم! میں آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو زمین کی پیٹھ پر آپ سے بڑھ کر مبغوض تر میرے نزدیک کوئی نہ تھا اور آج آپ ﷺ میرے نزدیک میرے ماں باپ اور میری آنکھوں اور میرے وجود سے محبوب تر ہیں اور اللہ کی قسم میں آپ ﷺ سے اندر اور باہر سے محبت کرتا ہوں اور ظاہر و باطن میں محبت کرتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا سب تعریف اس ذات کے لئے ہے جس نے تجھے میرے ذریعے ہدایت عطا کی۔ یہ دین بلند ہو گا، مغلوب نہ ہو گا اور دین بغیر نماز کے قبول نہیں ہے اور نماز بغیر قرآن کے مقبول نہیں ہے۔ (تاریخ ابن کثیر ج ۶، ص ۱۵۰/۱۴۹)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

"الترغیب والترہیب" میں ہے کہ

اس درود پاک کو پڑھنے والا حضور سرورِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ کی شفاعت پائے گا

سَیِّدُنَا أَرْحَمُ النَّاسِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

ہمارے سردار سب سے زیادہ رحیم درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر آپ کی آل اور اصحاب پر

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصف بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام لوگوں میں لوگوں کے ساتھ زیادہ رحم کرنے والے تھے۔ ــــــــــ

ــــــــــ (المغنی للمراقی ج ۲ ص ۳۶۳)

حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کل جہان کے لئے رحمت تھے جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تابعداری کی، اس کو سیدھا راہ دکھایا۔

(طبقات الکبریٰ لابن سعد ج ۲ ص ۳۳۰)

سَیِّدُنَا الأَحْسَنُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

ہمارے سردار نہایت حسین درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر آپ کی آل اور اصحاب پر

وہ لفظ حسن سے اسم تفضیل کا صیغہ ہے جس کے معنی ہیں جس کے اعضا پورے تناسب پر ہوں اور مراد اس سے صفات کمال کا مجسمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ''اور کون اچھا ہے بات میں اس سے۔ جو لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتا ہے''۔ عبدالرزاق رحمہ اللہ

تعالیٰ سے' وہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی تو فرمایا یہ اللہ کے دوست' اللہ کے پسندیدہ ہیں۔ جو سارے جہاں سے اللہ کو زیادہ پیارے ہیں جنھوں نے اللہ کی پکار کو لبیک کہا اور لوگوں کو بھی اس کی طرف دعوت دی۔ (شرح المواھب اللدنیہ للزرقانی ج ۳ ص ۱۲۰)

سَیِّدُنَا الْاَحَدُ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

ہمارے سردار تمام جہان میں منفرد درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر آپ کی آل اور صحابہ پر

حضرت حلیمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ الاحد وہ ہے جس کے مشابہ کوئی دوسرا نہ ہو اور نہ ہی اس کی مثل کوئی دوسرا ہو۔

(کتاب الاسماء والصفات ص ۲۳)

بعض اسماء ذات الٰہی کے ساتھ مختص ہیں اور بعض کے ساتھ مخلوق بھی شامل ہے مثلاً ہم اللہ تعالیٰ کو قدیم مانتے ہیں لیکن قرآن کریم کی سورہ یٰسین میں چاند کی آخری تاریخ کو "کالعرجون القدیم" یعنی پرانی لکڑی کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے حضرت یعقوب علیہ السلام کو کہا تھا۔ "تا للہ انک لفی ضلالک القدیم" اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں "بالمومنین رؤف رحیم" فرمایا ہے اور رحیم کی صفت اللہ کے لئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں پائی گئی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ آپ ان

معنوں میں "الاحد" یا "رؤف حیم" نہیں ہیں جن میں ذات باری تعالیٰ متصف ہے معنی یہ ہو گا کہ آپ مخلوق خدا میں بے نظیر اور عدیم الشال ہیں۔ آپ ﷺ کائنات میں وہ در یتیم ہیں کہ آپ ﷺ کا عدیل نہیں۔

االاحد وہ ہے جو کمالات کی صفت سے مخلوق میں جدا ہو یا حق کے قریب ہو اور وہ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔

(سبل الھدیٰ ج ا ص ۵۲۱)

سَیِّدُنَا اَرْحَمُ النَّاسِ بِالْعِیَالِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ

ہمارے سردار اپنے اہل وعیال کے ساتھ زیادہ رحم کرنے والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ کی آل و اصحاب پر

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور اقدس ﷺ سے بڑھ کر اپنے اہل وعیال سے پیار کرنیوالا کوئی نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ نواح مدینہ میں دودھ پیتے تھے اور آپ ﷺ وہاں تشریف لے جایا کرتے تھے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے اور (انا کے) گھر بھی تشریف لے جاتے۔ وہاں دھواں ہوتا کیونکہ ان کا رضاعی باپ لوہار تھا۔ چنانچہ آپ ﷺ بچہ کو لیتے اور پیار کرتے پھر لوٹ آتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نے فرمایا ابراہیم میرا بیٹا ہے۔ وہ حالت رضاعت ہی میں انتقال کر گیا۔ اب اسے دو دایہ ملی ہیں جو جنت میں مدت رضاعت تک اسے دودھ پلائیں گی۔

(الصحیح مسلم ج ۲۔ ص ۲۵۴)

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے حضرت عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا سے پوچھا کہ کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے گھر میں کچھ کام کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا ہاں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنا پاپوش مبارک خود گانٹھ لیا کرتے تھے اور اپنا کپڑا خود سی لیا کرتے تھے جیسے تم میں سے کوئی اپنے گھر میں کام کرتا ہے۔

(تاریخ ابن کثیر ج ۶۔ ص ۴۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بچوں کے پاس سے گزرتے جو کھیل رہے ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان کو السلام علیکم فرماتے۔

(تاریخ ابن کثیر ج ۶ ص ۴۶)

سَیِّدُنَا الْأَزْہَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

ہمارے سردار سفید رنگ والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر آپ کی آل اور اصحاب پر

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رنگ مبارک سفید چمکتا ہوا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پسینہ مبارک موتی کی طرح چمکتا ہوا تھا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلتے تو آگے جھکتے ہوئے زور ڈال کر چلتے اور میں نے دیباج اور حریر بھی اتنا نرم نہیں پایا جتنی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتھیلی مبارک تھی' اور مشک و عنبر میں وہ خوشبو نہیں جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر میں تھی۔ (الصحیح المسلم ج ۲ ص ۲۵۷)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' کہ سب سے پہلی چیز جو میں نے حضور اقدس رضی اللہ عنہ میں دیکھی وہ یہ تھی کہ میں اپنے چچا کیساتھ مکہ مکرمہ آیا' انہوں نے مجھے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا پتہ بتایا' ہم وہاں پہنچے تو وہ چاہ زمزم کے پاس بیٹھے تھے' کہ اچانک ایک شخص باب صفا سے نمودار ہوا جس کا رنگ سفید تھا جس پر سرخی غالب تھی۔ ان کے بال پیچدار تھے جو کانوں کی لو تک تھے' باریک اور اونچا ناک' چمکدار دانت' سیاہ آنکھیں' گھنی داڑھی' سینے پر بالوں کی لمبی لکیر تھی۔ ہتھیلیاں بھاری اور پاؤں بھی بھاری بھرکم تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دو سفید کپڑے تھے گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چودھویں رات کے چاند ہیں۔

(رواہ الحافظ ابی نعیم الاصبھانی۔ تاریخ ابن کثیر ج ٦۔ ص ١٨)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سرخ جوڑا پہنے ہوئے چاندنی رات میں دیکھا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اور چاند کو دیکھنے لگا۔ میری نظر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چاند سے زیادہ حسین تھے۔

(سنن الدارمی الجزء الاول ص ٣٣ شمارہ ٥٨)

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا "آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے خوبصورت کبھی آنکھ نے نہیں دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سا جمیل کسی عورت نے نہیں جنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تو ہر عیب سے مبرا پیدا ہوئے ہیں۔ گویا کہ جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے چاہا ویسے ہی پیدا ہوئے۔ (المتکبر ص ٣٤٩)

سَیِّدُنَا أَزْهَدُ النَّاسِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

ہمارے سردار لوگوں میں سب سے زیادہ زہد والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر آپ کی آل اور اصحاب پر

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمام انبیاء علیہم السلام سے زیادہ تارک الدنیا تھے کبھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے دستر خوان نہ بچھایا گیا جس پر کھانا لگایا گیا ہو اور کبھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے گندم کی روٹی سیر ہو کر متواتر تین دن تک نہ کھائی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تو اپنے پیٹ مبارک پر پتھر باندھا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا

تمام لباس اون کا ہوتا تھا اور آپ ﷺ کا بستر بکری کی کھال اور آپ ﷺ کا تکیہ چمڑے کا تھا' آپ ﷺ پر ایک ماہ' کبھی دو بلکہ تین ماہ بھی ایسے آتے کہ آپ ﷺ کے گھر چولہے کے نیچے آگ نہ جلائی جاتی حتی کہ چراغ بھی نہ روشن کیا جاتا اور آپ ﷺ کا ایسی حالت میں وصال ہوا کہ آپ ﷺ کی زرع رہن رکھی گئی تھی اور آپ ﷺ نے اپنے پیچھے نہ سونا چھوڑا اور نہ چاندی۔

(دلائل النبوۃ لابی نعیم الاصفہانی ج ۳۔ ص ۲۲۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ کل کے لیے کوئی چیز ذخیرہ نہ کرتے تھے۔ (جامع الترمذی ج ۲ ص ۵۹)

سَيِّدُنَا أَشْرَفُ النَّاسِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

ہمارے سردار تمام لوگوں سے اشرف درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر آپ کی آل اور اصحاب پر

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ میں خاندان کے لحاظ سے تمام لوگوں سے اشرف ہوں اور فخر نہیں' اور عزت کے لحاظ سے تمام لوگوں سے عزت والا ہوں اور فخر نہیں' اے لوگو جو ہمارے پاس آئے گا۔ ہم اس کے پاس جائیں گے اور جو ہماری عزت کرے گا ہم اس کی عزت کریں گے اور جو ہم سے مکاتبت کروائے گا ہم اس سے

مکاتبت کریں گے اور جو ہماری میتوں کیساتھ چلے گا ہم اس کی میتوں کے ساتھ جائیں گے' جو ہمارا حق ادا کرے گا ہم اس کا حق ادا کریں گے اے لوگو! لوگوں کے پاس ان کے احسان کے لحاظ سے بیٹھو اور لوگوں سے ملو جلو ان کی دین داری کے لحاظ سے اور لوگوں کی عزت کرو ان کے مرتبہ کے لحاظ سے اور لوگوں کی مدارت کرو دانائی کے لحاظ سے۔

(کنزالعمال علی ھامش احمد ج ۴ ص ۶/ ۳۰۵)

حضرت عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھے کہا کہ میں نے زمین کے مشرق و مغرب کو الٹ پلٹ کیا ہے لیکن حضرت محمد ﷺ سے کسی انسان کو افضل نہ پایا اور میں نے زمین کے مشرق و مغرب کو الٹ پلٹ کیا لیکن بنو ہاشم جیسا خاندان نہ پایا۔ (رواہ البیھقی فی دلائل النبوۃ تاریخ ابن کثیر ج ۲۔ ص ۲۵۷)

سَیِّدُ الْاَشْنَب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

ہمارے سردار چمکتے ہوئے دانتوں والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر آپ کی آل اور اصحاب پر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے دندان مبارک کشادہ تھے' جب آپ ﷺ

گفتگو فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دانتوں سے نور کے شعلے بلند ہوتے دکھائی دیتے تھے۔

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ اپنے ماموں (ہند بن ابی ہالہ) سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم چمکدار دانتوں والے تھے۔
(تاریخ ابن کثیر ج ٦۔ ص ١٧)

سَيِّدُنَا الأَبْطَحِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

ہمارے سردار بطحا کے رہنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر آپ کی آل اور اصحاب پر

مکہ مکرمہ کی ابطح کی طرف نسبت ہے اور بطحا اس وادی کا نام ہے جہاں سے پانی گزرے۔ عرفات اور منی کا بارش والا پانی چونکہ شہر مکہ سے گزرتا ہے لہذا اس کو وادی بطحا کہا جاتا ہے۔ یہ نام اس بنا پر رکھا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس قریش خاندان سے تعلق رکھتے ہیں جو وادی بطحا میں رہتے تھے' حرم سے باہر نہ تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبدالمطلب کو سید الابطح اور سید الاباطح کہا جاتا ہے حضرت حسان رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں فرماتے ہیں:

آپ معزز گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں دادا کی طرف بزرگ ابطحی سردار ہیں۔

(بات نامکمل ہے)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فتح مکہ کے زمانے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وادی بطحا سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ کعبہ جا کر جو بت وہاں ہیں، ان کو ختم کردے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خانہ کعبہ میں اس وقت تک داخل نہ ہوئے جب تک تمام بت مسمار نہ کر دیے گئے

(الطبقات الکبری لابن سعد ج ۲۔ ص ۲۴۲)

حضرت عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حج سے فارغ ہونے کے بعد جب مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وادی ابطح میں رات گزاری تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نکلنے میں سہولت ہو۔

(صحیح بخاری ج۔ ص ۲۳۷)

سَیِّدُنَا الْاَجَلُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

ہمارے سردار بہت بڑے بزرگ درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر آپ کی آل اور صحابہ پر

حضرت ابن شماسہ مہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان کے انتقال کا وقت قریب تھا، آپ رضی اللہ عنہ بہت دیر تک روتے رہے اور دیوار کی طرف منہ پھیر لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کا بیٹا حاضر تھا، اس نے کہا اے ابا جان! آپ کیوں رو رہے

ہیں؟ کیا آپ کو جناب رسول اللہ ﷺ نے فلاں فلاں چیز کی بشارت نہیں دی؟ (پھر آپ ایسے کیوں غمگین ہوتے ہیں) تب انہوں نے اپنا چہرہ ہماری جانب متوجہ کیا اور فرمایا ہمارے لیے بہترین توشہ تو اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اس کے رسول ہیں۔ میں تین ادوار سے گزرا ہوں۔ ایک دور تو وہ تھا کہ مجھے جناب رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی سے بغض نہ تھا اور کوئی چیز میری نظر میں اتنی محبوب نہ تھی جتنی یہ بات عیاذاً باللہ کہ حضور اکرم ﷺ پر مجھے قدرت حاصل ہو جائے اور میں آپ ﷺ کو شہید کر ڈالوں اگر میں اس حالت میں مرجاتا تو یقینی طور پر دوزخی ہوتا۔ پھر (دوسرا دور تھا کہ) جب اللہ عزوجل نے اسلام کا خیال میرے دل میں پیدا کیا اور میں حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا آپ ﷺ اپنا ہاتھ پھیلایئے تاکہ میں آپ کی بیعت کروں آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ پھیلا دیا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا' آپ ﷺ نے فرمایا عمرو' کیا بات ہے؟ میں نے جواب دیا کچھ شرط کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا کیا شرط ہے بیان کرو۔ میں نے عرض کیا کہ میرے سابقہ گناہ معاف ہو جائیں۔ فرمایا کیا تو نہیں جانتا کہ اسلام تمام سابقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور ہجرت' پہلے

تمام گناہوں کو ختم کر دیتی ہے اور حج تمام پہلی برائیوں کو ڈھا دیتا ہے۔ (چنانچہ میں نے بیعت کر لی) اب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے زیادہ مجھے کسی سے محبت نہ تھی اور نہ میری آنکھوں میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے زیادہ کوئی بڑا بزرگ تھا میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شان و جلال کے مارے آنکھ بھر کر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو نہیں دیکھ سکتا تھا اور چونکہ پورے طور پر چہرہ مبارک نہ دیکھ سکتا تھا اس لیے اگر مجھ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا حلیہ مبارک دریافت کیا جائے تو بیان نہیں کر سکتا۔ اگر میں اسی حالت میں مرجاتا تو امید تھی کہ جنتی ہوتا۔ اس کے بعد ہم بہت سی باتوں کے ذمہ دار ہو گئے' معلوم نہیں میزان میں کیا حال رہے گا لہٰذا اب میرے مرنے کے بعد میرے جنازے کے ساتھ کوئی نوحہ گر اور آگ نہ جائے اور جب مجھے دفن کر چکو تو میری قبر پر مٹی ڈالکر قبر کے چاروں طرف اتنی دیر ٹھہرے رہنا جتنی دیر میں اونٹ کو ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے۔

تاکہ مجھے تم سے انس حاصل ہو اور دیکھوں کہ میں اپنے رب کے فرستادہ فرشتوں کو کیا جواب دے سکوں گا۔

(الصحیح مسلم ج ا۔ ص ۷۶)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ میں

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری کو ان گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی میں لے جا رہا تھا' اچانک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عقبہ تو سوار کیوں نہیں ہوتا؟ عقبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت عظیم تصور کیا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری پر سوار ہوں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عقبہ ! تو سوار کیوں نہیں ہوتا؟ عقبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اب میں ڈرا کہ کہیں یہ نافرمانی نہ ہو جائے۔ اور میں تھوڑی دیر کے لیے سوار ہو گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوار ہو گئے اور فرمایا عقبہ! کیا میں تجھے سورتوں میں دو بہترین سورتیں نہ سکھا دوں جن کو لوگوں نے پڑھا ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس پڑھائیں۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۴۔ ص ۱۴۴)

سَیِّدُنَا الْاَجْوَدُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

ہمارے سردار سب سے سخی درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر آپ کی آل اور اصحاب پر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں جب حضرت جبریل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سخی

تر ہو جاتے۔ حضرت جبریل علیہ السلام رمضان کی ہر رات کو ملا کرتے اور آپ ﷺ ان کے سامنے قرآن کریم پڑھتے۔ پس جب حضرت جبریل علیہ السلام آپ ﷺ سے ملتے تو آپ تیز ہوا سے بھی زیادہ سخی ہو جایا کرتے تھے۔

(صحیح البخاری الجلد الاول ص ۲۵۵)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ سے جب مانگا جاتا تو آپ ﷺ کبھی "نہ" کا لفظ زبان مبارک پر نہ لاتے۔

(رواہ البخاری تاریخ ابن کثیر ج ۶۔ ص ۴۲)

سَيِّدُنَا الْاَجِيْرُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

ہمارے سردار **پناہ دینے والے** درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر آپ کی آل اور اصحاب پر

حضرت ابو مرہ رضی اللہ عنہ جو حضرت عقیل بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کے آزاد شدہ غلام ہیں' سے روایت ہے کہ حضرت ام ہانی بنت ابو طالب رضی اللہ عنہا نے اسے بیان کیا کہ فتح مکہ کے سال میری طرف قبیلہ بنو مخزوم کے دو آدمی بھاگ کر آ گئے اور میں نے ان دونوں کو پناہ دے دی۔ ان کا بیان ہے کہ میرے بھائی حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہوئے اور انہوں نے فرمایا کہ میں ان دونوں کو قتل کر دوں

گا۔ جب میں (ام ہانی) نے سنا تو میں حضور اقدس ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور آپ ﷺ مکہ کے اوپر والی جانب قیام فرما تھے۔ جب آپ ﷺ نے مجھے دیکھا تو مرحبا فرمایا اور فرمایا تو کس لیے آئی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی (ﷺ) میں نے اپنے سسرال کے دو آدمیوں کو پناہ دی ہے جن کو حضرت علی رضی اللہ عنہ مارنے کا ارادہ رکھتے ہیں' تو اس پر حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اے ام ہانی! جس کو تو نے پناہ دی ہم نے بھی اس کو پناہ دی۔ پھر حضور اقدس ﷺ نے اٹھ کر غسل فرمایا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو پردہ کیا' پھر آپ ﷺ نے ایک کپڑے میں لپٹ کر چاشت کی آٹھ رکعت نماز ادا کی۔ (تاریخ ابن کثیر ج ۴ ص ۳۰۰)

سَیِّدُنَا الأَتْقیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

ہمارے سردار سب سے زیادہ پرہیزگار درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر آپ کی آل اور اصحاب پر

حضرت عطاء بن یسار ایک انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عطاء کو بتایا کہ اس نے زمانہ رسالت مآب ﷺ میں روزہ کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لیا' پھر اس نے اپنی بیوی کو کہا کہ اس کی بابت حضور اکرم ﷺ سے پوچھے۔ اس نے حضور اکرم ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے رسول بھی یہ کرتے ہیں۔ اس عورت نے اپنے خاوند کو

بتایا تو اس انصاری نے کہا کہ حضور اقدس ﷺ کے لئے بعض چیزوں کی رخصت دی گئی ہے' تو دوبارہ جاکر دریافت کر۔ وہ پھر حضور اکرم ﷺ کے پاس آئی اور کہا کہ میرا خاوند کہتا ہے کہ اللہ کے رسول کے لئے بعض چیزوں کی رخصت دی گئی ہے۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں۔ اور میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی حدوں کو جاننے والا ہوں۔ (مسند الامام احمد بن حنبل ج ۵ ص ۴۳۴)

ایک آدمی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تقویٰ کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ کبھی تو کانٹوں والی زمین پر چلا ہے؟ اس نے کہا ہاں! فرمایا تو کیسے چلتا ہے' اس نے کہا کہ جب کانٹا دیکھتا ہوں تو اس سے الگ ہو جاتا ہوں یا میں اس پر سے چھلانگ لگا کر گزر جاتا ہوں یا میں اس سے ورے پاؤں رکھتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا یہی تقویٰ ہے۔

(رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب التقوی۔ سبل الھدیٰ ص ۵۱۸)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے اس (تقویٰ) کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ تقویٰ رب جلیل سے خوف کھانے کا نام ہے اور وحی الٰہی پر عمل کرنا اور تھوڑے پر قناعت کرنا اور موت کے دن کے لئے تیاری ہے۔ (سبل الھدیٰ ج ۱ ص ۵۱۹)

سَيِّدُنَا أَرْمَى النَّاسِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

ہمارے سردار سب سے زیادہ تیر انداز درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر آپ کی آل اور صحابہ پر

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا خاندانی اور سخی اور بہادر اور تیر انداز نہیں دیکھا۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر یہ آیت پڑھتے تھے اور فرماتے تھے: "و اعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ" خبردار! قوت سے مراد رمی (پھینکنا) ہے قوت سے مراد نشانہ باندھنا ہے'

(صحیح مسلم ج ۲۔ ص ۱۴۳)

حضرت عبدالرحمن بن شماسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت فقیم لخمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت فقیم لخمی رضی اللہ عنہ نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ ان دونوں نشانوں میں آجاتے ہیں' بوڑھے ضعیف ہوکر آپ پر مشکل ہوتا ہوگا۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک بات نہ سنی ہوتی تو میں یہ مشقت نہ اٹھاتا۔ حضرت حارث رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے ابن شماسہ رضی اللہ عنہ سے کہا وہ کیا بات تھی؟ انہوں

نے کہا کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو کوئی تیر مارنا سیکھے' پھر اسے چھوڑ دے' وہ ہم میں سے نہیں یا اس نے نافرمانی کی۔

(الصحیح مسلم ج ۲۔ ص ۱۴۳)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا' آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ عنقریب تمھارے ہاتھوں پر کئی ملک فتح ہوں گے اور اللہ تعالیٰ تمھارے لیے کفایت فرمائیگا لہٰذا کوئی تم میں سے اپنے تیر کا کھیل یعنی نشانہ کی مشق نہ چھوڑے۔ (الصحیح مسلم ج ۲ ص ۱۴۳)

سَيِّدُنَا اَبْلَجُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

ہمارے سردار سفید رنگ والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر آپ کی آل اور اصحاب پر

حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے ایک انسان کو دیکھا جس کے چہرہ انور پر رونق تھی' سپید' حسن کے پیکر تھے۔

(المستدرک للحاکم ج ۳ ص ۹)

حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا کی حدیث میں جو حضور اقدس ﷺ کی صفت میں ابلج الوجہ کا لفظ آیا ہے اس کا معنی ہے چمکدار چہرہ۔

(صراح ج ۱ ص ۱۳۸)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِى الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

(ترجمہ) اے اللہ پاک رحمت نازل فرما' محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر' اور ان کی آل اولاد پر' جس طرح تو نے ابرہیم علیہ السلام اور آل ابرہیم علیہ السلام پر بھیجی ہیں اور برکتیں نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جس طرح تو نے ابرہیم اور آل ابرہیم پر برکتیں نازل فرمائی ہیں۔ دونوں عالم میں۔ بے شک تو ہر قسم کی تعریف کا مستحق اور بزرگ و بالاتر ہے۔

(فضائل) یہ صلاۃ ابرہیمی ہے امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں رقم فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ جس نے اس درود کا ورد کیا بروز قیامت' میں اس کے ایمان کی گواہی دوں گا اور اس کی سفارش کروں گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ
وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی
اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِكْ
عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی
الْعٰلَمِیْنَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (القول البدیع صفحہ ۲۳)

(ترجمہ) اے پروردگار رحمت نازل فرما' محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تیرے عبد و رسول ہیں اور نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور ان کی آل پر' ازواج پر' ان کی ذریت پر' جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام و آل ابراہیم علیہ السلام پر رحمت نازل فرمائی ہے۔ اور برکت نازل فرما نبی امی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل و ازواج' اور ان کی

ذریت پر جس طرح تو نے ابرہیم علیہ السلام و آل ابراہیم علیہ السلام پر دونوں جہانوں میں برکتیں بھیجی ہیں بیشک تو ہی تعریفوں کا مالک اور زبردست بزرگ و بالا ہے۔

(فضائل) امام محی الدین للنووی رحمہ اللہ علیہ نے "کتاب الاذکار" میں بیان فرمایا ہے کہ یہ درود تمام درودوں سے افضل ہے' کیونکہ اس صلاۃ کا ثبوت صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں موجود ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْهُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ مِنْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (الشفاء صـ ۷۵)

(ترجمہ) اے اللہ پاک اپنی رحمت کاملہ ﷺ پر نازل فرما۔ اور ان کو ایسی منزل میں اتار' جو منزل و ٹھکانہ' روز قیامت تجھ سے حد درجہ قریب ہو۔

(فضائل) امام طبرانی' امام احمد اور امام رحمھم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس درود شریف کو رویفع بن ثابت الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ سرکار دو عالم ﷺ نے شفاعت کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ علیٰ رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ (القول البدیع ص ۳۲)

(ترجمہ) اے مالک دو جہاں تمام روحوں میں روح محمد ﷺ پر ــــــــ رحمت کاملہ بھیج' اور تمام جسموں میں سب سے زیادہ جسم محمد ﷺ پر اور تمام قبروں میں ــــــــ قبر محمد ﷺ پر بھیج۔

(فضائل) امام الشعرانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ فرمان رسول عالی مقام ﷺ ہے کہ اس درود سے میری رویت نصیب ہو گی۔ یہ درود میری شفاعت کا باعث' حوض کوثر سے سیرابی کی وجہ اور پڑھنے والے کے جسم کو دوزخ پر حرام کرنے والا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ علیٰ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَ فِی الْمَلَاءِ الْاَعْلٰٓی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ الحزب الاعظم ص ۲۳

(ترجمہ) اے پروردگار جل شانہ! محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ زمانہ اول و آخر اور عالم ملکوت میں' روز محشر تک رحمت نازل فرما۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَاۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضًا وَّلِحَقِّہٖ اَدَآءً وَّاَعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْمَقَامَ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ۔ (الحزب الاعظم ص۳۰)

(ترجمہ) اے باری تعالیٰ محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر ایسا خاص درود بھیج جو تیری خوشنودی و رضامندی کے مطابق ہو اور ان کے حق کو پورا پورا ادا کرنے والا ہو' اور ان کو مقام وسیلہ اور وہ مقام محمود عطا ہو' جن کا وعدہ تو نے ان سے کیا ہے۔

(فضائل) امام عبدالوہاب الشعرانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضور رحمت ہر عالم ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ جس نے اس درود کی کثرت کی اس کی شفاعت کرنا مجھ پر لازم ہو گئی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

(القول البدیع ص۹۵)

(ترجمہ) اے رب العالمین! اپنے عبد و رسول محمد ﷺ پر درود بھیج اور تمام مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات پر بھی درود و رحمت نازل فرما۔

امام عبدالوہاب الشعرانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس مسلمان کے پاس صدقہ و خیرات کے لیے کچھ نہ ہو تو وہ اپنی دعاؤں میں اس درود شریف کی کثرت کرے۔ یہ اس کے لیے بے شمار ثواب اور پاکیزگی اعمال کا سبب بنے گا۔ اور باعث کشادگی رزق و آخری ٹھکانہ بہشت بریں ہو گا۔

"صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ"

(ترجمہ) محمد رسول اللہ ﷺ پر اے اللہ اپنی خاص رحمت کا نزول فرما۔

امام عبدالوہاب الشعرانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو اس درود شریف کا ورد کرتا ہے گویا وہ اپنے نفس پر ستر ہزار

رحمت الٰہی کے دروازے کھلوا لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کی محبت کا مرکز اور منظور نظر بنا دیتا ہے

حافظ سخاوی حضرت فقیہ ابی اللیث سمر قندی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت خضر و الیاس علیہما السلام کی ملاقات سے مشرف ہوئے۔ ان دونوں نبیوں نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں "اسمویل" نام کے ایک نبی تھے اللہ تعالیٰ ان کو ہمیشہ کافروں پر غالب رکھتا۔ ایک دن وہ کافروں کی تلاش میں نکلے۔ کافر انہیں آتے دیکھ کر کہنے لگے کہ "وہ ساحر ہماری فوجوں کو اپنی جادو گری سے تباہ کرنے نکل پڑا ہے۔ چلو ہم سب ساحل سمندر میں گھات بنا کر اس کی تاک میں لگے رہیں۔ جب وہ ہمیں ڈھونڈتے ہوئے وہاں پہنچے گا تو ہم سب مل کر یکایک اس پر حملہ کر کے موت کے گھاٹ اتار دیں گے" اس منصوبہ کے ماتحت تمام کافر ساحل سمندر میں چھپے رہے جب اسمویل علیہ السلام اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں پہنچے یک بیک بے خبری میں کافروں نے حملہ کر دیا اسمویل علیہ السلام کے ساتھیوں نے کہا کہ اب ہم کیا کریں؟ ہم تو نرغے میں آگئے ہیں! اسمویل علیہ السلام نے حکم دیا کہ حملہ کرو اور نعرہ "صلی اللہ علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم" لگاتے جاؤ۔ پس صلاۃ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ہوئے کافروں پر ٹوٹ پڑے اور سب دشمنان خدا سمندر میں غرق ہو گئے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِىْ مَلَأْتَ قَلْبَهٗ مِنْ جَلَالِكَ وَ عَيْنَهٗ مِنْ جَمَالِكَ وَاُذُنَهٗ مِنْ لَذِيْذِ خِطَابِكَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

(ترجمہ) اے اللہ پاک! رحمت کاملہ بھیج' ہمارے سرور محمد ﷺ پر جن کے قلب کو آپ نے اپنے جلال سے بھر دیا ہے' جن کی آنکھوں کو آپ نے جمال سے پر کر دیا ہے اور جن کے کانوں کو اپنے مزے دار' دل پزیر خطاب اور کلام سے معمور فرمایا ہے۔ اور ان کے آل و اصحاب پر رحمت و سلامتی مرحمت فرما۔

شرح المنہاج میں ہے کہ شیخ ابی عبداللہ بن نعمان رحمہ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا تو دریافت کیا کہ یارسول اللہ ﷺ افضل درود کونسا ہے حضور سرکار دو عالم ﷺ مذکورہ بالا درود شریف کا ورد بتایا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ

(القول البدیع صـ)

(ترجمہ) اے اللہ جل شانہ! ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمت کاملہ نازل فرمایئے جب تک ان کو یاد کرنے والے یاد کرتے رہیں اور جب تک ان کی یاد سے غفلت برتنے والے غفلت برتتے جائیں۔

(فضائل) یہ حضرت سیدنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا خاص درود ہے حضرت عبداللہ بن الحکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ "اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیسا سلوک فرمایا ہے"؟ تو امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ اللہ پاک نے "مجھ پر بہت رحم فرمایا اور مجھے معاف کر دیا۔ دولہا کے لیے جس طرح کا کمرہ سجایا جاتا ہے میرے لیے جنت میں سجایا گیا اور مجھ پر قسم قسم کے پھولوں کو نچھاور کیا گیا جس طرح دولہا دلہن پر نثار کیا جاتا ہے"۔ میں نے پھر پوچھا "اس عالی مرتبہ پر آپ کیسے پہنچے؟" تو ایک غیبی آواز نے جواب دیا کہ "اس کی "کتاب الرسالۃ" میں درود مذکورہ رقم کرنے کی وجہ سے"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَسِرِّ الْاَسْرَارِ وَتِرْيَاقِ الْاَغْيَارِ وَمِفْتَاحِ بَابِ الْيَسَارِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمُخْتَارِ وَاٰلِهِ الْاَطْهَارِ وَاَصْحَابِهِ الْاَخْيَارِ عَدَدَ نِعَمِ اللّٰهِ وَاَفْضَالِهِ۔

(ترجمہ) اے اللہ درود بھیج نوروں کے نور پر' بھیدوں کے بھید پر' غیروں کے پہچاننے کے تریاق پر' آسانی اور جنت کے دروازے کی کنجی پر' جو کہ ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں جو آپ کے پسندیدہ ہیں اور ان کی پاک اولاد پر' اور برگزیدہ صحابیوں پر' اتنی تعداد میں جو تمہاری نعمتوں اور بخششوں کی ہیں۔

(فضائل) یہ درود شریف حضرت قطب الاقطاب سیدی احمد البدوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہے وہ اس درود شریف کا ورد اکثر فرماتے تھے۔ حضرت شیخ احمد دحلان فرماتے ہیں کہ عارفین کی ایک جماعت نے اس درود شریف کو قضائے حاجات۔ کشف کرامات' اور حصول انوار و اسرار میں مجرب پایا۔ بلکہ ہر جائز مقصد کے لیے تریاق اکبر ہے اس کے ورد کا عدد ہر روز ایک سو مرتبہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَكَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ مُجِیْبُ الدَّعْوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ وَیَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ وَیَا كَافِیَ الْمُھِمَّاتِ وَیَا دَافِعَ الْبَلِیَّاتِ وَیَا حَلَّ الْمُشْكِلَاتِ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ یَا اِلٰھِیْ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

(ترجمہ) یا اللہ درود و سلام بھیج ہمارے آقا و مولا حضرت محمد ﷺ پر اور ہمارے آقا و مولا حضرت محمد ﷺ کی آل پر ایسا درود شریف جو ہمیں تمام ہولناکیوں اور آفات سے نجات عطا فرمائے اور اس کے ذریعے تو ہماری تمام حاجتیں پوری فرما دے۔ اور اس کے ذریعے تو ہمیں تمام برائیوں سے پاک فرما دے۔ اور اس کے ذریعے تو ہمیں انتہائی بلند مقاصد تک پہنچا دے جو ہر قسم کی بھلائیوں سے متعلق ہوں' زندگی میں بھی اور موت کے بعد بھی۔ بے شک تو دعاؤں کو مقبول فرمانے والا' اور درجات کو بلند کرنے والا ہے۔ اور اے حاجتوں کو پورا کرنے والے اور سخت مشکلات میں

پوری مدد فرمانے والے' اور اے بلاؤں کو دور کرنے والے اور اے مشکلات کو حل کرنے والے! میری فریاد سن' میری مدد فرما اور میری عرض قبول فرما۔ یا الٰہی! تحقیق تو ہی ہر چیز پر قادر ہے)۔

حضرت شیخ اکبر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ درود عرش الٰہی کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے جو اس کو ہزار بار پڑھ کر' رات کے درمیانی حصہ میں' جو بھی حاجت' چاہے دنیوی ہو یا اخروی' اللہ پاک سے مانگے اللہ پورا فرمائے گا۔ یہ درود کوندتی ہوئی بجلی سے زیادہ اجابت و قبولیت میں تیز رفتار ہے۔ یہ درود اکسیر اعظم و تریاق مجرب ہے۔ لہٰذا اس درود کو ناسمجھداروں سے مخفی رکھنا ضروری ہے۔

شیخ صالح موسیٰ ضریر رحمہ اللہ تعالیٰ کا واقعہ سب کتابوں میں مرقوم ہے کہ ان کا جہاز ڈوبنے لگا تو حضور رحمت ہر عالم ﷺ نے خواب میں انھیں یہ درود پاک سکھایا کہ جہاز والے پڑھیں۔ انھوں نے تین سو بار ہی پڑھا تھا کہ جہاز چل پڑا۔ ہر قسم دنیوی یا اخروی حاجات کے لیے اسے پڑھنے سے مرادیں پوری ہو جاتی ہیں۔ قبولیت دعا کے لیے اکسیر ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا

مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ هُوَ اَبْهٰی مِنَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ حَسَنَاتِ اَبِیْ بَکْرٍ وَّ عُمَرَ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ نَبَاتِ الْاَرْضِ وَاَوْرَاقِ الشَّجَرِ۔

(ترجمہ) اے اللہ صلاۃ و سلام بھیج ہمارے آقا محمد ﷺ پر جو سورج اور چاند سے زیادہ روشن ہیں اور صلاۃ وسلام بھیج ہمارے آقائے کونین ﷺ پر ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی نیکیوں کی تعداد کے برابر اور صلاۃ و سلام بھیج ہمارے آقائے نبی مکرم ﷺ پر زمین کی نباتات اور درختوں کے پتوں کی تعداد کے برابر۔

حضرت شیخ علی نور الدین الشونی رحمہ اللہ تعالیٰ کا مرتب کردہ درود شریف ہے جس کو اسی برس تک جامع ازہر میں رسول اللہ ﷺ کے درودوں کی مجلسوں میں پڑھتے رہے۔ ان کی حیات میں اور ان کی وفات کے بعد اطراف مصر، یمن، بیت

المقدس' شام' مکۃ المکرمۃ' اور مدینہ منورہ میں اس درود شریف کی شہرت پھیل گئی۔

اور صلاۃ "مصباح الظلام" کے نام سے مشہور و معروف ہو گیا۔

علامہ شیخ عبدالمعطی السملاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نقل کرتے ہیں کہ سرور کائنات محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ "اے جبرئیل! عمر رضی اللہ عنہ' کی نیکیوں کے بارے میں کچھ مجھے خبر دو۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تمام سمندر روشنائی بن جائیں اور تمام درخت قلم کی صورت حاصل کرلیں اور ان تمام قلموں اور روشنائیوں سے عمر رضی اللہ عنہ کی نیکیوں کو رقم کیا جائے پھر بھی فرشتے وصف عمر رضی اللہ عنہ کے بیان و تحریر سے عاجز رہیں گے۔ پھر حضرت باعث موجودات سید السادات علیہ الصلوات والتسلیمات نے فرمایا کہ اے جبرئیل! ابوبکر رضی اللہ عنہ کی حسنات کی کچھ تعریف کرو۔ جبرئیل علیہ السلام! نے کہا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ایک نیکی عمر رضی اللہ عنہ کے کل حسنات کا مجموعہ ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حمزہ رضی اللہ عنہ اور جعفر رضی اللہ عنہ' کو اللہ تعالیٰ نے آج رات اس حالت میں دکھایا ہے کہ ان کے سامنے خرمے کا

طبق' جو ہیروں کے مانند چمکدار' حاضر ہیں اور دونوں مزے سے کھا رہے ہیں۔ میں نے ان دونوں سے پوچھا کہ تم نے افضل الاعمال و الاقوال کونسی شئے کو پایا؟ تو دونوں نے جواب دیا کہ "لاالہ الااللہ" کو افضل پایا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے پھر دریافت فرمایا کہ اس کے بعد کونسی چیز کو افضل پایا؟ تو جواب دیا "یارسول اللہ ﷺ آپ پر درود کو"۔

چونکہ رسول اکرم ﷺ نے زبان وحی سے فرمایا ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ دنیا میں میرے وزیر ہیں' اور روز قیامت میرے دائیں ابوبکر رضی اللہ عنہ اور بائیں عمر رضی اللہ عنہ ساتھ ساتھ چلیں گے۔ تو جس طرح اللہ پاک کے دربار کا وسیلہ اور واسطہ ہمارے لیے محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں اسی طرح بارگاہ نبوی ﷺ کا وسیلہ اور واسطہ ہمارے لیے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی ذات ہیں۔ چونکہ اس درود شریف میں مدح نبی ﷺ کے ہمراہ ذکر وزیران فخر المرسلین ﷺ بھی ہے لہذا یہ درود شریف مقام حدادب حاصل کر کے درقبولیت تک پہنچنے کا زیادہ حقدار کہا گیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ

عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰدَمَ وَنُوْحٍ وَّاِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَا بَيْنَهُمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ.

(ترجمہ) اے اللہ صلاۃ و سلام و برکتیں نازل فرما ہمارے سردار محمد ﷺ پر اور حضرت آدم علیہ السلام و نوح علیہ السلام و ابراہیم علیہ السلام و موسیٰ علیہ السلام و عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے درمیان جتنے انبیاء و مرسلین گزرے ہیں صلاۃ سلامتی جاری رہے سب کے سب پر۔

(فضائل) حضرت ابی عبداللہ محمد بن سلیمان الجزولی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو اس درود پاک کا تین بار ورد کرتا ہے وہ دلائل الخیرات شریف اول سے آخر تک پڑھنے کا ثواب حاصل کرلیتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلَاةً

دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللهِ۔

(ترجمہ) اے خالق دو جہاں درود بھیج ہمارے آقا محمد ﷺ پر اتنی تعداد میں جو تیرے پاک علم میں ہے ہمیشہ ایسا درود جو تیری دائمی حکومت کے ساتھ جاری و قائم رہے۔

(فضائل) سید احمد الصاوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ درود پاک چھ لاکھ درودوں کا ہم پلہ ہے چونکہ یہ درود فلاح دارین ہے جو اس درود مبارکہ کو ہر جمعہ ہزار بار پڑھے گا دنیا کے خوش قسمتوں میں سے ہو گا اور آخرت میں اس کا نام سعیدوں اور برگزیدہ ہستیوں کی صف میں مرقوم ہو گا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِهٖ مِثْلَ كَمَالِ اللهِ وَكَمَا يَلِيْقُ بِكَمَالِهٖ۔

(ترجمہ) اے اللہ صلاۃ وسلام اور برکتیں نازل ہوں ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر اس قدر جس قدر اللہ کا کمال ہے اور جیسے کمال کے وہ لائق ہے۔

(فضائل) حضرت شیخ احمد الصاوی فرماتے ہیں کہ یہ درود طریقت والوں کے مشہور درودوں میں سے ہے کہ جس کو ہر نماز کے بعد دس دفعہ پڑھا جائے تو بے بہا اجر و ثواب ہے۔ علامہ احمد المقری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ درود و سلام چودہ ہزار درودوں کے ثواب کا ہم وزن و ہم پلہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ عَلِيِّ الْقَدْرِ عَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰىٓ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔

(ترجمہ) اے اللہ! صلاۃ وسلام و برکتیں نازل فرما ہمارے آقا و مولا محمد ﷺ پر جو نبی امی ہیں۔ جن پر کل کائنات کا مدار ہے اور بلند مرتبت والے تیرے محبوب ہیں اور جن کی برگزیدگی عظیم و بےمثال ہے اور ان کے آل و اصحاب پر صلاۃ وسلامتی مرحمت فرما۔

(فضائل) "صلوات الدردیر" کی شرح میں علامہ محمد الامیر التسغیر رحمہ اللہ تعالیٰ امام سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص ہر جمعہ کی رات کو اس درود پاک کا ورد کرے گا خواہ

ایک بار ہی کیوں نہ کرے اس کو قبر میں کھتے وقت آنحضور ﷺ بذات خود شرکت فرمائیں گے اور بوقت وفات اس کی روح پر روح محمدی ﷺ جلوہ فگن ہو گی۔ اور یہ دعا اور استغفار کے لیے جامع درود ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ صَلٰوۃً اَنْتَ لَھَآ اَھْلٌ وَھُوَ لَھَآ اَھْلٌ ۔

(ترجمہ) اے اللہ ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور ان آل پر درود بھیج ایسا بے نظیر درود جو تیرے شایان شان ہو اور جس کے لائق حضور ہیں۔

(فضائل) "القول البدیع" میں حضرت ابی الطاہر احمد خندی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اس درود کی کثرت کرنے کی بدولت بارگاہ نبوی ﷺ سے قبول الرسول کا خطاب پایا حضرت حافظ سخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے اس درود کی کثرت نے وہ عظیم فائدہ پہنچایا کہ جس کے بیان سے میری زبان عاجز ہے اور وہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب کو اس درود مبارکہ کا ورد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔

اے اللہ صلاۃ وسلام بھیج ہمارے آقا محمد ﷺ پر کہ میرے تمام حیلے اور کوششیں تنگ آچکی ہیں ------ -- اے اللہ کے رسول ﷺ ---- میری مدد فرمائیے

(فضائل) نبی پاک ﷺ کا ارشاد پاک ہے۔ کہ جو اس درود کا ورد کرے گا اللہ جل شانہ اس کے تمام کرب و غم دور فرما دے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِیِّكَ وَرَسُوْلِكَ صَلَاۃً مُبَارَكَۃً طَیِّبَۃً كَمَا اَمَرْتَنَا نُصَلِّیْ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا۔

(ترجمہ) اے اللہ درود بھیج محمد ﷺ پر جو تیرے خاص بندے اور خاص نبی اور خاص رسول ﷺ ہیں اور ایسا درود برکت اور پاکیزگی میں سب سے بڑھ کر ہو جس طرح تم نے ہمیں ان پر صلاۃ وسلام کا حکم فرمایا ہے۔

(فضائل) حضرت محبوب سبحانی' غوث صمدانی' قطب ربانی' شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کی "صلاۃ کبریٰ" میں سے یہ تین صلوات منتخب کیے ہیں جو پڑھنے میں مختصر اور سہل ہیں۔ عاشقان سرور کائنات ﷺ کے لیے بے پناہ انوار، اسرار، فضائل مرتبت کے حامل ہیں۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ فَاِنَّكَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ

(ترجمہ) اے اللہ تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں جیسے تو اس کا حقدار ہے اور درود بے غایت اور سلام بے نہایت آقا محمد ﷺ پر ہو اس حیثیت کا درود جس کا اہل صرف تو ہی ہے اور

ہمارے ساتھ وہ برتاؤ کر جو تیرے شایان شان ہو بے شک تو ہی تقوی و مغفرت کا مالک ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ وَعَدَدَ مَعْلُومَاتِكَ وَمِلْءَ اَرْضِكَ وَسَمَاوَاتِكَ۔

(ترجمہ) اے خالق کائنات! حضرت محمد محبوب کل ﷺ پر درود بھیج ایسا درود جو افضل ترین ہو تمہارے علم کی مانند بے حد و بے حساب ہو بلکہ طبقات زمین اور طبقات آسمان بھرنے کے برابر ان پر درود و سلام مرحمت فرمایا جائے۔

(فضائل) حضرت ابی عبداللہ الموصلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس کا دل چاہے کہ اللہ جل شانہ کی حمد و ثنا اس افضل طریقہ سے کرے کہ اولین و آخرین اور ملائکہ و مقربین میں سے کسی نے ادا نہ کی ہو اور رسول اقدس ﷺ پر ایسا افضل درود بھیجے جیسا کسی مخلوق نے نہ بھیجا ہو تو مندرجہ بالا درود شریف کا ورد کرے۔

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا هُوَ اَهْلُهٗ۔

(ترجمہ) رحمتوں کے تودے (ڈھیر انبار) ہماری طرف سے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ پاک اس قدر عطا فرمائے جس قدر وہ اس کے مستحق و اہل ہیں۔

(فضائل) حضرت حافظ بن الصلاح رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ حضور رحمت ہر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد عالی شان ہے کہ جو شخص اس درود کو ایک بار ورد کرتا ہے۔ تو ثواب لکھنے والے ستر فرشتے سو دن تک اس درود کا ثواب لکھنے میں مشغول رہتے ہیں اور لکھتے لکھتے تھک جاتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ یَا جَامِعَ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْہِ اجْمَعْنِیْ بِہٖ وَعَلَیْہِ وَفِیْہِ۔

(ترجمہ) اے اللہ! اے تمام لوگوں کو اکٹھا کرنے والے اس دن جس دن میں شک کی گنجائش نہیں (یعنی قیامت کا دن) مجھے ملاقات نصیب فرما محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ان کے قدم پر اور ان کے دل میں۔

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمْ

وَأْذَنْ لِسُحْبِ صَلوٰةٍ مِّنْكَ دَائِمَةً
عَلَى النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍّ وَّمُنْسَجِمِ
وَالْاٰلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِيْنَ لَهُمْ
اَهْلِ التُّقٰى وَالنَّقٰى وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ

(ترجمہ) اے میرے مالک ہمیشہ ہمیشہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیج جو ساری مخلوق سے بہتر ہیں۔
اور یا اللہ تو اپنے پاس سے اپنے خاص درودوں کے بادلوں کو اجازت دے کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر برستے رہا کریں۔ اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل، واصحابہ کرام اور تابعین عظام پر کہ وہ سب کے سب اہل تقویٰ و طہارت اور اصحاب حلم و کرم تھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

(ترجمہ) یا اللہ درود، برکت اور سلام بھیج ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو نبی امی ہیں اور ان کی آل پر)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ دَآءٍ وَّدَوَآءٍ وَّبِعَدَدِ کُلِّ عِلَّۃٍ وَّشِفَآء

(ترجمہ) اے اللہ درود و سلام بھیج ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ پر اور ہمارے آقا و مولا حضرت محمد ﷺ کی آل پر ہر بیماری پر اور اس کی دعا کی تعداد کے مطابق ہر علت اور اس کی شفا کے برابر۔

(فضائل) کسی علاقے میں کوئی وبا یا آفت آ جائے سیلاب یا کسی اور اجتماعی مصیبت کا عمل دخل ہو تو مندرجہ بالا درود پاک کا ورد علاقے بھر کو محفوظ کر دے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَائِھَا وَعَافِیَۃِ الْأَبْدَانِ وَشِفَائِھَا وَنُوْرِ الْأَبْصَارِ وَضِیَائِھَا وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا.

(ترجمہ) یا اللہ درود و سلام بھیج ہمارے آقا و مولا حضرت محمد ﷺ پر جو دلوں کے طبیب اور ان کی دواء ہیں اور جسموں کی عافیت اور ان کی شفاء ہیں اور آنکھوں کا نور اور ان کی چمک ہیں۔ اور ان کی آل پر اور اصحاب پر۔

(فضائل) دل کے امراض' بدن کے ہر قسم کے مرض اور آنکھوں کے سب امراض سے شفایابی کے لیے اس درود شریف کا ورد تیر بہدف ہے۔

درود تاج

درود تاج کے الفاظ محبت و عقیدت کی زبان سے ادا ہوئے ہیں۔ اس کی مقبولیت میں شک شبے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ قاری سلیمان پھلواروی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں کہ حضرت خواجہ سید ابوالحسن شاذلی قدس سرہ العزیز نے درود تاج حضور علیہ السلام والثنا کی بارگاہ میں پیش کیا اور قبولیت اور منظوری کی سند پائی۔ ○ علما لکھتے ہیں کہ اس درود پاک کے پڑھنے والے کو حضور جان دو عالم ﷺ کی زیارت بابرکت میسر آئے گی۔ ○ یہ درود پاک ایصال ثواب کے لیے بھی پڑھا جاتا ہے۔

محقق اہل سنت محترم راجا رشید محمود مدظلہ عالی اپنی کتاب درود و سلام میں درود تاج کے بارے میں یوں لکھتے ہیں۔ کہ درود

تاج کی جو عبارت معروف ہے اس میں وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُہٗ وَ سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی مَقَامُہٗ" ہے ان کے خیال میں کہیں نقل کرنے میں ایسا ہو گیا ہے۔ کیونکہ سدرۃ المنتہیٰ سرکار عبد قرار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کا مقام نہیں ہے۔ اس لیے درود تاج کو یوں پڑھنا چاہیے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ ۝ دَافِعِ الْبَلَآءِ وَالْوَبَآءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ ۝ اِسْمُہٗ مَکْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِی اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ۝ سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ۝ جِسْمُہٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَھَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِی الْبَیْتِ وَالْحَرَمِ ۝ شَمْسِ الضُّحٰی بَدْرِ الدُّجٰی صَدْرِ الْعُلٰی نُوْرِ الْھُدٰی کَھْفِ الْوَرٰی مِصْبَاحِ الظُّلَمِ ۝ جَمِیْلِ الشِّیَمِ ط شَفِیْعِ الْاُمَمِ ط صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ ۝ وَاللّٰہُ عَاصِمُہٗ وَجِبْرِیْلُ خَادِمُہٗ وَالْبُرَاقُ مَرْکَبُہٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُہٗ وَفَوْقَ سِدْرَۃِ الْمُنْتَہٰی مَقَامُہٗ وَقَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی مَطْلُوْبُہٗ

وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ
سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ شَفِيْعِ
الْمُذْنِبِيْنَ اَنِيْسِ الْغَرِيْبِيْنَ رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ
رَاحَةِ الْعَاشِقِيْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِيْنَ شَمْسِ
الْعَارِفِيْنَ سِرَاجِ السَّالِكِيْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِيْنَ
مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ
نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ وَسِيْلَتِنَا فِي
الدَّارَيْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَيْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ
الْمَشْرِقَيْنِ وَالْمَغْرِبَيْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ
مَوْلٰنَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ اَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ
ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نُوْرٍ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ ۝ يٰۤاَيُّهَا
الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

(ترجمہ) یا اللہ! درود بھیج ہمارے آقا و مولا حضرت محمد ﷺ پر جو تاج والے ہیں، معراج والے ہیں، براق والے ہیں، علم والے ہیں، بلا، وبا، قحط، مرض اور غم دور کرنے والے ہیں۔ ان کا نام لکھا ہوا اور بلند کیا ہوا ہے، لوح و قلم میں مشفوع، منقوش ہے۔ عرب و عجم کے سردار ہیں، ان کا جسم بیت و حرم میں مقدس،

معطر' مطہر اور منور ہے۔ آپ ﷺ چاشت کے آفتاب' اندھیرے کو دور کرنے والے ہیں۔ چودھویں کے ماہ منیر بلندی کے صدر اور ہدایت کے نور ہیں مخلوق کو پناہ دینے والے اندھیروں کے چراغ ہیں۔ اچھی عادات والے اور تمام امتوں کی شفاعت کرنے والے' صاحب جود و کرم ہیں۔ اللہ کریم جل شانہ ان کا حافظ اور جبریل علیہ السلام ان کا خادم ہے۔ براق ان کی سواری اور معراج ان کا سفر ہے۔ **سدرۃ المنتہی سے بلند تر ان کا مقام ہے۔** قاب قوسین (قرب الٰہی) ان کا مطلوب اور مطلوب ان کا مقصود اور مقصود ان کا موجود ہے۔ تمام رسولوں کے سردار' تمام نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔ گناہ گاروں کی شفاعت کرنے والے اور غربا سے انس رکھنے والے ہیں۔ تمام جہانوں کے لیے رحمت ہیں۔ عاشقوں کی راحت ہیں۔ مشتاقوں کی مراد ہیں' عارفوں کے آفتاب ہیں۔ اللہ کی راہ میں چلنے والوں کے لیے چراغ ہیں' مقربین کے لیے شمع فروزاں ہیں' فقیروں' غریبوں' یتیموں اور مسکینوں سے محبت کرنے والے ہیں۔ ثقلین کے سردار' حرمین کے نبی ہیں۔ دونوں قبلوں کے امام اور دونوں جہانوں میں ہمارے وسیلہ ہیں۔ قاب قوسین والے' دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کے رب کے محبوب ہیں۔ امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کے نانا' ہمارے آقا اور ثقلین کے

والی ابوالقاسم حضرت محمد بن عبداللہ (ﷺ)۔ آپ اللہ تعالیٰ کے نور کے نور ہیں۔ اے ان کے جمال کے نور کا اشتیاق رکھنے والو! ان پر، ان کی آل پر، ان کے صحابہ رضی اللہ عنہم پر درود بھیجو اور سلام عرض کرو جیسا کہ سلام عرض کرنے کا حق ہے)

اَللّٰہُ رَبُّ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا
نَحْنُ عِبَادُ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا

(ترجمہ) اللہ پروردگار ہے ہمارے آقا و مولا حضرت محمد ﷺ کا

درود بھیجے ان پر اور سلام! ہم غلام ہیں اپنے آقا و مولا حضرت محمد ﷺ درود بھیجے اللہ تعالیٰ ان پر اور سلام۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدُ
عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْكَ وَعَدَدَ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْكَ
وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ وَسَلَّمْ

صَلوٰۃُ النَّسَبِ الشَّرِیْف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی
سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ عَظِیْمِ الْاٰبَآءِ
مِنْ سَیِّدِنَا اٰدَمَ اِلٰی سَیِّدِنَا عَبْدِ اللّٰہِ

اے میرے اللہ! درود وسلام بھیج اور برکت نازل فرما ہمارے آقا و
مولیٰ حضرتِ محمد پر جو کہ سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت سیدنا عبد اللہ تک
عظیم آباء واجداد والے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی
سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ
بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ ھَاشِمِ بْنِ
عَبْدِ مَنَافِ بْنِ قُصَیِّ بْنِ حَکِیْمِ بْنِ
مُرَّۃَ بْنِ کَعْبِ بْنِ لُؤَیِّ بْنِ غَالِبِ

بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ
كِنَانَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ
اِلْيَاسَ بْنِ مُضَرَ بْنِ نَزَارِ بْنِ مَعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ

اے میرے اللہ! درود و سلام اور برکت نازل فرما ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدِ مناف بن قصی بن حکیم بن مرہ بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان پر۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى
سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ كَرِيْمِ
الْاُمَّهَاتِ مِنْ سَيِّدَتِنَا السَّيِّدَةِ حَوَّاءَ
اِلٰى سَيِّدَتِنَا السَّيِّدَةِ اٰمِنَةَ بِنْتِ وَهْبِ
بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ زُهْرَةَ بْنِ حَكِيْمٍ ۝

اے میرے اللہ! درود و سلام بھیج اور برکت فرما ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد پر جو کہ معزز ماؤں والے ہیں حضرت سیدہ حوا رسے لے کر سیدہ آمنہ بنت وہب بن عبدمناف بن زہرہ بن حکیم تک۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ
عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی
اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَوْلَادِہٖ سَیِّدِنَا
الْقَاسِمِ وَسَیِّدِنَا عَبْدِ اللّٰہِ وَسَیِّدِنَا
اِبْرَاھِیْمَ○

اے میرے اللہ! درود وسلام اور برکت فرما ہمارے آقا و مولے حضرتِ محمد پر اور آپ کی آل، اصحاب، ازواج اور اولاد سیدنا قاسم، سیدنا عبداللہ اور سیدنا ابراہیم پر۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی
سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَ
اَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَبَنَاتِہٖ سَیِّدَتِنَا
السَّیِّدَۃِ زَیْنَبَ وَسَیِّدَتِنَا السَّیِّدَۃِ
رُقَیَّۃَ وَسَیِّدَتِنَا السَّیِّدَۃِ اُمِّ الزھی
وَسَیِّدَتِنَا السَّیِّدَۃِ فَاطِمَۃَ الزَّہْرَاءِ اُمِّ

مَوْلَانَا الْإِمَامِ الْحَسَنِ وَمَوْلٰنَا الْإِمَامِ الْحُسَيْنِ وَسَيِّدَتِنَا السَّيِّدَةِ زَيْنَبَ ۔

اے میرے اللہ! درود و سلام اور برکت فرما ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد پر اور آپ کی آل، اصحاب، ازواج اور صاحبزادیوں سیدہ زینب، سیدہ رقیہ، سیدہ اُمِّ کلثوم اور ہمارے مولیٰ امامِ حسن، امامِ حسین اور سیدہ زینب کی والدہ سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَعَلٰى عَمَّيْهِ خَيْرِ النَّاسِ سَيِّدِنَا حَمْزَةَ وَسَيِّدِنَا الْعَبَّاسِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اٰلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَبَرَكَاتُهٗ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۔

اے میرے اللہ! درود و سلام اور برکت فرما ہمارے آقا و مولیٰ حضرت

محمد اور آپ کی آل، اصحاب، ازواج، اولاد اور آپ کے دونوں چچا سب لوگوں سے بہتر حضرت سیدنا حمزہ اور سیدنا عباس پر۔

آپ پر سلام ہو اے آلِ رسول اللہ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں جزایں نسبت کہ اللہ تعالیٰ ارادہ فرماتا ہے کہ تم سے ہر نجاست کو دور رکھے لے اہلِ بیت اور تمہیں خوب خوب پاک فرمائے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ علٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اے میرے اللہ! درود بھیج ہمارے آقا حضرتِ محمد اور ہمارے آقا حضرتِ محمد کی آل پر جیسا کہ تو نے سیدنا ابراہیم اور آپ کی آل پر درود بھیجا اور برکت نازل فرما ہمارے آقا حضرتِ محمد اور آپ کی آل پر جیسا کہ تو نے سیدنا ابراہیم اور آپ کی آل پر جہانوں میں برکت نازل فرمائی۔ بےشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

قَصِیْدَۃُ الْمُحَمَّدِیَّۃ فِیْ مَدْحِ خَیْرِ الْبَرِیَّۃ

مُحَمَّدٌ اَشْرَفُ الْاَعْرَابِ وَالْعَجَمِ

محمد ﷺ عربیوں عجمیوں سے افضل ہیں

مُحَمَّدٌ خَیْرُ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی قَدَمٖ

محمد ﷺ قدموں پر چلنے والوں میں سب سے بہتر ہیں

مُحَمَّدٌ بَاسِطُ الْمَعْرُوْفِ جَامِعُهٗ

محمد ﷺ وسیع جامع سخاوت والے ہیں

مُحَمَّدٌ صَاحِبُ الْاِحْسَانِ وَالْکَرَمِ

محمد ﷺ احسان وکرم والے ہیں

مُحَمَّدٌ تَاجُ رُسُلِ اللّٰهِ قَاطِبَةً

محمد ﷺ اللہ کے تمام رسولوں کے تاج ہیں

مُحَمَّدٌ صَادِقُ الْاَقْوَالِ وَالْكَلِمِ

محمد ﷺ سب اقوال اور کلمات میں سچے ہیں

مُحَمَّدٌ ثَابِتُ الْمِيثَاقِ حَافِظُهٗ

محمد ﷺ میثاق پر ثابت قدم اور اس کے محافظ ہیں

مُحَمَّدٌ طَيِّبُ الْاَخْلَاقِ وَالشِّيَمِ

محمد ﷺ پاکیزہ اخلاق و عادات والے ہیں

مُحَمَّدٌ رُوِيَتْ بِالنُّوْرِ طِينَتُهٗ

محمد ﷺ جن کی طینت کو نور سے سیراب کیا گیا

مُحَمَّدٌ لَمْ يَزَلْ نُوْرًا مِنَ الْقِدَمِ

محمد ﷺ جو ازل سے نور رہے ہیں

مُحَمَّدٌ حَاکِمٌ بِالعَدلِ ذُو شَرَفٍ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم عدل کے ساتھ فیصلہ فرمانے والے بزرگی والے ہیں

مُحَمَّدٌ مَّعدِنُ الاِنعَامِ وَالحِکَمِ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم انعام اور حکمتوں کی کان ہیں

مُحَمَّدٌ خَیرُ خَلقِ اللّٰہِ مِن مُّضَرٍ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم مضر قبیلے میں اللہ کی مخلوق میں سب سے بہتر ہیں

مُحَمَّدٌ خَیرُ رُسُلِ اللّٰہِ کُلِّھِم

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے تمام رسولوں سے بہتر ہیں

مُحَمَّدٌ دِینُہٗ حَقٌّ نَدِینُ بِہٖ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا دین برحق ہے جس پر ہم عمل کرتے ہیں

مُحَمَّدٌ مُّجمِلاً حَقّاً عَلٰی عَلَمٍ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم ڈنکے کی چوٹ سے حق کو پھیلانے والے ہیں۔

مُحَمَّدٌ ذِكْرُهُ رُوحٌ لِاَنْفُسِنَا

محمد ﷺ کا ذکر ہماری جانوں کی راحت ہے

مُحَمَّدٌ شُكْرُهُ فَرْضٌ عَلَى الْاُمَمِ

محمد ﷺ کا شکر تمام امتوں پر فرض

مُحَمَّدٌ زِينَةُ الدُّنْيَا وَبَهْجَتُهَا

محمد ﷺ دنیا کی زینت اور تازگی ہیں

مُحَمَّدٌ كَاشِفُ الْغُمَّاتِ وَالظُّلَمِ

محمد ﷺ پردے اور تاریکیاں ہٹانے والے ہیں

مُحَمَّدٌ سَيِّدٌ طَابَتْ مَنَاقِبُهُ

محمد ﷺ مہمان کیلئے تبسم فرمانے والے اسکی عزت افزائی فرمانیوالے ہیں

مُحَمَّدٌ صَاغَهُ الرَّحْمٰنُ بِالنِّعَمِ

محمد ﷺ کو رحمان نے نعمتوں کے ساتھ نوازا

مُحَمَّدٌ صَفْوَةُ الْبَارِیْ وَخِیْرَتُهٗ

محمد ﷺ سردار ہیں کہ ان کی تمام فضیلتیں پاکیزہ ہیں

مُحَمَّدٌ طَاهِرٌ مِّنْ سَائِرِ التُّهَمِ

محمد ﷺ تمام تہمتوں سے پاک ہیں

مُحَمَّدٌ بَاسِمٌ لِّلضَّیْفِ مُکْرِمُهٗ

محمد ﷺ اللہ کے چنے ہوئے اور فضیلت دیئے ہوئے ہیں

مُحَمَّدٌ جَارُهٗ وَاللّٰهِ لَمْ یُضَمِ

اللہ کی قسم محمد ﷺ کے پڑوسی کا حق ضائع نہیں کیا جاتا

مُحَمَّدٌ طَابَتِ الدُّنْیَا بِبِعْثَتِهٖ

محمد ﷺ کے بھیجنے سے دنیا بابرکت ہوگئی

مُحَمَّدٌ جَآءَ بِالْاٰیَاتِ وَالْحِکَمِ

محمد ﷺ آیات اور حکمتیں لے کر تشریف لائے

مُحَمَّدٌ یَوْمَ بَعْثِ النَّاسِ شَافِعُنَا

لوگوں کے اُٹھائے جانے کے دن محمد ﷺ ہماری شفاعت فرمائیں

مُحَمَّدٌ نُوْرُہُ الْهَادِیْ مِنَ الظُّلَمِ

محمد ﷺ کا نور ہمیں تاریکیوں سے ہدایت دینے والا ہے۔

مُحَمَّدٌ قَائِمٌ لِلّٰهِ ذُوْهِمَمٍ

محمد ﷺ اللہ کیلئے قائم ہمتوں والے ہیں

مُحَمَّدٌ خَاتَمٌ لِلرُّسُلِ كُلِّهِمِ

محمد ﷺ تمام رسولوں کے خاتم ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ سَبَّحَ

فِیْ كَفِّهِ الطَّعَامُ

(ترجمہ) الٰہی رحمت نازل فرما ان پر کہ تسبیح کی ان کی ہتھیلی میں طعام نے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ بَكٰى اِلَيْهِ الْجِذْعُ وَحَنَّ لِفِرَاقِهٖ ○

(ترجمہ) الٰہی رحمت نازل فرما ان پر کہ رویا ان کی طرف ستون حنانہ اور نالے کیے ان کی جدائی میں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ سَبَّحَتْ فِيْ كَفِّهِ الْحَصَاةُ ○

(ترجمہ) الٰہی رحمت نازل فرما ان پر کہ تسبیح کی ان کی ہتھیلی میں سنگریزوں نے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ تَشَفَّعَ اِلَيْهِ الظَّبْىُ بِاَفْصَحِ كَلَامٍ ○

(ترجمہ) الٰہی رحمت نازل فرما ان پر کہ شفاعت طلب کی ان سے ہرنی نے بہت فصیح بولی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ كَلَّمَهُ الضَّبُّ فِيْ مَجْلِسِهٖ مَعَ اَصْحَابِهِ الْاَعْلَامِ ○

(ترجمہ) الٰہی رحمت نازل فرما ان پر کہ باتیں کیں ان سے گوہ نے جہاں آپ بیٹھے تھے ساتھ اپنے یاران بزرگ کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی الشَّفِیْعِ الْمُشَفَّعِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ۔○

(ترجمہ) الٰہی رحمت نازل فرما شفاعت کرنے والے پر جن کی شفاعت قبول ہے قیامت کے دن

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی صَاحِبِ الضَّرَاعَۃِ ○

(ترجمہ) الٰہی رحمت نازل فرما تیرے حضور عجز و زاری کرنے والے پر۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی صَاحِبِ الشَّفَاعَۃِ ○

(ترجمہ) الٰہی رحمت نازل فرما صاحب شفاعت پر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی صَاحِبِ الْوَسِیْلَۃِ ○

(ترجمہ) الٰہی رحمت نازل فرما صاحب وسیلہ پر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی صَاحِبِ الْفَضِیْلَةِ ○

(ترجمہ) الٰہی رحمت نازل فرما صاحب بزرگی پر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی صَاحِبِ الدَّرَجَةِ الرَّفِیْعَةِ ○

(ترجمہ) الٰہی رحمت نازل فرما صاحب مرتبہ بلند پر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی صَاحِبِ النَّعْلَیْنِ ○

(ترجمہ) الٰہی رحمت نازل فرما والے پر نعلین پر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُخْتَرِقِ السَّبْعِ الطِّبَاقِ ○

(ترجمہ) الٰہی رحمت نازل فرما ساتوں آسمانوں کو پھاڑ کر گزرنے والے پر

سلام رضا

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے کھچی گردنیں جھک گئیں
اس خداداد شوکت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا
اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

کھائی قرآں نے خاکِ گذر کی قسم
اس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

جس کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں درود
اس کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
تا ابد اہل سنت پہ لاکھوں سلام

ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
موج بحر سخاوت پہ لاکھوں سلام

پتلی پتلی گل قدس کی پتیاں
ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

ہم محترم المقام الحاج شیخ محمد یونس صاحب صدر انجمن تاجران رحمان گلیاں اور ان کے رفقاء کے بے حد مشکور وممنون ہیں جنہوں نے الحاج محمد مقبول احمد قادری ضیائی بانی رضا اکیڈمی لاہور کی فرمائش پر اپنی سالانہ محفل عید میلاد النبی جو 11 ستمبر 2004ء بروز ہفتہ الحمرا ہال نمبر 1 مال روڈ لاہور میں منعقد ہوئی کے بابرکت موقع پر یہ تحفہ کتاب (کروروں درود) چھپوا کر مفت پیش کرنے کی سعادت حاصل کی اور جملہ اراکین انجمن عاشقان تاجدار مدینہ نشتر روڈ رحمان گلیاں کو بصد ادب احترام ہدیہ تبریک وتحسین پیش کرتے ہیں۔ دعا ہے کہ رب کریم بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان حضرات کو دارین کی برکات سے بہرہ مند فرمائے۔ آمین

منجانب

اراکین رضا اکیڈمی لاہور

اُن کے مولا کے اُن پر کروروں دُرود

اُن کے اصحاب و عترت پہ لاکھوں سلام